"فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"
تعلیم الاسلام
مکمل
مؤلفہ
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(مفتی اعظم ہند)
باضافہ
چہل حدیث و چہل ادعیہ مسنونہ
مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

"فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"

پس اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔ (النحل: ۴۳)

تعلیم الاسلام مکمل

مؤلف:

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(مفتی اعظم ہند)

باضافہ:

چہل حدیث و چہل ادعیہ مسنونہ

مکتبۃ البشریٰ

کراچی - پاکستان

کتاب کا نام : تعلیم الاسلام

مؤلف : حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد صفحات : ۲۳۲

قیمت برائے قارئین : -/۸۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

اشاعت جدید : ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دار الاخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-81-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

مختصر سوانح حیات

مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سرزمین ہند کو جن اکابرین نے علوم نبوت سے سدا بہار کیا اور اپنی ساری زندگی علوم نبوت کی ترویج و اشاعت کیلئے وقف کر دی، ان میں مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے، آپ آسمان فقہ پر آفتاب بن کر چمکے اور سرزمین ہند کو عالمتاب بنا دیا، آپ کا مختصر سوانحی خاکہ کچھ اس طرح سے ہے:-

نام و نسب و پیدائش: محمد کفایت اللہ بن عنایت اللہ بن فیض اللہ بن خیر اللہ بن عباد اللہ حنفی شاہجہاں پوری ثم الدہلوی۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اصل وطن "یمن" ہے اور آپ ۱۲۹۲ھ میں شاہجہاں پور کے محلہ "سن زئی" میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و فراغت: پانچ برس کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا، ناظرہ قرآن مجید، اردو و فارسی کی ابتدائی تعلیم علاقے ہی کے مکاتیب میں حاصل کرنے کے بعد دو سال مدرسہ اعزازیہ میں پڑھا، پھر مرادآباد کا سفر کیا اور مدرسہ شاہی، مرادآباد میں ماہر و قابل اساتذہ کرام سے دو سال استفادہ کیا۔ اس کے بعد ۱۳۱۲ھ میں دیوبند کا سفر کیا اور دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے کر ۱۳۱۵ھ میں فراغت حاصل کی۔

مشہور اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری، حضرت مولانا عبد الغنی میرٹھی، حضرت مولانا حکیم محمد حسن برادر شیخ الہند، حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی، حضرت مولانا منفعت علی دیوبندی جیسے اساطین فضل و کمال شامل تھے۔

مشہور رفقائے درس: رفقائے درس میں محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبد الخالق شاہجہاں پوری، مولانا عبد المجید شاہجہاں پوری، مولانا فیض الحسن عمروی مرادآبادی (والد ماجد حضرت مولانا فخر الحسن صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) مولانا امین الدین بانی مدرسہ امینیہ دہلی تھے۔

مشہور تلامذہ: آپ نے اپنے پچپن سالہ درس و تدریس میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ارباب علم و فضل تیار کیے، جن میں شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی دیوبندی، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا اکرام اللہ خان ندوی، مولانا عبد الغنی پٹیالوی،

مولانا مفتی محمد اسماعیل بسم اللہ سورتی، مولانا آتق امینی جیسی اکابر شخصیات شامل ہیں۔

دینی خدمات: بائیس برس کی عمر میں بزمِ محمودی کے ایک دانائے راز بن کر نکلے۔ اپنی خداداد ذہانت وذکاوت، اساتذہ باکمال کی فیضِ صحبت کے اثر سے اقران واعیان میں امتیازی مقام اور تبحرِ علمی وجامعیت کی وہ شان حاصل کرلی کہ شاید وباید کسی کو نصیب ہو، علومِ عقلیہ وشرعیہ میں سے کوئی ایسا علم نہیں جس میں آپ کو مہارت کاملہ حاصل نہ ہوئی ہو۔

تدریس: شروع میں اپنے علاقے کے مدرسہ عین العلم میں پانچ برس تک تدریس ونظامت کے فرائض سرانجام دیئے پھر ۱۳۲۱ھ میں مدرسہ امینیہ دہلی تشریف لے گئے اور تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے یہاں تک کہ مدیر ومنتظم ہوئے اور متواتر چوبیس برس تک یہ خدمتِ جلیلہ بحسن وخوبی سرانجام دی، مدرسے نے آپ کے زمانہ میں بڑی ترقی حاصل کی۔

فتاوی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خداداد صلاحیت بخشی تھی اور آپکا اصل طغرائے امتیاز بے نظیر تفقہ فی الدین تھا۔ غیر معمولی بصیرت اور جزئیاتِ فقہ پر بے پایاں عبور تھا، جس کی وجہ سے طبقۂ علماء نے مفتیٔ اعظم ہند کا خطاب دیا اور کوئی شبہ نہیں کہ آپ اس کے بدرجۂ اتم مستحق تھے، مختلف الخیال علماء بھی آپ کے فتاویٰ بلا چون وچراں تسلیم کر لیتے تھے، آپ کا فیصلہ مستحکم اور مدلل ہوتا تھا کسی کیلئے اس کے خلاف کرنا محال تھا، آپ کے جوابات پر تمام علماء واساتذہ کو مکمل اعتماد تھا۔ آپ کے فتاویٰ کی یہ بڑی خصوصیت تھی کہ نہایت مختصر مگر واضح عبارت ہوتی کہ ہر ایک اس کو سمجھ سکے، اسی وجہ سے آپ کے فتاویٰ علماء، عوام اور عدالتوں میں یکساں مشہور ومقبول تھے۔

فرقِ باطلہ کا تعاقب: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقائد کے دفاع اور مسلمانوں کو فرقِ باطلہ کے مکر وفریب سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا چنانچہ ۱۹۲۲ء میں جب شدھی تحریک کے ذریعہ ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنایا جانے لگا تو آپ نے اس کی روک تھام کیلئے انتہائی کوششیں فرمائیں اور ہزاروں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔

ردِّ عیسائیت۔ اسی طرح عیسائی مشنریاں جو حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کو مرتد بنانا چاہتی تھیں ان کا مقابلہ کر کے پسپائی پر مجبور کیا۔

ردِّ قادیانیت۔ آپ نے قادیانیوں کا بھی تعاقب کر کے ان کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے

بے نقاب کیا اور ان کے پس پردہ عزائم کو مسلمانوں پر واضح کیا۔

سیاسی خدمات: اسلام کا دفاع، مسلمانوں کی صحیح رہنمائی اور ملک وقوم کی خدمت کی خاطر حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیاسی میدان میں پیش پیش رہے، چنانچہ ۱۹۱۹ء میں جمعیت علماء ہند کے قیام واستحکام میں بھرپور حصہ لیا اور بیس برس تک اسکی صدارت فرمائی تحریک آزادی ہند تحریک خلافت اور مختلف سیاسی تحریکوں میں شرکت اسکا واضح ثبوت ہے، انہیں سیاسی سرگرمیوں کی بناء پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۷، جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ میں چھ ماہ کی جیل کا حکم ہوا اور دوسری مرتبہ ۱۳۵۰ھ میں اٹھارہ ماہ جیل کا حکم ہوا۔

خداداد صلاحیتیں اور عمدہ اوصاف: آپ بلند پایہ بے مثال فقیہ ومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ ادب وشاعری میں اس مقام بلند کے مالک تھے کہ آپ کے کلام پر قدماء کے کلام کا شبہ ہونے لگتا ہے، حساب وریاضی میں تو مشکل ہی سے کوئی عالم آپ کا حریف ہوسکتا تھا، اس کے ساتھ خط نسخ ونستعلیق میں بھی آپ کو ملکہ حاصل تھا۔

آپ قوی علم کے مالک تھے، نہایت سادہ طبیعت، خاموشی پسند، شہرت اور نمائش سے ہمیشہ متنفر، اہل حاجت اور مستفتی لوگوں کے ساتھ آپ کا طرز عمل یہ تھا کہ بسا اوقات لوگ رات کے بارہ، ایک بجے فتویٰ لینے آتے تو آپ بستر استراحت سے خود اٹھ کر تشریف لاتے تھے اور پیشانی پر بل بھی نہ آتا تھا۔ آپ کی فطرت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپ کسی ملاقاتی کو انتظار کی زحمت نہ دیتے تھے، ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہزاروں مرتبہ دیکھا گیا کہ کھانا کھانے کے دوران اگر کوئی آجاتا تو کھانا چھوڑ دیتے اور جا کر ملاقات کرتے اور اگر کوئی فتویٰ لے کر آتا تو جواب بھی لکھ دیتے۔ طبیعت بے انتہا غیور تھی، کبھی کسی کے سامنے اپنی ضرورت یا کسی تکلیف کا اظہار نہ کرتے۔

تعلیمی اور قومی خدمات: آپ اکثر قومی، علمی اور مذہبی مجالس میں مشورہ کیلئے بلائے جاتے تھے اور کئی تعلیمی اداروں کے ممتحن اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔

تبحر علمی ومرجع تشنگان علم: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی باریک بینی کا یہ عالم تھا کہ حدیث وفقہ کی چھوٹی چھوٹی عبارتوں سے بیسیوں معانی ومطالب ومسائل کے انبار لگادیتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب کے درس بخاری وترمذی کی تقریر مختصر مگر نہایت جامع ہوتی تھی، حضرت کے درس

میں تجارت کیلئے صوبہ ہند کے مختلف علاقوں کے علاوہ پاکستان، افغانستان، بخارا، سمرقند، بدخشاں، حجاز، برما، ملایا، ایران، عراق، شام، تبت اور چین سے آتے تھے۔

تقویٰ، توکل اور پاکیزہ کردار: تمام تر تقویٰ اور دیانت داری سے بسر کی۔ غیبت، خیانت اور انتقام کا کبھی تصور بھی آپ کے دل میں نہ آیا، وہ اپنے مخالفوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے عادی تھے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے علما مثلاً مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا سجاد بہاری آپ کے تقویٰ کا اعتراف کرتے تھے۔ مفتی صاحب کس قدر بلند کردار کے مالک تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ تحریک عدم تعاون کے زمانہ میں جیل میں اخلاقی قیدی بطور خدمت گار کے ملے ہوتے تھے، حضرت مفتی صاحب ان کے پھٹے ہوئے کپڑے سی دیا کرتے تھے اور ان کے دوسرے کام کردیا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ ان سے کام لینا ظلم ہے، میرا جو کام کرتے ہیں اس کا معاوضہ ادا کرتا ہوں۔ حکومت کو ان سے کام لینے کا کوئی حق نہیں۔ حضرت مفتی صاحب میں بے نفسی، منکسر المزاجی اور تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے سیتے تھے اور اپنے برتن بھی خود دھولیا کرتے تھے۔ آپ معمولات کے بہت پابند تھے، وقت پر کھانا، وقت پر سونا، بیدار ہونا، وقت پر عبادت یہی وجہ تھی کہ آخر عمر تک آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ زمانہ طالب علمی میں اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں سی کر بازار میں فروخت کرتے تھے اور نہایت خودداری کے ساتھ طالب علمانہ زندگی بسر کرتے تھے، فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی کے مرید تھے۔ آپ کے توکل کا یہ طریقہ کہ لوگوں کے اصرار پر بھی مدرسے کے لیے کوئی اپیل شائع نہیں کی، فرماتے تھے کہ بھئی! یہ خدا کا کام ہے، وہ خود جب تک چلانا چاہے گا چلائے گا۔ دیانت و امانت کا یہ حال تھا کہ مدرسہ کا ایک ایک پیسہ نہایت احتیاط سے خرچ کرتے تھے۔ رفیق سفر علماء فرماتے ہیں کہ سفر حج میں حضرت مفتی صاحب کے ذوق و شوق و عبادت کا عجیب عالم ہوتا تھا۔

تصانیف:

۱) البرہان: رد قادیانیت کیلئے یہ رسالہ جاری فرمایا۔

۲) مسلمانوں کے مذہبی و قومی اغراض کی حفاظت (۱۹۱۷ء) میں دلی پرنٹنگ پریس سے طبع ہوا۔

۳) روداد شیخ الہند (حالات اسیری و سوانح شیخ الہند)۔

۳) روض الریاحین (عربی قصیدہ)۔ ۵) دلیل الخیرات فی ترک المنکرات ۔

۶) خیر الصلاۃ فی حکم الدعاء للاموات۔ ۷) النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعاء بعد المکتوبۃ۔

۸) التصدیقات المرفوعۃ۔ ۹) رسالہ قنوت نازلہ۔

۱۰) کفایت المفتی ۹ جلد، یہ آپکا علمی شاہکار ہے، جو آپکے فتاوی پر مشتمل ہے، آپکے خلف الرشید مولانا حفیظ الرحمٰن واصف مرحوم نے حسن ترتیب کے ساتھ مرتب فرمایا۔

مشہور عالم تصنیف: آپ کی مشہور عالم تصنیف "تعلیم الاسلام" ہے جو آپ نے بچوں کیلئے تحریر فرمائی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ بنیادی اسلامی عقائد و اعمال پر مشتمل ہونے کی بناء پر بڑے بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے، یہ کتاب برصغیر پاک و ہند اور دنیا کے کونے کونے میں مشہور و معروف ہے، عربی، فارسی، انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے، جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں "تعلیم الاسلام" کے حوالے سے آپ ان کیلئے معروف و قابل احترام ہیں۔

اکابرین کی رائے گرامی: یوں تو آپ کے اساتذہ بھی آپ کیلئے بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور آپ کے معاصر اکابرین آپ کے علم و فضل و تقوی و حسن تدبر کے بڑے مداح تھے، چنانچہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اگرچہ ہزاروں علماء نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے علوم نقلیہ و عقلیہ میں استفادہ کیا مگر قدرت کی فیاضیوں نے جو خاص جامعیت اور صلاحیت مفتی صاحب مرحوم کو عطا فرمائی تھی وہ بہت کم نصیب ہوتی ہے"۔

اس طرح حسن تدبر آپ کا امتیازی وصف تھا جس کے سب ہی معتقد تھے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عبقری شخص کا ارشاد ہے کہ "میں مولانا کے حسن تدبر کا معتقد ہوں"۔ آپ علم کے اس درجہ پر فائز تھے کہ ہند کے اساطین علم محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے تھے۔

وفات و تدفین: ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء رات ۱۰:۳۰ بجے یہ پیکر اخلاص و وفا دار فانی سے کوچ کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ آپ کے جنازہ میں تقریباً ایک لاکھ افراد نے شرکت کی اور عارف کبیر شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ اوّل

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ دوم

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ سوم

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ چہارم

تعلیم الاسلام حصّہ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سوال: تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب: مسلمان!

سوال: مسلمانوں کے مذہب (دین) کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب: اِسلام!

سوال: اِسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ " خدا ایک ہے، بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اسلام سچا دین ہے۔ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے"۔

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ　　اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔	گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال: ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب: ایمان مجمل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ۔	ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

سوال: ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب: ایمان مفصل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔	ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے۔

سوال: حضرت محمد ﷺ کون تھے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول اور پیغمبر تھے، ہم ان کی امت میں ہیں۔

سوال: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے اس میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال: آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور آپکے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

سوال: ہمارے پیغمبر ﷺ اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب: ہمارے پیغمبر ﷺ مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام عمر کہاں رہے؟

جواب: ترپن (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے، اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس (۱۰) سال وہاں

رہے، پھر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سوال: اگر کوئی حضرت محمد ﷺ کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد مصطفی ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

سوال: حضرت محمد مصطفی ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے، خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اُتاری ہے۔

سوال: قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر پورا ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا، کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں، کبھی ایک سورت، جیسی ضرورت ہوتی گئی اُترتا گیا۔

سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب: تیئیس (۲۳) سال میں۔

سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورت سنا دیتے تھے، آپ اُسے سُن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔

سوال: آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب: اس لئے کہ آپ اُمّی تھے۔

سوال: اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو اسے اُمّی کہتے ہیں، اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا، لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا۔

سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: فرشتے[1] ہیں، خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

سوال: مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں۔

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

سوال: بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے

---

(۱) فرشتے کون ہیں؟ ان کا تعارف تعلیم الاسلام حصہ اول میں آگے آرہا ہے۔ ۱۲ مصحح

ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں،
اس کی بزرگی، اور تعظیم کرتے ہیں، اس کے سامنے جھک جاتے ہیں
اور زمین پر سر رکھ کر اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلّت ظاہر کرتے ہیں۔

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب: خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے، چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں،
لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس کو وضو کہتے ہیں، بغیر وضو کیے نماز نہیں ہوتی۔

سوال: نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)۔

سوال: پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب: مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف
نماز میں منہ کرنا ضروری ہے اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف
ہے، اس لیے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قبلہ کہتے ہیں۔

سوال: دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب: رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

سوال: پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: پہلی نماز فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
دوسری نماز ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
تیسری نماز عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
چوتھی نماز مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
پانچویں نماز عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دو مرتبہ کہنا چاہئے۔

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اذان کہتا ہے اسے "مؤذن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے "مکبّر" کہتے ہیں۔

سوال: بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس نماز کو، اور نماز پڑھانے والے کو، اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو "امام" اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو "مقتدی" کہتے ہیں۔

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو "منفرد" کہتے ہیں۔

سوال: جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے مسجد کہتے ہیں۔

سوال: مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھتا یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے خاموش بیٹھا رہے۔ مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے ہم تم کو بتاتے ہیں:-

۱۔ نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک، صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔

۲۔ نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

۴۔ نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

۵۔ نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں۔

۶۔ نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے۔

سوال: نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب: نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:-

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔	اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔	اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۞ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے، نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔

سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۞ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہو جانے والا ہے۔

سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۂ فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (اے نبی! دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آ جائے۔

سورۂ ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی! دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اس وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی۔

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

اللہ نے (بھی) سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے۔

سجدہ (یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت) کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی۔

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	ان کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔	اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔ بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔	سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔

نماز کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔	اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے۔ بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے!

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ	اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی

يَفْجُرُكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

سوال: وضو کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔ آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالو۔ پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ادھر ادھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار، پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے (بھگو کر) سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہئے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہئے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے

ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی، تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورۃ ملاؤ، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ، پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ " پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

سوال: دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا رکھو اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

سوال: امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔

ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں، مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں خاموش کھڑا رہنا چاہئے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہئے۔

سوال: نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب: دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں "التحیات" اور "تشہد" کے بعد درود شریف نہ پڑھیں، بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں، باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

سوال: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: رکوع اس طرح کرنا چاہئے کہ کمر اور سر برابر رہیں، یعنی سر نہ کمر سے اونچا

رہے اور نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔

سوال: سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں۔

سوال: نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہئے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

☆ ☆ ☆
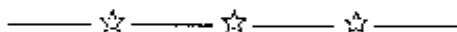
تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ ختم ہوا

تعلیم الاسلام حصّہ دوم کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب: وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:۔

اوّل کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا۔

سوال: کلمۂ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ طیبہ یہ ہے: اور اس کا مطلب یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے اور اسکے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے: اور اس کے معنی یہ ہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ — گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

سوال: کیا بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔

سوال: دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایمان لانا کہتے ہیں۔

سوال: گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا، یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

سوال: مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمانِ مفصّل میں ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال: خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ (۳) اس کا کوئی شریک نہیں۔ (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔ (۶) اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔ (۷) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ (۹) وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔ (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ (۱۲) نہ اس کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔ (۱۳) سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔ (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔ (۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے۔ (۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیج کر لوگوں

کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ جو نور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں، نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مُقرّب اور مشہور ہیں۔

سوال: مُقرّب اور مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟

جواب: اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں، مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

سوال: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول، خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکم سے

معجزے دکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں، سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو چھپاتے نہیں۔

سوال: نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے، وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں، چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ جسے خدا تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

سوال: رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب: دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے

جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا

ہوجائے گی۔

سوال: تمام آدمی اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے والی ہے، لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کے دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر ﷺ نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوسکتا ہے۔

سوال: قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں، اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے، اور گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہوجائے، اور پچھلے (بعد والے) لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا (راہنما) بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر بات اور ہر اچھی اور بُری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے، خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بُری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی، آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے، میدانِ حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یَوْمُ الْحَشْر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یَوْمُ الْجَزَاء اور یَوْمُ الدِّیْن (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَاب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

سوال: ایمانِ مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے، ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

سوال: حضرت پیغمبر ﷺ نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب: ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہونگی اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت ﷺ لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر ﷺ کے بیان سے ثابت ہیں۔

سوال: ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر آخر میں چھٹکارا پائیں گے۔

تعلیمُ الاسلام حصّہ دوم کا دوسرا شعبہ

تعلیمُ الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سوال: اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے، ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنی نمازؔ، زکوٰۃؔ، روزۂ رمضانؔ، حج بیتُ اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے۔

نماز

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر ﷺ نے بندوں کو سکھایا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائطِ نماز اور فرض کہتے ہیں۔

سوال: وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب: اوّل بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے جگہ کا پاک

ہونا، چوتھے ستر کا چھپانا، پانچویں نماز کا وقت ہونا، چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ساتویں نیت کرنا۔

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال: بدن کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدن کے پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو۔

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی، دوسری حکمی۔

سوال: نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب۔

سوال: نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

سوال: نماز کے لئے کس نجاست سے بدن کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: دونوں قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: ایک چھوٹی نجاست حکمیہ، اسے حدث اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاست حکمیہ اسے حدث اکبر اور جنابت کہتے ہیں۔

سوال: چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن، وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

وُضو کا بیان

سوال: وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب: وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام کے پہلے حصے میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب: وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا، انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے، انہیں سنت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، انہیں مستحب کہتے ہیں۔

سوال: وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں چار فرض ہیں:-

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے

کان تک منہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:-

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین بار کلی کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

سوال: وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:-

(۱) داہنی طرف سے شروع کرنا، بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے۔ (۲) گردن کا مسح کرنا۔ (۳) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔ (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

سوال: وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں:-

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
(۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقض وضو کہتے ہیں:۔
(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔
(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ (۴) منہ بھر کے قے کرنا۔ (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔ (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

سوال: بڑی نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: حدث اکبر یا جنابت سے بدن، غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غسل کے معنی ہیں "نہانا" مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے۔

سوال: غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام

بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے، کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے۔

سوال: غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام بدن پر پانی بہانا۔

سوال: غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غسل میں پانچ سنتیں ہیں:-

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوا سے دھونا۔ (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ (۴) پہلے وضو کرلینا۔ (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال: کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے: اوّل چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں۔

سوال: موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب: جب وضو کرکے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں، پھر وضو ٹوٹنے کی حالت

میں موزے پہنے ہوئے ہوں۔

سوال: ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب: اگر آدمی اپنے گھر یار ہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے۔

سوال: موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب: اوپر کی طرف کرنا چاہئے، تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا۔

سوال: وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے، غسل میں نہیں۔

سوال: مسح کس طرح کرے؟

جواب: ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے، انگلیاں پوری رکھے، صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں۔

سوال: پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا، یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے۔

☆ ☆ ☆

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال: جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ[1] جو کچھ بھی ہو مراد ہے۔

سوال: اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا نکالنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے۔

سوال: کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب: ساری پٹی پر مسح کرنا چاہئے، خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو۔

سوال: اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو دھونا ضروری ہے اور اگر پانی سے دھونا نقصان پہنچائے لیکن مسح سے نقصان نہ ہو تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچائے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

نجاست حقیقیہ کا بیان

سوال: نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: ایک نجاست غلیظہ، دوسری نجاست خفیفہ۔

سوال: کتنی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟

(۱) وہ کپڑا جس پر مرہم لگا کر زخم پر رکھتے ہیں۔

جواب: آدمی کا پیشاب، پاخانہ اور جانوروں کا پاخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب، اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

سوال: نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پاخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ [۴.۳۷ گرام] وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب، پیشاب تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے [جو تقریباً سوا انچ کی گولائی بنتی ہے]۔ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی، اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب: چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کپڑے پر ہو یا بدن پر، پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے، کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

سوال: پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی، ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے۔

اِستنجے کا بیان

سوال: استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

سوال: پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سکھانا چاہئے، اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہئے۔

سوال: پاخانہ کے بعد استنجا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے، پھر پانی سے دھو ڈالے۔

سوال: استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پاخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر ادھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست ادھر اُدھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہئے؟

جواب: مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں، کوئلے اور کپڑے اور کاغذ[1] سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے کرنا چاہئے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

پانی کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: مینہ (بارش) کا پانی، چشمے یا کنوئیں کا پانی، ندی یا سمندر کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی، بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی؛ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی، شوربا، وہ پانی جس کا رنگ، بو، مزہ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو، وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو، وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو، حرام جانوروں کا جھوٹا پانی، سونف گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق۔

سوال: جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے پانی کو مستعمل کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل

---

(۱) جو کاغذ اسی مقصد کے لئے بنایا جائے اس سے جائز ہے۔

کرنا جائز نہیں۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب: کتے، خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔ اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے، جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا پانی بھی ناپاک ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب: بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا، چھپکلی، پھرنے والی مرغی، نجاست کھانے والی گائے، بھینس، کوا، چیل، شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب: آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے، بکری، کبوتر، فاختہ، گھوڑا۔

سوال: کونسا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں: اول ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی۔ دوسرے ٹھیرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔

سوال: ٹھیرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب: جو ٹھیرا ہوا پانی شرعی گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا (ساڑھے سولہ فٹ چوڑائی اور اتنی ہی لمبائی) ہو وہ زیادہ پانی ہے،

جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا۔

سوال: نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسے چڑیا، مرغی، کبوتر، بلی، چوہا۔

سوال: بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے۔

سوال: کن جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

جواب: جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں جیسے مچھلی، مینڈک، اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی، ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

کنوئیں کا بیان

سوال: کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا، وہ حلال یا حرام جانور

جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

سوال: کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔

(۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (۲) اور جب آدمی یا سور یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا ہی اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا۔ (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا، خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔ (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا لیکن پھولا نہیں تو چالیس[1] ڈول نکالنے پڑیں گے۔ (۵) اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس[2] ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے۔

سوال: اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا۔ مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس یا ساٹھ ڈول اور چوہا مرا ہوا گرے تو بیس یا

(۱) چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے۔
(۲) بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔ (شرح وقایہ ص ۹۴)

یا تیس ڈول نکالے جائیں۔

سوال: اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرتا اور پھولتا اور پھٹ جاتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا۔

سوال: ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے۔

سوال: جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنے چاہئیں یا کئی دفعہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی مرتبہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے، مثلاً ساٹھ ڈول نکالنے ہیں، بیس صبح کو نکالے، بیس دوپہر کو اور بیس شام کو تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال: جس ڈول اور رسی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہئے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسی سب پاک ہو جاتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا دوسرا حصہ ختم ہوا

☆ ☆ ☆

تعلیم الاسلام حصہ سوم کا پہلا شعبہ
تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

جواب: اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند، حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں، وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں۔

سوال: کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی

ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (ادل بدل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کیلئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

سوال: قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں: "وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝" (البقرہ:۱۶۳) یعنی "تمہارا معبود ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے"۔

دوسری آیت یہ ہے: "شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝" (آل عمران:۱۸) یعنی "خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے"۔

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" یعنی "تو کہہ کہ اللہ ایک ہے" (وغیرہ)

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام "اللہ" ہے۔ اس کو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں (جیسے خالق، رزاق وغیرہ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

سوال: صفاتی نام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا)، عالم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا، قادر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا، حیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام "جمیل" ہے جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے، لکھنا بھی جانتا ہے، قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم، منشی، حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی، حافظ صفاتی نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ "اللہ" تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور خالق، قادر، عالم، مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں۔

سوال: خداتعالیٰ کا ذاتی نام ایک لفظ ''اللہ'' ہے۔ اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا'' (اعراف - ۱۸۰) یعنی ''خداتعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو انہیں ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے: ''اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا'' (بخاری) ''بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک کم سو نام ہیں''۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

جواب: چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام کے دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں، ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں، کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم۔

سوال: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خداتعالیٰ نے فرشتوں کے ذمے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خداتعالیٰ کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیغام، احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں۔ بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں، تالابوں، نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:-

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں: ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[1]

---

(۱) "کراماً کاتبین" عربی لفظ ہے اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اسی طرح بولا جاتا ہے، لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے مستعمل ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھ دیا ہے ورنہ "کاتبین کرام" لکھنا چاہئے تھا۔

کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں، اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے فرشتے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت، تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال: یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: توراۃ، زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔

توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ" (المائدہ:۴۴)۔ یعنی "بیشک ہم نے توریت اتاری، اس میں ہدایت اور نور ہے"۔

زبور کے بارے میں فرمایا: "وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا" (النساء:۱۶۳) یعنی "ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی"۔

انجیل کے بارے میں فرمایا: "وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ" (الحدید:۲۷) یعنی "ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی"۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید

سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال: تو کیا یہ توریت، زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہے وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب: نہیں! کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے اَدل بدل کر دیا ہے۔ موجودہ توریت، زبور اور انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں، بلکہ ان میں تحریف (اَدل بدل) ہوئی ہے، اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اس کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے، قرآن مجید میں اس کتاب کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

سوال: توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

سوال: قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) معجز ہے، یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل (مشابہ، اس جیسا) بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے، اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تیئیس برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اسکے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت، رسول کریم ﷺ کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔ اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ

خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کر دی گئی۔

رسالت

سوال: تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

جواب: مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ۔

سوال: آنحضرت ﷺ عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ خاندانِ قریش میں سے ہیں۔ عرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندانِ قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی، جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور ﷺ اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے، اسی وجہ سے حضور ﷺ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔

سوال: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب: حضور ﷺ کے پردادا کا نام ''ہاشم'' ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے: ''محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف''۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور ﷺ کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب: حضور ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔

سوال: وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور ﷺ

پڑھنا شروع کیا۔

سوال: وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور ﷺ زندہ رہے؟

جواب: تیئیس برس: تیرہ سال مکۂ معظمہ میں اور دس سال مدینۂ منورہ میں۔

سوال: مدینۂ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

جواب: جب حضور ﷺ نے مکۂ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے، کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضور ﷺ کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں۔ حضور انور ﷺ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضور ﷺ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضور انور ﷺ خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکۂ معظمہ کو چھوڑ کر مدینۂ منورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینۂ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضور ﷺ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انور ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور ﷺ کی اور حضور ﷺ کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضور کے مدینۂ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبریں کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینۂ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت ﷺ کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو "ہجرت" کہتے ہیں اور اُن مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے "مہاجرین" کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور مہاجرین کی مدد کی انہیں "انصار" کہتے ہیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

جواب: دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا، پاکیزہ، امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمد امین کہہ کر پکارتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب: اوّل یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں، دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کہ میں پچھلا (آخری) نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" (المائدہ:۳) یعنی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی

نعمت تمہارے اوپر پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا''۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کردی اور اسلام ہمیشہ کے لئے ہر طرح کامل و مکمل دین ہو گیا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

سوال۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے: ''اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ'' کہ ''میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا'' اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور ان کے سردار ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال: صحابی کتنے ہیں؟

جواب: ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام

پر ان کا انتقال ہوا۔

سوال: سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب: صحابہ رضی اللہ عنہم کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہ باقی اُمت سے افضل ہیں۔

سوال: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

جواب: تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں چار صحابی سب سے افضل ہیں:۔

اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمت سے افضل ہیں۔ دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا تمام اُمت سے افضل ہیں۔ تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں۔ چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں۔ یہی چاروں بزرگ حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا سے خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے، اس لئے یہ خلیفۂ اوّل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہوئے: ان چاروں کو خُلفائے اَربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

وِلایت اور اَولیاءُ اللہ کا بیان

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے، خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مُقرب اور پیارا ہوتا ہے، اس کو وَلی کہتے ہیں۔

سوال: وَلی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: وَلی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان مُتّقی پرہیزگار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو خدا اور رسول کی محبت اس پر غالب ہو، دنیا کی حرص نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہو۔

سوال: کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! تمام صحابی خدا کے وَلی تھے کیونکہ حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی، دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے، کثرت سے عبادت کرتے تھے، گناہوں سے بچتے تھے، خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

سوال: کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

سوال: ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں! صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے، اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

سوال: بعض لوگ خلافِ شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال: کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں معاف ہو جائیں؟

جواب: جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں، خلافِ شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں، ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھائے ہیں، چند مشہور معجزے یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے ۔ درزاد اندھوں کو بینائی دے دیتے تھے، کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے، مٹی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ ﷺ کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) برس کا عرصہ گزر گیا، لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل (مشابہ) بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کو اُن کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اُسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اس کے علاوہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: معراج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورِ انور ﷺ رات کو جاگتے میں بُراق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو معراج کہتے ہیں۔

سوال: شق القمر سے کیا مراد ہے؟

جواب: شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول انور ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے، تو آنحضرت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے، ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں، نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال: معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہو اسے "معجزہ" کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو اور اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں، اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے "کرامت" کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اسے "استدراج" کہتے ہیں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

جواب: نہیں! یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو،

ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

سوال: بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ انہیں کیا سمجھنا چاہئے؟

جواب: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے، کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی، ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور ان کی خلاف عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔

☆ ☆ ☆

تعلیم الاسلام حصہ سوم کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضو کے باقی مسائل

سوال: بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ کی بات ہے، بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے۔

سوال: نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کی یہ آیت: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ" (المائدہ: ۶) یعنی اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ" (ترمذی) یعنی "نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے"۔

☆ ☆ ☆

فرائضِ وضو کے باقی مسائل

سوال: دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

جواب: اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے، اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے، مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منہ پر ہی رہ گیا، ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے منہ دھویا، اور وضو صحیح نہ ہوگا۔

سوال: جن اعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

جواب: ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے۔

سوال: کہاں سے کہاں تک منہ دھونا فرض ہے؟

جواب: پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا فرض ہے۔

سوال: جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

سوال: اگر کسی شخص کے چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے۔

سوال: مسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ہاتھ کو پانی سے تر کر کے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں؟

سوال: سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

جواب: نیا پانی لینا بہتر ہے لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کر لے تو وہ بھی کافی ہے مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کر لیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اسے تر کر لیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں۔

سوال: اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو گیا۔

سوال: وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: آنکھوں کے اندر کا حصہ، ناک کے اندر کا حصہ، منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے۔

سوال: وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹ گیا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے۔

سننِ وضو کے باقی مسائل

سوال: اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضائے وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا، یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

سوال: وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں۔ بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: زبان سے کہنا ضروری نہیں، ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں۔

سوال: وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

جواب: صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں۔

سوال: وضو میں " بِسْمِ اللّٰہِ " پوری پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " پوری پڑھنا یا " بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ" یا "بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ" تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

سوال: مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسواک کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی، مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہئے۔ دھوکر مسواک کرے اور دھوکر رکھے۔ اوّل دائیں طرف کے دانتوں میں، پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے۔

سوال: غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے، لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہئے، داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہئے۔

سوال: ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعے پانی ناک میں چڑھائے، لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے، سانس سے نہ کھینچے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنتِ مؤکدہ ہیں۔

سوال: ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال کرنا سنت ہے؟

جواب: ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے۔

سوال: انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے، داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے۔

سوال: تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گدی تک لے جاؤ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے۔

سوال: کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: نہیں! سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے، اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہئے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہئے۔

مُستحبّاتِ وُضو کے باقی مسائل

سوال: داہنی طرف سے شروع کرنا سنّت ہے یا مُستحب؟

جواب: بعض علماء نے اسے سنّت کہا ہے اور بعض نے مُستحب بتایا ہے۔

سوال: گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہئے، گلے پر مسح کرنا بدعت ہے۔

سوال: وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب: وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا چھلّے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا۔ زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ"(۱)

وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقضِ وضو کے باقی مسائل

سوال: ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا، باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں۔

سوال: اگر زخم پر خون ظاہر ہوا، اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ظاہر ہوا، پھر پونچھ لیا، کئی بار ایسا کیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں، اگر اتنا تھا

(۱) ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجیے۔

کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

جواب: قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے، اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے، کپڑا لگنے سے دھبہ آ جاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے۔

سوال: قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی یا مچھر، پسو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: جونک[1] (کیڑا) کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے، کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو

(۱) پانی میں رہنے والا ایک کیڑا جسے فاسد (خراب) خون نکالنے کے لیے انسان کے جسم پر لگاتے ہیں۔ ۱۲ مصحح

یقیناً بہہ جاتا اور مچھر، پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا۔

سوال: کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ (تشہد) میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: ہاں! انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا، یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی۔

سوال: کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں: (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو، کیونکہ نابالغ کے قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲) جاگتے میں ہنسے، پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو، پس نمازِ جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

غسل کے باقی مسائل

سوال: غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: فرض، سنت، مستحب۔

سوال: غسل فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ ہیں، اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے حصے میں آئے گا۔

سوال: غسل سنت کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: چار ہیں اور وہ چاروں یہ ہیں: جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا، دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا، حج کا احرام(1) باندھنے سے پہلے غسل کرنا، عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا۔

سوال: غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: غسل مستحب بہت ہیں جن میں سے چند غسل یہ ہیں: شعبان کے مہینے کی پندرھویں رات میں جسے شب برأت کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا، نماز استسقا کے لئے غسل کرنا، مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا، میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کرلینا، کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

سوال: اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہوجائے

(1) احرام کی اور وقوف عرفات کی تفصیل حج کے بیان میں معلوم ہوجائیں گے

اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے۔

سوال: غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں۔

سوال: ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے۔

سوال: غسل میں کیا مکروہ ہے؟

جواب: پانی زیادہ بہانا، ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا یا قبلے کی طرف منہ کرنا، سنت کے خلاف غسل کرنا۔

سوال: اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا، پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

سوال: مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

جواب: جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کرکے موزے پہنے اور

اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹتا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے۔

سوال: مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے۔

سوال: اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے۔

سوال: اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے۔

سوال: اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اُسے جمع کر کے دیکھو، اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے، اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے۔

نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

سوال: چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے، جوتی، بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

جواب: زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے۔

سوال: اگر انہیں چیزوں میں پیشاب، شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

جواب: پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کر دے دھو کر پاک ہوں گی، یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے۔

سوال: چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے، المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

جواب: لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں، زنگ نہ ہو اور چاندی، سونے،

تانبے، المونیم، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن، یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہوجاتی ہیں۔

سوال: نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہوجاتا ہے، کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہوجائیں گی۔

سوال: زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

جواب: زمین جب خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو، مزہ) جاتا رہے تو پاک ہوجاتی ہے۔

سوال: مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

جواب: اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہوجانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

سوال: جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتیں مثلاً تانبے کا برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے تو ان کو پاک کرنے کیلئے کس طرح دھویا جائے؟

جواب: ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے، ان کے دھونے کا طریقہ

یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو، پاک ہو جائیں گی، مگر دھونے میں جس قدر ملنا ممکن ہو اس قدر ملنا ضروری ہے تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے۔

سوال: مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال و جواب میں لکھا گیا۔

سوال: نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے۔

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو، باقی گھی پاک ہے اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے۔

سوال: ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو، پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آ جائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا۔

☆ ☆ ☆

اِستنجے کے باقی مسائل

سوال: استنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو مکروہ ہے۔

سوال: پاخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ تالاب یا نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا۔ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا؛ یہ تمام باتیں مکروہ ہیں۔

پانی کے باقی مسائل

سوال: دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

سوال: وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی

سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو) وہ مُستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مُستعمل پانی غیر مُستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مُستعمل پانی کی مقدار غیر مُستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے، اور جب مُستعمل پانی کی مقدار غیر مُستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے۔

سوال: اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے۔ ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر تالاب یا حوض شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہاں! وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔

سوال: اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حوض دس گز[1] لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی

(۱) گز سے شرعی گز مراد ہے جو انگریزی گز سے تقریباً آدھا گز کا ہوتا ہے۔

ایک دو طرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار، شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے، اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں۔

کنوئیں کے باقی مسائل

سوال: اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اور اترنے سے پہلے نہیں نہایا اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے، کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو، بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف

ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے
کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

جواب: جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے۔ درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سما تا ہو۔

یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے مسائل پر اضافہ تھا۔ اب اگلے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں

تیمم کا بیان

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

سوال: تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔

سوال: پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب پانی ایک میل دور ہو، یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو، مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا، یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے

یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی، یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں ہے، یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں؛ یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں۔

سوال: بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب: جبکہ اپنے تجربہ سے گمانِ غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے۔

سوال: پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے، ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب: جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں، لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمانِ غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں، تیمم کر لینا جائز ہے۔

سوال: تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: تین فرض ہیں: اوّل نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

سوال: تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب: اوّل نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دو، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ، اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو، پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو، پھر انگلیوں کا خلال کرو، اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اُتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

سوال: وضو اور غسل دونوں میں تیمم جائز ہے یا صرف وضو میں؟

جواب: دونوں میں تیمم جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے

بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

جواب: لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جو اور تمام غلے، کپڑا، راکھ! ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان پر تیمم ناجائز ہے۔

سوال: پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے اُن پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے۔ پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دُھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے۔

سوال: جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے۔

سوال: اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہوگئی، اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں، چاہے پانی وقت کے اندر

ملا ہو یا وقت کے بعد۔

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدثِ اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہونے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو، اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں۔

سوال: تیمم کی مدت کیا ہے؟

جواب: جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے، اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں، جیسے کرتا، پائجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے، یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔

سوال: اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا، دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے، ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

☆ ☆ ☆

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال: جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا پکی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رُخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی، دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں۔

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

سوال: اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک، نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہیں کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے۔

سوال: ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے۔

سوال: اگر نمازی کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اور اس کی بو

نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

سوال: ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے، یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں۔

سوال: اگر ستر کا کوئی حصہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کپڑے ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی۔

سوال: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے، مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ، اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا، اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

سوال: نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

سوال: نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

جواب: دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے۔

سوال: فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

جواب: **فرض:** اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ **واجب:** وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو، اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا، ہاں بلا عذر

چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ **سنت:** اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ **نفل:** ان کاموں کو کہتے جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو، ان کے کرنے میں ثواب، اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو، اُسے مستحب اور مندوب اور تطوّع بھی کہتے ہیں۔

سوال: فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ **فرضِ عین:** اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو، اور **فرضِ کفایہ:** وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار رہوں۔

سوال: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: سنتِ مؤکدہ اور سنتِ غیر مؤکدہ۔ **سنتِ مؤکدہ:** اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور **سنتِ غیر مؤکدہ:** اسے کہتے ہیں جسے حضور ﷺ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں، ان سنتوں کو سننِ زوائد بھی کہتے ہیں۔

سوال: حرام اور مکروہِ تحریمی اور مکروہِ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرام: اس کام کو کہتے ہیں جس کی مُمانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہِ تحریمی: اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہِ تنزیہی: اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے۔

سوال: مُباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُباح: اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو۔

سوال: نمازِ فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب: سورج نکلنے سے تخمیناً (اندازاً) ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے، وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے، اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں۔ تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اُسے صبحِ صادق کہتے ہیں۔ اسی صبحِ صادق کے نکلنے سے نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا

وقت جاتا رہا۔

سوال: فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو، ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے۔

سوال: نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب: نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی (تپش) کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اوّل وقت پڑھنا مستحب ہے، لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔

سوال: نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب: جب ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل (دوگنا) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے، لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیے۔

سوال: نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب: جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

سوال: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم (مغرب) کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفقِ احمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفقِ ابیض (یعنی سفید شفق) کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے۔ اس شفقِ ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔

سوال: مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: اوّل وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

جواب: سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: نمازِ وتر کا وقت بتاؤ؟

جواب: نمازِ وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا ہے، لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی، گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے۔

سوال: وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب: اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے، لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہئے۔

نماز کی چھٹی شرط (اِستقبالِ قبلہ) کا بیان

سوال: اِستقبالِ قبلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کو اِستقبالِ قبلہ کہتے ہیں۔

سوال: اِستقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

سوال: مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے، خانہ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر ہے جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو ''کعبۃ اللہ'' ''بیت اللہ'' ''بیت الحرام'' بھی کہتے ہیں۔

سوال: قبلہ کس طرف ہے؟

جواب: ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم (مغرب) کی طرف ہے، کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

سوال: اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رُخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال: نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب: نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں، اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے، اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے۔

جواب: نمازِ نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نمازِ نفل پڑھتا ہوں، نمازِ سنت اور تراویح

کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے۔

اذان کا بیان

سوال: اذان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں، لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اوّل میں لکھے جاچکے ہیں)۔

سوال: اذان فرض ہے یا سنت؟

جواب: اذان سنت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے۔

سوال: اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے، ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں۔

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہئے؟

جواب: ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہئے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے۔

سوال: اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان میں سات باتیں مستحب ہیں: قبلہ[1] کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان[2] کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا، اذان[3] کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا، اونچی جگہ[4] پر اذان کہنا، بلند آواز[5]

سے اذان کہنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا، فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہنا۔

سوال: اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں، مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دومرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے، فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں۔

سوال- کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہے۔

سوال: بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اذان بے وضو کہنا جائز ہے مگر اس کی عادت کر لینا برا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے۔

سوال: اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے، لیکن کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: مسافر حالت سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو تو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہئیں، لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

سوال: اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے، لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے۔

سوال: اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہئے؟

جواب: مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے۔

سوال: اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمے کہتے جائیں جو مؤذن یا مکبر کہتا ہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہئے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہئے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہئے۔

سوال: اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: اذان کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ"۔

نماز کے ارکان کا بیان

سوال: ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: ارکانِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں، ارکان رکن کی جمع ہے، رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔

سوال: نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ چیزیں فرض ہیں: اول تکبیر تحریمہ کہنا، دوسرے قیام (کھڑا ہونا)، تیسرے قراءت (یعنی قرآن مجید پڑھنا)، چوتھے رکوع کرنا، پانچویں دونوں سجدے، چھٹے قعدۂ اخیرہ، یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے، رکن نہیں ہے۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب: چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکانِ نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

سوال: تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال: فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے۔

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے۔

سوال: قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب: فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قراءت پڑھی جا سکے۔

سوال: اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو

بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

سوال: نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب: نفل نماز میں قیام فرض نہیں، بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے دوسرے رُکن قراءت کا بیان

سوال: قراءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قراءت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں، اور نماز وتر، اور سنت، اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت ہو یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قراءت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قراءت فرض کی مقدار یاد کر لینا

فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا۔

سوال: قرآنِ مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہئے؟

جواب: امام پر واجب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور فجر، اور جمعہ، اور عیدین کی نمازوں میں، اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے۔

سوال: کن نمازوں میں قراءت آہستہ کرنی چاہئے؟

جواب: نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں امام اور منفرد سب کو، اور نمازِ وتر میں منفرد کو قراءت آہستہ کرنی چاہئے۔

سوال: زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

جواب: زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے۔

سوال: جن نمازوں میں آواز سے قراءت کی جاتی ہے، انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں۔

سوال: جن نمازوں میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں سری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ سر کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے۔

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

سوال: رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

سوال: رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔

سوال: اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

جواب: سر سے اشارہ کر لے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا۔

سوال: سجدے سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

سوال: اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہو گا۔

سوال: ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب: دونوں سجدے فرض ہیں۔

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب: سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے۔

سوال: پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب: اچھی طرح بیٹھ جائے، پھر دوسرا سجدہ کرے۔

سوال: عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

نماز کے پانچویں رُکن (قعدۂ اخیرہ) کا بیان

سوال: قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: اَلتَّحِیَّات کے آخری الفاظ "عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: قعدۂ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب: تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب، سنت ہوں یا نفل، قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

☆ ☆ ☆

واجبات نماز کا بیان

سوال: واجبات نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجبات نماز: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے، اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: واجبات نماز کتنے ہیں؟

جواب: واجبات نماز چودہ ہیں:-

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے مقرر کرنا۔

(۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں، اور واجب، اور سنت، اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

(۴) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

(۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔ (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں

کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

(۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنّتوں کا بیان

سوال: نماز کی سنّتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم ﷺ سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی، انھیں سنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، نہ گناہ ہوتا ہے، اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال: نماز میں کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب: نماز میں اکیس سنّتیں ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔ (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (۴) امام کا

تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا۔ (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔ (۶) ثنا پڑھنا۔ (۷) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا۔ (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا۔ (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۱۰) آمین کہنا۔ (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) سنت کے موافق قراءت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے، اس کے موافق پڑھنا۔ (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔ (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔ (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔ (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔ (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ (۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔ (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا۔

(۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مُسْتَحَبَّات کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

جواب۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔ (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔ (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر، اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر، اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔ (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدث اکبر اور حدث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو، مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے۔

پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ

کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو، سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے، ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو، جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورت یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو، تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت کچھ نہ پڑھو) قراءت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو، جلدی نہ کرو۔

پھر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ، انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو، پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے، سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو، نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے۔

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھو، چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تا کہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں، کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو، پھر پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ

اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو، اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بِسْمِ اللّٰهِ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو، خاموش کھڑے رہو)۔

پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، سیدھا پاؤں کھڑا رکھو، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو، جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو، لَآ اِلٰهَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو، اس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو، دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو۔

دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو،

بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدے سے اور واجب یا سنت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کر کے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔" اور "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" پڑھو۔

اور یہ دعا بھی مسنون ہے: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔"

تعلیم الاسلام کا تیسرا حصہ تمام ہوا

تعلیم الاسلام حصّہ چہارم کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: "اللہ" کسے کہتے ہیں؟

جواب: "اللہ" اس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اس میں موجود ہیں۔

سوال: واجب الوجود کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم[1] محال ہو۔

جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا نہ اس کی ابتدا ہوئی نہ انتہا۔ اور کسی وقت اس کی ہستی نہ مٹ سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا، کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے اس کے سوا کسی کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔

---

(۱) معدوم ہونا۔

سوال: صفاتِ کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمالِ ذاتی کے لئے جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں، انہیں صفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں۔

سوال: جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

سوال: جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

جواب: خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالم کے بنانے اور آسمان و زمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی، کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا۔

سوال: خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) وحدت۔ (۲) قِدم یا وجوبِ وجود۔ (۳) حیوۃ۔ (۴) قدرت۔ (۵) علم۔

(۶) ارادہ۔ (۷) سمع۔ (۸) بصر۔ (۹) کلام۔ (۱۰) خلق۔ (۱۱) تکوین وغیرہا۔

سوال: صفت وحدت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وحدت کے معنی ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنی خدا کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا۔

سوال: صفت قدم اور وجوب وجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدم کے معنی قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنی واجب الوجود ہونا۔ واجب الوجود کے معنی تم شروع میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: ازلی ابدی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے ازلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اسے ابدی کہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں۔

سوال: حیٰوۃ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حیٰوۃ کے معنی زندگی کے ہیں یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے، زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے۔

سوال: صفت قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدرت کے معنی طاقت کے ہیں یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے۔

سوال: صفتِ علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز، چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں، ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے، اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے، انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں، علم غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔

سوال: ارادہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ارادہ کے معنی اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں، وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے۔

سوال: صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے، لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں، نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے، ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا

ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور، اندھیرے اُجالے کا کوئی دخل نہیں۔

سوال: صفتِ کلام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کلام کے معنی ''بولنا، بات کرنا'' ہیں۔ خدا تعالیٰ کیلئے یہ صفت بھی ثابت ہے، لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے۔

سوال: اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب: مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کرسکتی، کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے، لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہوسکتا۔

سوال: صفتِ خَلق اور تکوین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خَلق کے معنی پیدا کرنا اور تکوین کے معنی وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالَم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکوِّن (وجود میں لانے والا) ہے۔

سوال: ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں جیسے مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، عزت دینا، ذلت دینا وغیرہ، اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں اَزَلی اَبَدی اور قدیم ہیں، ان میں کمی بیشی تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیئیس (۲۳) برس میں اترا اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ" (بقرہ: ۱۸۵) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اترا۔

اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا "إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ" (القدر: ۱) یعنی ہم نے اس (قرآن مجید) کو شب قدر میں اتارا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہیں، ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں: اوّل یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا۔ پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شب قدر تھی) لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دنیا سے حضور رسول کریم ﷺ پر تیئیس سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں

باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں۔

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب: مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے، اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم ﷺ اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے۔ جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اسی غار حرا میں حضور ﷺ پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا۔

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: حضور ﷺ اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ "اِقْرَأْ"۔ یہ لفظ سورۂ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "پڑھ"۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا، پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں: "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝" (العلق)۔

اور ان سے سن کر حضور ﷺ نے بھی پڑھ لیں۔ بس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں۔

سوال: اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتداء سورۂ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اُس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

جواب: نہیں! موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے۔ قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا، مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم ﷺ بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور ﷺ فرمادیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور ﷺ کی بتائی ہوئی ہے اور حضور ﷺ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے۔

سوال: حضور انور ﷺ نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

جواب: سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا، اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور رسول کریم ﷺ کو بتائی اور حضور ﷺ کے ذریعے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

سوال: قرآن مجید کو اترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا؟

جواب: اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان دلیلیں بیان کیے دیتے ہیں:

پہلی دلیل: قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضور ﷺ کے زمانے سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے، اس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

سوال: متواتر، اور تواتر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں، اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں۔

پس قرآن مجید کو حضور ﷺ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ کوئی عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہوں گے۔

دوسری دلیل: حضور رسول خدا ﷺ کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں

جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟۔

تیسری دلیل: خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہے:

" اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ " (الحجر:۹) یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور ﷺ پر نازل ہوا تھا، کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

چوتھی دلیل: قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا، کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا، نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکے گا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔

☆ ☆ ☆

رسالت

سوال: قرآن مجید میں ہے: "وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ" (فاطر۔۲۴) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" (الرعد۔۷) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب: ہاں! ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں۔

سوال: کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب: نہیں کہہ سکتے، کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا، تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا، اُس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیلِ شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہو گے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو۔

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور ان کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے۔

سوال: حضور رسولِ مقبول ﷺ کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپ ﷺ کو شبِ معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔

آپ ﷺ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔

آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ آپ کو

خدا تعالیٰ نے بہت سے گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا، جن کی آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو خبر کردی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے، کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔

آپ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت (شریعت محمدی) کی پیروی کریں گے۔ آپ انسانوں اور جنّات سب کے لئے رسول ہیں۔

آپ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور ﷺ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا اُمت پر ضروری ہے۔ آپ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمتی کے ذمہ لازم ہے، لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے۔

سوال: معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور ﷺ سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

سوال: حضور ﷺ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

جواب: حضور ﷺ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے

تھے، اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور ﷺ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں، لیکن حضور ﷺ کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں، ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضور ﷺ کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں۔

سوال: شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے۔ حضور ﷺ کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضور ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضور ﷺ کے علاوہ، اور انبیاء اور اولیاء، شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے، لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوال: کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

جواب: سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے، کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

اِیمان اور اَعمالِ صالحہ کا بیان

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد ﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے اُن تمام باتوں کا اِقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے۔

سوال: اَعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَعمالِ صالحہ کے معنی ہیں ''نیک کام'' جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں۔

سوال: کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب: ہاں! ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے۔

سوال: عبادت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں، جو بندگی کرے اسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اسے معبود کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اس کے

بندے ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، اس لئے ہمارے ذمہ عبادت کرنا فرض ہے۔

سوال: خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

جواب: آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں دونوں کو مکلّف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلّف نہیں ہیں۔

سوال: جن کون ہیں؟

جواب: جن بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے، لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے، اُن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

سوال: عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے: (۱) نماز پڑھنا۔ (۲) روزہ رکھنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) قربانی کرنا۔ (۶) اعتکاف کرنا۔ (۷) مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔ (۸) بُری باتوں سے روکنا۔ (۹) ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا۔ (۱۰) مسجد بنانا۔ (۱۱) مدرسہ جاری کرنا۔ (۱۲) علمِ دین پڑھنا۔ (۱۳) علمِ دین پڑھانا۔ (۱۴) علمِ دین پڑھنے والوں کی اِمداد کرنا۔ (۱۵) خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ (۱۶) غریبوں کی حاجت روائی کرنا۔ (۱۷) بھوکوں کو

کھانا کھلانا۔ (۱۸) پیاسوں کو پانی پلانا اور ان کے علاوہ وہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمال صالحہ کہتے ہیں۔

مَعْصِیَت اور گناہ کا بیان

سوال: معصیت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مَعْصِیَت کے معنی نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا۔ جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بری بات ہے، خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔

کُفر اور شرک کا بیان

سوال: کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے، مثلاً کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر

سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

سوال: خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوتے ہیں۔

سوال: صفات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

سوال: شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بہت سی قسمیں ہیں، یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:-

(۱) شرک فی القدرت، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا، مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی

دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا اُن کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں؛ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا، مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور ونزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں؛ یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور ونزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں؛ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا، مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروانہ کرے، یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شرک فی العبادت، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا، مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننا یا کسی قبر یا

مرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا؛ یہ سب شرک فی العبادۃ ہے۔

سوال: ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی ملاوٹ ہے، ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں: نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا، علم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزراننا، خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

سوال: کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

جواب: کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو، یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے۔ حضور رسولِ مقبول ﷺ نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال: بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں: پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا، شادی میں سہرا باندھنا، بدھی پہنانا اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو، بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

سوال: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

جواب: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغلی کھانا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جوا کھیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، سود لینا اور دینا، ڈاڑھی منڈانا، ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، ناٹکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ہی ناقص ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے، اُسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے، توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

جواب: جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہے، صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے، ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے، لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے، مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا، ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کر دیا اس سے معاف کراؤ، اس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو، جب معافی

کی امید ہو سکتی ہے۔

سوال: توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

جواب: جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آ جائیں اور حلق میں دم آ جائے اُس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے۔

سوال: اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مر جائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے۔

سوال: میت کو دنیا کے عزیز قریب، رشتہ دار، دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں، مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے انہیں ملے گا، لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے۔

ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت

کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہیے، بلکہ جو چیز جس وقت میسّر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مُستحق کو دے کر اس کا ثواب بخش دینا چاہیے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے۔

☆ ☆ ☆
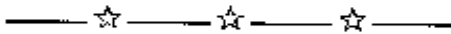
تعلیم الاسلام حصہ چہارم کا دوسرا شعبہ
تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قراءت کے چند احکام کا بیان

سوال: اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

جواب: واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔

سوال: اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا میں امام کو جہر سے ہی پڑھنا چاہئے اور منفرد کو اختیار ہے، چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے۔

سوال: فرض نمازوں میں کتنی قراءت مسنون ہے؟

جواب: حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے، البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قراءت کی خاص مقدار مسنون ہے۔

سوال: حالتِ اقامت کی قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مفصّل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصّل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں

قصارِ مُفصّل پڑھنا مسنون ہے۔

سوال: طوالِ مُفصّل اور اوساطِ مُفصّل اور قصارِ مُفصّل کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حُجرات سے سورۂ بُروج تک کی سورتوں کو طوالِ مُفصّل کہتے ہیں۔

اور سورۂ طارِق سے سورۂ لَم یَکُن تک کی سورتوں کو اوساطِ مُفصّل کہتے ہیں اور سورۂ اِذَا زُلزِلَت سے اَلنَّاس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مُفصّل کہتے ہیں۔

سوال: یہ قراءتِ مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے؟

جواب: امام اور منفرد دونوں کے لئے یہ قراءت مسنون ہے۔

سوال: اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قراءتِ مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟

جواب: کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں، شریعت نے آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے، بس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے۔

سوال: فجر کی سنتوں میں قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: اکثر حضور رسولِ کریم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُل یٰاَیُّھَا

الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

سوال: نمازِ وتر کی مسنون قراءت کیا ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

جماعت اور اِمامت کا بیان

سوال: اِمامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِمامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مُقتدی اُس کی تابعداری کریں اُسے اِمام کہتے ہیں۔

سوال: جماعت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے، اور سب مقتدی ہوتے ہیں۔

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جماعت سنّتِ مؤکدہ ہے، اس کی بہت تاکید ہے۔ بعض علماء تو اسے فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں۔

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب: ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا، پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس

میں ملنا، اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا، دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا، نماز میں دل لگنا، جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا، ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا، حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا، ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔

سوال: کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب: عورتیں، نابالغ بچے، بیمار، بیمار کی خدمت کرنے والے، لولے لنگڑے، اپاہج، کٹے ہوئے پاؤں والے، بہت بوڑھے، اندھے: ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

سوال: وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہوتا ہے۔

جواب: سخت بارش، راستہ میں زیادہ کیچڑ، سخت جاڑا، رات میں آندھی، سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا، پاخانہ، پیشاب کی حاجت ہونا، کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

سوال: کن نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ یا واجب ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے۔

سوال: کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں، ایک مقتدی ہو اور ایک امام، مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔

سوال: جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں، درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں، بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہئے۔

سوال: اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دہرانا ضروری ہوگا۔

سوال: امامت کا مستحق کون شخص ہے؟

جواب: اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اسکے اعمال بھی اچھے ہوں، اسکے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو، اس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو۔ اسکے بعد جو زیادہ عمر والا ہو، اسکے بعد جو خوش خلق اور شرافت ذاتی رکھتا ہو۔ اسکے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحب وقار ہو۔ اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

سوال: اگر مسجد کا امام معیّن ہو اور جماعت کے وقت اس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

جواب: امام معیّن اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے، اگرچہ یہ اجنبی

شخص امام معیّن سے زیادہ افضل ہو۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

جواب: بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل، وَلَدُ الزِّنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور وَلَدُ الزِّنا عالم اور نیک بخت ہو اور اُن سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو اُن کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

جواب: دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ویسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے، صحیح نہیں ہوتی۔

اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اُس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے۔

مُفسِدَاتِ نماز کا بیان

سوال: مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سوال: مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت؛ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السّلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔ (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔ (۴) کسی بُری خبر پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا یا کسی عجیب خبر پر "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا۔ (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا۔ (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔ (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ (۸) قرآنِ مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔ (۹) عملِ کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ (۱۰) کھانا پینا، قصداً ہو یا بھولے سے۔ (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔ (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی

ہے، مثلاً یا اللہ! مجھے آج سو روپے دیدے۔ (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں۔ (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔ (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہات نماز کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا۔ (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔ (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔ (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔ (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔ (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا۔ (۹) کنکریوں کو ہٹانا، لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔ (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر اُدھر دیکھنا۔ (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملالینا، اور ہاتھوں کو زمین

پر رکھ لینا۔ (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے۔ (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔ (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔ (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔ (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔ (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔ (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔ (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔ (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔ (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔ (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔ (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔ (۲۸) عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا۔ (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

سوال: نمازِ وتر واجب ہے یا سنت؟

جواب: نمازِ وتر واجب ہے، اُسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال: نمازِ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

سوال: وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب: اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے، جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے۔

سوال: دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟

جواب: امام ہو یا منفرد، سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہئے۔

سوال: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: کوئی اور دعا مثلاً ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' پڑھ لینی چاہئے۔

سوال: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعتیں نماز فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے)

نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنتِ مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔

سوال: کتنی نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنتِ مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں، نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ، نمازِ توبہ، نمازِ حاجت وغیرہا! یہ تمام نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں۔

سوال: سنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

جواب: تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نمازِ تراویح، تحیۃ المسجد، سورج گرہن کی نماز (نمازِ کسوف) وغیرہ۔

سوال: نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔
عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے، لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔
اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور ٹھیک دوپہر کے وقت۔
اور آفتاب متغیر ہوجانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔
ہاں! اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔
اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

سوال: آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب: جب آفتاب سرخ ٹکیہ کی طرح ہوجائے اور اُس پر نظر ٹھہرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہوگیا۔

نمازِ تراویح کا بیان

سوال: نمازِ تراویح سنت ہے یا نفل؟
جواب: نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سنتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنتِ کفایہ ہے، یعنی اگر محلّے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا، لیکن اگر تمام محلّے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے۔

سوال: نمازِ تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے، نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے، لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہئے، ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے لے تو جائز ہے۔

سوال: نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں، انکی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں، یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے۔

سوال: جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

جواب: اختیار ہے، چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نمازِ نفل پڑھ لیں۔

سوال: نمازِ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے، لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

سوال: نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہوجاتے ہیں؟

جواب: مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہونا چاہئے۔

سوال: اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: ادا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر کرلیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اس کے مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کیا جائے، مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی۔

سوال: قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنّت ہے۔

سوال: کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنّتِ مؤکدہ کو اس کے وقت پر

ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے، اُس کے بعد سنت کا۔

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے، مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی، سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں۔

سوال: فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب: جس وقت یاد آ جائے یا جاگے فوراً پڑھ لے، دیر کرنا گناہ ہے۔ ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے۔

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز کی قضا پڑھتا ہوں، صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہ ہوں، مثلاً اُس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں، لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اُس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہئے۔

سوال: قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھ لے تو بھی مضائقہ نہیں، لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے، کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

سوال: وہ سنتیں کونسی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے؟

جواب: فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے اُن کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں، طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی، نفل ہو جائیں گے۔

سوال: ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا اُن کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مُدرِک، مَسبُوق، لاحِق کا بیان

سوال: مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو، یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو، آخر تک ساتھ رہا ہو اُسے مُدرِک کہتے ہیں۔

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق اس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

سوال: لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں، جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں۔

سوال: مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: امام کے ساتھ آخرِ نماز تک شریک رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اُس کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اُس نے نماز ابھی شروع کی ہے، مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیر دو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر

یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو۔ پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیر دو۔ اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو، پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیر دو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے خواہ کسی وقت کی نماز ہو۔

سوال: اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب: لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے۔

سوال: اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کر لے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

سوال: لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے، یعنی قراءت نہ کرے، اور

جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرلے اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے، کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدۂ سہو نہیں آتا۔

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آ جاتا ہے۔ بعض نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

سوال: اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب: بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہد اور

درود اور دعا پڑھے اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے، اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں۔

سوال: سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب: تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے۔

سوال: اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک روایت کے موافق جائز ہے مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے، اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دہرا لے۔

سوال: سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے، مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

سوال: یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا، بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب: صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے۔

سوال: قراءت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب و سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے۔ (۲) انہیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے۔ (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے۔ (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر بھولے سے تعدیل ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

سوال: اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے، آخر میں سجدۂ سہو کرلے، نماز ہو جائے گی۔

سوال: اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے۔ (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے۔ (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ

پڑھنے سے۔ (۶) بڑی نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہوجائے تو کیا کرے؟

جواب: مقتدی کے ذمے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سوال: مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا اُس پر واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اُسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں چودہ۱۴ مقام ہیں جن کو چودہ۱۴ سجدے بھی کہتے ہیں۔

سوال: اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اُسی وقت سجدہ کرلے، لیکن اگر اُس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو، لیکن اگر بیٹھے ہی سے

سجدے میں گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں۔ یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھکنا، قبلے کی طرف منہ کرنا، سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے، انہیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے اُتنے سجدے واجب ہوں گے۔

سوال: اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیتِ سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے۔

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آ کر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کرسکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کرسکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ، اور نہیں کرسکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

سوال: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کرسکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہوسکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہئے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور

جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

سوال: اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے، پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں، ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمہ لازم ہوگی۔

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

جواب: شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے، بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے۔

سوال: درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب: درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات

تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے، لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس (۴۸) میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے۔

سوال: مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

سوال: چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قصر کہتے ہیں۔

سوال: مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب: جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اس وقت سے قصر کرنے لگے۔

سوال: مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب: جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے، اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے۔

سوال: اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا، پھر دو چار

دن کی نیت کرلی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کرلی، اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گزر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہئے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گزر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسری رکعت پر قعدہ کرلیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔ لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض ادا نہ ہوگی، چاروں نفل ہو جائیں گی۔ فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

سوال: اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں۔

سوال: اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کرلو، میں مسافر ہوں، مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں، لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں۔

سوال: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے، چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر درمیانِ نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہئے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے، جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے، جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کردی گئی ہے۔

سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز آزاد، بالغ، سمجھدار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے۔ پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں، اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں، اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔

سوال: اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہاں! درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال: نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں: اول شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا، اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اس کے ساتھ متعلق ہوں، مثلاً شہر کے مردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

دوسری شرط: ظہر کا وقت ہونا۔

تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

چوتھی شرط: جماعت اور پانچویں شرط اذن عام ہے: یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال: خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے، جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف متوجہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے، پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے، جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے، پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔

سوال: خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہئے؟

جواب: خطیب کے سامنے ہونی چاہئے، چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد، مسجد میں ہو یا باہر، ہر طرح جائز ہے۔

سوال: خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے، لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے، البتہ ثواب میں نقصان آ جاتا ہے۔

سوال: خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب: باتیں کرنا، نماز سنت یا نفل شروع کرنا، کھانا پینا، کسی بات کا جواب دینا، قرآن مجید وغیرہ پڑھنا، غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

سوال: نمازِ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں۔ اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

سوال: اِذنِ عام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِذن کے معنی اجازت کے ہیں۔ اذنِ عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو، جو چاہے آ کر نماز میں شریک ہو سکے، ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آ سکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو۔

سوال: جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: دو رکعتیں ہیں، چاہے شروع نماز سے شریک ہو، چاہے ایک رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کرلے۔

نمازِ عیدین کا بیان

سوال: عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب: غسل اور مسواک کرنا، اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا، خوشبو لگانا، اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقۂ فطر ادا کر کے جانا اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کا گوشت کھانا، عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا، پیدل جانا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا، عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

سوال: عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

سوال: عید کی نماز واجب ہے یا سنّت؟

جواب: دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں، اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے، اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں، مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے، بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کرے کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ و تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کیلئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قراءت کرے، قراءت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔ عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

سوال: عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب: راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، تکبیرات تشریق واجب ہونا۔

سوال: تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں، انہیں تکبیرات تشریق کہتے ہیں۔

سوال: ایام تشریق کون کون سے ہیں؟

جواب: ایام تشریق تین دن کا نام ہے: ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

سوال: تکبیرات تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟

جواب: یوم عرفہ، یوم نحر اور تین دن ایام تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔
یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یوم نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔
نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے، البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں، اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

سوال: تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

جواب: تکبیر تشریق یہ ہے: ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ“ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

☆ ☆ ☆

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: میت کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائیگا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہونگے۔

سوال: جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: اوّل میت کا مسلمان ہونا۔ دوسرے میت کا پاک ہونا۔ تیسرے اُس کے کفن کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا۔ پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: نمازِ جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب: اوّل نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نمازِ جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازہ کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کیلئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں۔ ثنا میں تعالیٰ جدک کے بعد وجل ثناؤک بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے

دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

اے اللہ! اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

اے اللہ! اس بچی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والی بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالی اور شفاعت قبول کی گئی بنا۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال: نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

جواب: نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں، چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں، آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اختیاری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

اِسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرضِ مُعیَّن۔ (۲) فرضِ غیر مُعیَّن۔ (۳) واجبِ مُعیَّن۔

(۴) واجبِ غیر مُعیَّن۔ (۵) سنّت۔ (۶) نفل۔ (۷) مکروہ۔ (۸) حرام۔

سوال: فرضِ مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرضِ مُعَیَّن ہیں۔

سوال: فرضِ غیر مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرضِ غیر مُعَیَّن ہیں۔

سوال: واجبِ مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: نذرِ مُعَیَّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منّت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں، جیسے کسی نے منّت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

سوال: واجبِ غیر مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: کفّاروں کے روزے اور نذرِ غیر مُعَیَّن کے روزے واجبِ غیر مُعَیَّن ہیں، مثلاً کسی نے منّت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے سنّت ہیں؟

جواب: روزوں میں سنّتِ مؤکّدہ کوئی روزہ نہیں، لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم ﷺ سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنّت کہتے ہیں، جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی مُحرّم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا مُحرّم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

سوال: مُستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب: فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مُستحب ہیں، لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے، ماہِ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ۔

سوال: مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب: صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز[1] کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

سوال: کونسے روزے حرام ہیں؟

جواب: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں: عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے دو روزے اور ایامِ تشریق کے تین روزے۔ ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال: رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں، مثلاً حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

(۱) نوروز: سال کا پہلا دن۔

شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اُس کے پچھلے سب گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک (بو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اُس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ اُن کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اُتنے روزے اُس سے رکھوانے چاہئیں۔

سوال: وہ کون کونسے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

جواب: (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۳) بہت بڈھا ہونا۔ (۴) حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو۔ (۵) دودھ پلانا، جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو۔ (۶) روزے سے اس قدر بھوک پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔ (۷) اور حیض ونفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

سوال: رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا، یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے۔ اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کرلو۔ اور نہیں تو اب کھاؤ پیو، لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہوگیا ہوگا تو رمضان کا روزہ، نہیں تو نفل کا ہو جائے گا، مکروہ ہے۔

سوال: رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اُس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

سوال: عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے۔

سوال: اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

جواب: اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے، بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے۔

سوال: اگر کسی دوسرے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے، مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے اُن کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں شرط یہ ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی

اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا تو روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! اُس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اُس کے حساب سے تمیں روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے۔

نیّت کا بیان

سوال: کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں! روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا، لیکن روزہ کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا۔

سوال: نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان شریف اور نذر معیّن اور سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے، مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کر لینی ضروری ہے۔

اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذر غیر مُعیّن کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے۔

سوال: نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: رمضان شریف اور نذرِ معیّن اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص اُن روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے۔ بہرصورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معیّن کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذرِ غیر معیّن اور کفاروں اور قضائے رمضان کی نیت میں خاص اُن روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے۔

سوال: نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے، زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے، نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

روزے کے مُستحبّات کا بیان

سوال: روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) سحری کھانا۔ (۲) رات سے نیت کرنا۔ (۳) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے۔ (۴) افطار میں جلدی کرنا، جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے۔ (۵) غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا۔ (۶) چھوہارے یا کھجور سے، اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

سوال: سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟

جواب: سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں۔

روزے کے مکروہات کا بیان

سوال: روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔ (۲) کوئی چیز چکھنا، ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے۔ (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا۔ (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا۔ (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔ (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا۔ (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب: (۱) سرمہ لگانا۔ (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔ (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا، اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو۔ (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔ (۸) اپنا تھوک نگلنا۔ (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا

حلق سے اُتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کے مُفسِدات کا بیان

سوال: مُفسِدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

سوال: جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اُتر گئی۔ (۲) روزہ یاد تھا اور کُلّی کرتے وقت بلاقصد حلق میں پانی اُتر گیا۔ (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی۔ (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی۔ (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔ (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا۔ (۷) کان میں تیل ڈالا۔ (۸) ناس لیا۔ (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔ (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا۔ (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا۔ (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ

سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا، ان سب صورتوں میں صرف اُن روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے۔

سوال: کن صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی۔ (۲) قصداً صحبت کر لی۔ (۳) فصد کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اُسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ اُس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو اُن لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کو توڑنے سے کفّارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کفّارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزے کی قضا کا بیان

سوال: روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: (۱) بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے۔ (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے۔ (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

سوال: قضا کب رکھنی چاہئے؟

جواب: جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے، بلاوجہ دیر کرنا بُری بات ہے۔

سوال: قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب: چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے، دونوں طرح جائز ہیں۔

سوال: اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: اب اِس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا رکھے۔

سوال: نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی قضا رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

سوال: اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا بڑھا (بوڑھا) ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی اُمید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

سوال: روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول، باجرہ جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے، مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اُس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے۔

سوال: ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے، اس کا انتقال ہو گیا تو اُس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! یعنی اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اتریں گے، ہاں وارث فدیہ دیدیں تو جائز ہے۔

———☆———☆———☆———

کفّارے کا بیان

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں، اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جاسکتا ہے: اوّل یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن مراد ہے)۔

سوال: ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے، لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفّارہ میں شمار نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن

کے غلّے کے مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے۔

سوال: اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

اِعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعتکاف اُسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھہرا رہے۔

سوال: صرف مسجد میں ٹھہرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

جواب: جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

سوال: عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب: اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو، اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اُس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے، اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اُس جگہ اعتکاف کرے۔

سوال: اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

جواب: اعتکاف میں یہ فائدے ہیں: (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے۔ (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے۔ (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے، اس لئے اعتکاف میں معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اسکے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ، مستحب۔

سوال: اعتکاف واجب کونسا ہے؟

جواب: نذر کا اعتکاف واجب ہے، مثلاً کسی نے منت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہ کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا۔

سوال: سنت مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت

سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی بعض لوگوں کے کرلینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

سوال: مستحب کونسا اعتکاف ہے؟

جواب: واجب اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔

سوال: اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: مسلمان ہونا، حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا، یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکافِ واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب: نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھتے رہنا، علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

سوال: کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب: اعتکافِ واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم از کم

ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنتِ مؤکدہ ہے اُس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکاف نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

سوال: معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب: پاخانہ پیشاب کیلئے نکلنا، غسلِ فرض کیلئے نکلنا، جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال: پاخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے؟

جواب: اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دور ہو جائز ہے۔ ہاں اگر اسکے دو مکان ہیں: ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے۔

سوال: نمازِ جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اُس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نمازِ جنازہ

کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں۔

سوال: اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے۔

مکروہات ومفسدات اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اُسے عبادت سمجھنا، سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا، لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا، کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا، جیسے پاخانہ کے لئے گیا اور پاخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا؛ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اعتکاف فاسد ہو جائے تو اُس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکافِ واجب کی قضا واجب ہے، سنّت اور نفل کی قضا واجب نہیں۔

☆ ☆ ☆

نذر یعنی منت ماننے کا بیان

سوال: منت ماننا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور منت مان کر اس کو پورا کرنا واجب ہے۔

سوال: کیا ہر منت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: جو منت خلاف شرع بات کی نہ ہو اور اس کی شرطیں پائی جائیں، اس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منت خلاف شرع کام کی ہو، اس کا پورا کرنا ناجائز ہے۔

سوال: منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا، اور جس چیز کی منت مانی ہے وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا۔ یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے، کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں۔

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے اُس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں، جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں، محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے، یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآنِ مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم ﷺ کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ ہونا، مالکِ نصاب ہونا، نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا، اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

☆ ☆ ☆

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: چاندی، سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: چاندی سونے سے اُن کے بنے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب: چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں، روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپہ وغیرہ۔

سوال: جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے، لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے، دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے، لیکن چاندی یا اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے، نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے، خواہ کسی قسم کا مال ہو جیسے غلہ، کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے، جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب چوّن (۵۴) تولے دو (۲) ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ (تولہ سے ۱۱.۶۵ گرام مراد ہے)۔

سوال: چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔ پس چوّن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ

ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خالص خدا کے واسطے دیدو اور اسے مالک بنا دو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ[1] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

جواب: جب بقدرِ نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں۔

سوال: سال گذرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو

(۱) مگر عاملِ زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوا ہے، اس کی تنخواہ اسی زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے ۱۲ منہ

جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: جس کو زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتادینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ضروری نہیں، بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر سال گذرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمے سے ساقط ہوگئی۔

سوال: سال گذرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہوگئی۔

سوال: اگر سال گذرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی، باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

جواب: وزن کا اعتبار ہے، مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں، سال گذرنے کے

بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہیے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

سوال: مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مصارف، مصرف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب: اس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں:-

۱۔ فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

۲۔ مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

۳۔ قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔

۴۔ مسافر جو حالت سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اُسے بقدر حاجت زکوۃ دے دینا جائز ہے۔

سوال: مدارس اسلامیہ میں زکوۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! طالب علموں کو زکوۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اس لیے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: کن لوگوں کو زکوۃ دینا نا جائز ہے؟

جواب: اتنے لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں:۔

۱۔ مالدار، یعنی وہ شخص جس پر خود زکوۃ فرض ہے یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو، جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روز مرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدر نصاب ہے، اس کو زکوۃ کا مال لینا حلال نہیں، اگرچہ خود اس پر بھی اُن برتنوں کی زکوۃ دینی واجب نہیں۔

۲۔ سید اور بنی ہاشم، بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مراد ہے۔

۳۔ اپنے باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اور اوپر کے ہوں۔

۴۔ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں۔

۵۔ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوۃ نہیں دے سکتی۔ ۶۔ کافر۔ ۷۔ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ ان تمام لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: کن کاموں میں زکوۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے اُن میں مالِ زکوۃ خرچ کرنا جائز نہیں، جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

سوال: کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے۔ اسے زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے کیونکہ یہ مکان اس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے، البتہ جب کسی کے پاس اس کی حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اسے زکوۃ لینا جائز نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوۃ دے دی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّد تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: ادا ہو گئی، پھر سے دینا واجب نہیں۔

سوال: زکوۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب: اوّل اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچا، پھوپی، خالہ، ماموں، ساس، خسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ ان کے بعد اپنے

پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اُسے دینا افضل ہے۔ پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علمِ دین کے طالبِ علم۔

صدقۂ فطر کا بیان

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں۔ اُسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

سوال: صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصابِ زکوۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب: نصابِ زکوۃ اور نصابِ صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے، مثلاً چوّن تولہ دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت، لیکن نصابِ زکوۃ اور نصابِ صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں، بلکہ اُس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا

جاتا ہے۔ ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں، بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے، لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔

سوال: مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غلط ہے، بلکہ ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے، خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس جو شخص

صبح صادق سے پہلے مرگیا اُس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

سوال: اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اُس کے ذمہ واجب الادا رہے گا، چاہے کتنی ہی مدت گذر جائے۔

سوال: صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

جواب: صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اُس کا آٹا یا ستّو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن ہے)۔

اور جو یا اُس کا آٹا یا ستو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہیے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیے۔

سوال: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے دینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا چاہئے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی ناجائز ہے۔

سوال: جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے وہ زکوۃ یا صدقۂ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں لے سکتے، اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو۔

☆ ☆ ☆

تعلیم الاسلام کا چوتھا حصہ ختم ہوا

جَوامعُ الْکَلِم

ایسے کلمات جن کے الفاظ مختصر اور معانی نہایت وسیع ہیں۔

ہادیٔ برحق نبی آخر الزمان رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے "اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ" (مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے اور میری مدد رعب سے کی گئی) اور وقت اور زمانے کے ساتھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوالِ مبارک کی تصدیق و تائید لوگوں نے عملی طور پر دیکھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور یقین محکم کو تو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہاں انکی زندگی کو سامنے رکھ کر آپ ﷺ کی سچی اتباع کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قولِ مبارک: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" انسان کی پوری زندگی اور ہر عمل کا ہر صورت اور ہر حال میں احاطہ کرتا ہے۔ چند مبارک الفاظ کا مرکب کتنا وسیع و عریض مفہوم کتنے وسیع و بلیغ انداز میں کہ انسانی عقل عاجز و دنگ رہ جاتی ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف شہرۂ آفاق تصنیف "تعلیم الاسلام" کے آخر میں چالیس احادیث مبارکہ (جوامع الکلم) کا مفید اضافہ کیا گیا ہے اکثر احادیث بخاری و مسلم سے ماخوذ ہیں جن میں اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے زریں اصول ہیں۔ تاکہ بچوں میں اور پڑھنے والوں میں عملی طور پر بھی آپ ﷺ سے قربت ہو۔ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کا ہر عمل اللہ کی رحمت سے قریب کرنے والا ہے اور اسکے خلاف اللہ کی رحمت سے دور کرنے والا ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک فرمان کے مستحق ہوں کہ جو شخص میری امت کے فائدے کے لئے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ"۔

(وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (بخاری ومسلم)

تمام کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔(۱)

۲۔ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. (بخاری ومسلم عن ابی ھریرہ)

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازہ میں حاضر ہونا۔ اس کی دعوت قبول کرنا۔ چھینک کا جواب دینا یعنی "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنا۔

۳۔ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۴۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ومسلم)

چغل خور (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (بخاری ومسلم)

(رشتہ داروں سے) قطع تعلق کرنے والا (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔

۶۔ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ومسلم)

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔

۷۔ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ. (بخاری ومسلم)

ٹخنوں کا جو حصہ ازار کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں رہے گا۔ (مردوں کے لئے وعید ہے)

۸۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (بخاری ومسلم)

(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۔ مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ. (مسلم)

جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ساری ہی بھلائی سے محروم رہا۔

۱۰۔ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری ومسلم)

نہیں ہے طاقتور جو لوگوں کو زیر کردے، بلکہ طاقتور تو وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ کے وقت قابو میں رکھے۔

۱۱۔ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

جب تم حیا (شرم) نہ کرو تو جو چاہو کرو۔(۲) (بخاری ومسلم)

(۱) یعنی عمل کا بدلہ اخلاص اور نیت کے مطابق ملتا ہے۔ (۲) یعنی جب حیا ہی نہ رہی تو ہر برائی ممکن ہے۔

۱۲۔ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (بخاری ومسلم)

اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ محبوب ہے جس میں دوام ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۳۔ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ تَصَاوِيرُ۔ (بخاری ومسلم)

رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا (جاندار) کی تصویریں ہوں

۱۴۔ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ (بخاری ومسلم)

تم میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جو زیادہ با اخلاق ہو۔

۱۵۔ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ (بخاری ومسلم)

دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

۱۶۔ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔ (بخاری ومسلم)

مسلمان کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

۱۷۔ لَا يُلْدَغُ الْمَرْءُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ (بخاری ومسلم)

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

۱۸۔ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ (بخاری ومسلم)

حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔

۱۹۔ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔ (بخاری ومسلم)

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی مسافر یا راستہ طے کرنے والا ہو۔

۲۰۔ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ (مسلم ومشکوٰۃ)

انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔

۲۱۔ الدِّينُ النَّصِيحَةُ۔ (مسلم)

دین خیرخواہی کا نام ہے۔

۲۲۔ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (بخاری ومسلم)

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی کریگا۔

۲۳۔ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ (ترمذی و احمد)

آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتیں چھوڑ دے۔

۲۴. اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. (بخاری و مسلم)
سب سے زیادہ عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

۲۵. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ. (مسلم)
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۶. لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (بخاری و مسلم)
کوئی بندہ اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۲۷. لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. (مسلم)
وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا (ابتداءً) جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔

۲۸. اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (بخاری و مسلم)
میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۲۹. لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. (بخاری)
آپس میں ترکِ تعلق نہ کرو، اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو اور آپس میں کینہ نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو۔

۳۰. اِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ. (مسلم)
بے شک سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

۳۱. اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ. (بخاری و مسلم)
کبیرہ گناہوں میں سے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

۳۲. لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ. (بیہقی)
جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں۔

۳۳. كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (مسلم)
ہر بدعت گمراہی ہے۔

۳۴. اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. (بخاری و مسلم)
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

۳۵. اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. (مسلم)
صفائی نصف ایمان ہے۔

۳۶. اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم)
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہیں مسجدیں ہیں۔

۳۷. لَاتَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ. (مسلم)

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔

۳۸. لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (مسلم)

(نماز میں) اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ چہروں (دلوں) کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

۳۹. مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائیگا۔

۴۰. اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. (بخاری ومسلم)

بیشک اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِكَمِ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

چالیس مسنون دعائیں

(۱) جب صبح صادق طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے صبح نصیب ہوئی اور آپ ہی کی توفیق سے شام ملی۔ آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (ترمذی ۲: ۱۷۳)

(۲) جب سورج طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں معاف فرما کر یہ دن عطا کیا اور ہمیں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔ (الحصن الحصین: ۵۸)

(۳) شام کے وقت یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے شام نصیب ہوئی اور آپ ہی کی توفیق سے صبح ملی۔ آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (ترمذی ۲: ۱۷۳)

(۴) صبح اور شام کی ایک خاص دعاء

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

اس اللہ کے نام سے (صبح یا شام کرتا ہوں) جس

اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (ترمذی:۳۳۸۸)

(۵۔ا) سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنا بستر جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرما دیجئے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔ (ترمذی:۳۳۹۸)

(۵۔ب) یا یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔

اے اللہ! میں آپ ہی کے نام پر مروں گا اور (آپ ہی کے نام پر) جیتا ہوں۔ (بخاری:۶۳۲۴)

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔ (بخاری:۶۳۱۸)

(۶) جب سو کر اٹھے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری:۶۳۱۲)

(۷) جب بیت الخلاء جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔ (بخاری:۱۴۲، ۶۳۲۲)

(۸) اور جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی، اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔
(ابن ماجہ: ۲۰)

(۹) جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
(ابو داؤد ۱۴)

(۱۰) جب وضو کر چکے تو یہ دعاء پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجئے۔
(ترمذی ۵۵)

(۱۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔
(مسلم [illegible])

(۱۲) مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

پاک ہے اللہ، تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۱۳) جب مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.	اے اللہ! میں آپ سے آپ ہی کے فضل کا طالب ہوں۔ (مسلم: ۷۱۳)

جب اذان کی آواز سنے

تو جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات کہے اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ (بخاری: ۶۱۱، مسلم: ۳۸۴)

(۱۴) اور اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.	اے اللہ! جو اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا مالک ہے، حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور فضیلت عطا فرما، اور اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ (بخاری: ۶۱۴، ترمذی: ۲۱۱)

(۱۵) فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.[1]	اللہ کے نام سے (میں نے نماز ختم کی) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھ سے فکر و غم دور فرما دیجئے۔ (الحصن الحصین ۸۰)

(۱) اس کے بعض الفاظ حدیث کی کتابوں میں ملتے ہیں، اس دعا میں کچھ الفاظ اوپر بھی جو کہ اس سے منقول ہیں۔

وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔	پروردگار پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (مرقاۃ:۵/۶-۲۹۸)

اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔

(۲۱) جب بازار میں جائے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔	اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہاں گناہ والی قسم کھاؤں یا کسی معاملے میں نقصان اٹھاؤں۔ (مستدرک حاکم:۱۹۷۷)

(۲۲-ا) جب کھانا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ۔	میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کی برکت سے کھانا شروع کیا۔

(۲۲-ب) شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ کہنا بھول گیا تو یاد آنے پر یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔	میں نے اس کے اول و آخر اللہ کا نام لیا۔ (عمل الیوم واللیلۃ:۲۸۳)

حدیث شریف میں ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مسلم:۵۲۵۹)

(۲۳) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔ (ترمذی:۳۴۵۷)

(۲۴) دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔	اے اللہ! ہمارے لئے اس (کھانے) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ نصیب فرما۔ (ترمذی: ۳۴۵۵)

(۲۵) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔	اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا آپ اس کو کھلایئے اور جس نے مجھے سیراب کیا آپ اسے سیراب کیجئے۔ ([illegible])

(۲۶) جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔	اے اللہ! برکت عطا فرما ان کو آپ کے دیئے ہوئے رزق میں اور مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔ ([illegible])

(۲۷) جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔	اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر افطار کیا۔ ([illegible])

(۲۸) افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔	پیاس بجھ گئی اور رگیں (جو سوکھ گئی تھیں وہ) تر ہو گئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر و ثواب کا حصول یقینی ہو گیا۔ ([illegible])

(۲۹) اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ دعا پڑھے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔	(اللہ کرے کہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کریں۔ ([illegible])

(۳۰) جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔	تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ (ابوداؤد ۴۰۲۳)

(۳۱) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔	اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے جیسے کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کام کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ (ابوداؤد ۴۰۲۰)

(۳۲) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔	اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! آپ نے میری صورت اچھی طرح بنائی ہے۔ آپ میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجئے۔ (مجمع الزوائد ۲۲۴/۱۰)

(۳۳) جامع ترین دعاء

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔ (البقرة ۲۰۱)

(۳۴) شب قدر میں یوں دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔	اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں ایس مجھے معاف فرما دیجئے۔ (ترمذی ۳۵۱۳)

(۳۵) جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔	اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق لے کر طلوع فرمایئے۔ (اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ (حصن حصین: ۷۰)

(۳۶) کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دے

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ۔	اللہ آپ کو ہنستا رکھے۔ (بخاری: ۳۶۸۳)

(۳۷) کسی مسلمان مریض کی عیادت کو جائے تو یوں تسلی دے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔	(اس بیماری سے آپ کو) کوئی نقصان نہ ہو، ان شاء اللہ یہ آپ کے گناہوں سے پاکی کا سبب ہوگی۔ (بخاری: ۳۶۱۶)

(۳۸) جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔	پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کر دی اور ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (الزخرف: ۱۳،۱۴)

(۳۹) کسی منزل (ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ) پر اترے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔	میں اللہ تعالیٰ کے جامع کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی۔ (ترمذی: ۳۴۳۷)

(۴۰) جب قبرستان میں جائے یہ دعا پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔	اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ (ترمذی: ۱۰۵۳)

المطبوعة

ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم	(٧ مجلدات)
الموطأ للإمام محمد	(مجلدين)
الموطأ للإمام مالك	(٣ مجلدات)
الهداية	(٨ مجلدات)
مشكاة المصابيح	(٤ مجلدات)
تفسير الجلالين	(٣ مجلدات)
مختصر المعاني	(مجلدين)
نور الأنوار	(مجلدين)
كنز الدقائق	(٣ مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
المسند للإمام الأعظم	الحسامي
الهدية السعدية	شرح العقائد
أصول الشاشي	القطبي
تيسير مصطلح الحديث	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغة	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	ديوان الحماسة
ديوان المتنبي	المقامات الحريرية
النحو الواضح (ابتدائية، ثانوية)	آثار السنن
رياض الصالحين (غير ملونة مجلدة)	شرح نخبة الفكر

ملونة كرتون مقوى

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
المعلقات السبع	هداية الحكمة

هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)

متن الكافي مع مختصر الشافي

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة / كرتون مقوى

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	التسهيل الضروري

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam (French) (Coloured)

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
Secret of Salah

تعلیم الاسلام
(مکمل)
مع چہل حدیث
حضرت مولانا
محمد کفایت اللہ دہلویؒ
بیت الکتب کراچی
besturdubooks.wordpress.com

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

تعلیم الاسلام مکمل

چار حصے کامل

مؤلفہ

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مع ترجمہ چہل حدیث اور چالیس مسنون دعائیں

بیت الکتب

بالمقابل مدرسہ اشرف المدارس نزد اربیب ہسپتال گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی فون 4975024

باہتمام : محمد اطہر عالم صدیقی

طباعت : 2005ء

ضخامت : 224 صفحات

کمپوزنگ : محمد الیاس شیخ

نوٹ

تعلیم الاسلام کو نئے طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ تمام چاروں حصوں کی فہرست ایک ساتھ یکجا کتاب کے شروع میں اور ہر حصے کے شروع میں بھی شامل کردی ہیں اور ہر سبق کے نیچے صفحات نمبر مسلسل کردیئے ہیں جس کی وجہ سے مطلوبہ مضمون تلاش کرنا آسان ہوگیا ہے۔ نیز چہل حدیث مترجم کے اضافے کے ساتھ آخر میں چالیس مسنون دعاؤں کا مفید اضافہ کیا گیا ہے۔

ملنے کے پتے

- دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- بیت القرآن اردو بازار کراچی
- ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی
- ادارہ اسلامیات کراچی
- مکتبہ دارالعلوم جامعہ دارالعلوم کراچی
- بیت العلوم ۲۰ نابھہ روڈ پرانی انارکلی لاہور

فہرست مضامین تعلیم الاسلام پہلا حصہ (۱)

فہرست مضامین تعلیم الاسلام دوسرا حصہ

مضمون .... صفحہ

پہلا شعبہ معروف بہ تعلیم الایمان

دوسرا شعبہ معروف بہ تعلیم الارکان

فہرست مضامین تعلیم الاسلام تیسرا حصہ (۳)

مضمون	صفحہ
پہلا شعبہ اسلامی عقائد	

| **دوسرا شعبہ وضو کے باقی مسائل** | |

فہرست مضامین تعلیم الاسلام چوتھا حصہ (۴)

تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

سوال: تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب: مسلمان!

سوال: مسلمانوں کے مذہب¹ کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب: اسلام!

سوال: اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ "خدا ایک ہے۔" بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے! اسلام سچا دین ہے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے۔

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ توحید کہتے ہیں!

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے؟

(۱) دین

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال: ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب: ایمان مجمل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

سوال: ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب: ایمان مفصل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے!

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے!

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں!

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں!

سوال: مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم ان کی امت میں ہیں!

سوال: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے اس میں پیدا ہوئے تھے!

سوال: آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا!

سوال: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب: ہمارے پیغمبر مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟

جواب: ترپن (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس سال وہاں رہے پھر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال: اگر کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کیے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اتاری ہے!

(۱) جہاں ﷺ یا صلعم لکھا ہوا دیکھو وہاں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو۔

سوال: قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایک مرتبہ اترا یا تھوڑا تھوڑا؟
جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت' کبھی دو چار آیتیں' کبھی ایک سورۃ۔ جیسی ضرورت ہوتی گئی' اترتا گیا!
سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآن نازل ہوا؟
جواب: تیئیس (۲۳) سال میں!
سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟
جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے آپ اسے سن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے!
سوال: آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟
جواب: اس لیے کہ آپ اُمّی تھے!
سوال: اُمّی کسے کہتے ہیں؟
جواب: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ اسے اُمّی کہتے ہیں! اگرچہ حضورؐ نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا' لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا!
سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟
جواب: فرشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے!
سوال: مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟
جواب: (۱) نماز پڑھتے ہیں' (۲) روزے رکھتے ہیں' (۳) مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں (۴) حج ادا کرتے ہیں۔

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے!

سوال: بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں۔ اس کی بزرگی اور تعظیم کرتے ہیں اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں!

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب: خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں، لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس کو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کیے نماز نہیں ہوتی!

سوال: نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے!)

سوال: پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب: مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں اس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف

ہے اس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں!

سوال: جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال: دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب: رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال: پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: پہلی نماز فجر' جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے' دوسری نماز ظہر' جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے' تیسری نماز عصر' جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے' چوتھی نماز مغرب' جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے' پانچویں نماز عشاء' جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کا وقت آ جاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

آؤ! نماز کے لیے آؤ! نماز کے لیے

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

آؤ! کامیابی کی طرف آؤ! کامیابی کی طرف

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہنا چاہیے۔

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کے لیے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال: جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اذان کہتا ہے اسے "موذن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے "مکبر" کہتے ہیں!

سوال: بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں

(۱) نماز نیند سے بہتر ہے۔

اور نماز پڑھانے والوں کو امام۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی کہتے ہیں!

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں!

سوال: جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لیے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے مسجد کہتے ہیں!

سوال: مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مسجد میں نماز پڑھے' قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے' مسجد میں کھیلنا' کودنا' شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بری بات ہے!

سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں' تھوڑے سے فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں۔

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔ (۲) نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے (۳) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں (۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے (۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں (۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے

بچ جاتا ہے (ے) نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے۔

سوال: نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:

تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

ثناء: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بڑا مہربان

نہایت رحم والا ہے روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر

سورۂ کوثر: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(اے نبی) ہم نے تم کو کوثر عطا کی ہے۔ پس تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان ہو جانے والا ہے۔

سورۂ اخلاص: قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

(اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے اللہ بے نیاز ہے اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۂ فلق: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آ جائے۔

سورۂ الناس: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے

بادشاہ آدمیوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اس وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار بزرگ کی

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ نے (اس کی) سن لی جس نے اس کی تعریف کی

اس قومہ کی تحمید: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے

سجدہ یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی

تشہد یا التحیات: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے!

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان

لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

سوال: وضو کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب: صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو قبلہ کی طرف منہ کرلو تو اچھا ہے اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں، آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالو، پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ، پھر تین مرتبہ کلی کرو، مسواک کرو، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو، پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو، پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ، منہ پر پانی زور سے نہ مارو، بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ، پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ادھر اُدھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ، پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیے، پھر ہاتھ پانی سے تر کرکے (بھگو کر) سر کا مسح کرو، پھر کانوں کا مسح کرو، پھر گردن کا مسح کرو، مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیے، پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ، پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں دھونا چاہیے!

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو پھر سورۃ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کے لیے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو پھر دونوں ہاتھ رکھو پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین یا پانچ مرتبہ کہو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب دوسری

رکعت شروع ہوئی تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو اور کوئی اور سورۃ ملاؤ پھر رکوع قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پہلے تشہد پڑھو پھر درود شریف پھر دعا پڑھو پھر سلام پھیرو پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑلو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھو۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو ہاتھ بہت زیادہ بلند نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو!

سوال: دونوں سجدوں کے درمیان اور تشہد پڑھنے کی حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا رکھو۔ اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں!

سوال: امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اعوذ باللہ الخ اور بسم اللہ الخ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہیے دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف ربنا لک الحمد کہنا چاہیے۔

سوال: نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب: دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں "التحیات" اور "تشہد" کے بعد درود شریف نہ پڑھیں بلکہ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جائیں پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرف پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں۔ باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں!

سوال: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں!

سوال: رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: رکوع اس طرح کرنا چاہیے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے!

سوال: سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں!

سوال: نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھنا چاہیے اس کا بہت بڑا ثواب ہے!

تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ ختم ہوا

اسلام کے کلمے

اول کلمہ طیب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

چوتھا کلمہ توحید: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

چھٹا کلمہ رد کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم

کے لئے

سلسلہ

تعلیمُ الاسلام

حصہ دوم

مؤلفہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین تعلیم الاسلام دوسرا حصہ

مضمون .... صفحہ

پہلا شعبہ معروف بہ تعلیم الایمان

دوسرا شعبہ معروف بہ تعلیم الارکان

تعلیم الاسلام حصہ (۲) کا پہلا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے!

سوال: وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب: وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

اول کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا، دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا، پانچویں حج کرنا!

سوال: کلمۂ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ طیبہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔"

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے معنی یہ ہیں:

"میں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت

کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔"

سوال: کیا بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔

سوال: دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایمان لانا کہتے ہیں۔

سوال: گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: اس کے لیے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں!

سوال: مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمان مفصل میں ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اس کے معنی یہ ہیں: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال: خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہییں؟

جواب: (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں (۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اُسی نے زمین' آسمان' چاند' سورج' ستارے فرشتے آدمی جن غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے (۷) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا، وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے (۱۳) سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں ناک کان اور شکل وصورت سے پاک ہے (۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کرکے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے (۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: فرشتے کون ہیں؟
جواب: فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں نور سے پیدا ہوئے ہیں ہماری نظروں سے غائب ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمادیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں!
سوال: فرشتے کتنے ہیں؟
جواب: فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں!
سوال: مقرب اور مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟
جواب: اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے، دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟
جواب: خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں چار کتابیں مشہور ہیں!
سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

سوال: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لیے مقرر فرماتا ہے وہ سچے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں ان میں کمی بیشی نہیں کرتے نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں!

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں سچے ہوتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے کسی حکم کو چھپاتے نہیں!

سوال: نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اُسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو!

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ جسے خدا تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے!

سوال: رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب: دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے ہمیں تمہیں اس طرح ایمان لانا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں!

سوال: سب سے پچھلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں!

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا آپ کے بعد جو شخص

پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے!

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے!

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال: تمام آدمی اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی ہیں، ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے!

سوال: قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب (۱) دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور (۲) لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور (۳) امانت میں خیانت ہونے لگے، اور (۴) گانے بجانے ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے اور (۵) پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں، (۶) بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں، (۷) چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، (۸) ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آ گئی ہے!

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لیے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں کوئی اچھی یا بری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تب سب چیزیں موجود ہو جائیں گی آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے میدان حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی حساب لیا جائے گا اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یوم

الحشر (یعنی جمع کیے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (یعنی بدلہ دینے کا دن اور یوم الحساب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں!

سوال: ایمان مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا!

سوال: حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب: ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہیں!

سوال: ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوٰۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں مسلمان تو ہے لیکن سخت گناہ گار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخیر میں چھٹکارا پائیں گے۔

تعلیم الاسلام حصہ (۲) کا دوسرا شعبہ
المعروف بہ
تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سوال: اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو باقی چار چیزوں یعنی نماز' زکوٰۃ' روزۂ رمضان' حج بیت اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے۔

نماز

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کو سکھایا ہے!

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں!

سوال: وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب: اول بدن کا پاک ہونا' دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا' تیسرے جگہ کا پاک

ہونا چوتھے ستر کا چھپانا' پانچویں نماز کا وقت ہونا' چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا' ساتویں نیت کرنا!

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال: بدن کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدن کے پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو!

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی دوسری حکمی!

سوال: نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آ سکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب' پاخانہ' خون' شراب۔

سوال: نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آ سکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے جیسے بے وضو ہونا' غسل کی حاجت ہونا!

سوال: نماز کے لیے کس نجاست سے بدن کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: دونوں قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے!

سوال: نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں ایک چھوٹی نجاست حکمیہ۔ اسے حدث اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاست حکمیہ اسے حدث اکبر اور جنابت کہتے ہیں!

سوال: چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

وضو کا بیان

سوال: وضو کسے کہتے ہیں؟
جواب: وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام کے پہلے حصے میں تم پڑھ چکے ہو!
سوال: وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟
جواب: وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے انہیں سنت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انہیں مستحب کہتے ہیں!
سوال: وضو میں فرض کتنے ہیں؟
جواب: وضو میں چار فرض ہیں! (۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت

دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا!

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

سوال: وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں!

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا!

سوال: وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں!

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں نواقض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

سوال: بڑی نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: حدث اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غسل کے معنی ہیں "نہانا" مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے!

سوال: غسل کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے کلی کرے ناک میں پانی ڈالے!

سوال: غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام بدن پر پانی بہانا!

سوال: غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۴) پہلے وضو کر لینا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا!

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال: کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے اول چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں، دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں!

سوال: موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب: جب وضو کر کے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹنے کی حالت میں موزے پہنے ہوئے ہو!

سوال: ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب: اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے!

سوال: موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب: اوپر کی طرف کرنا چاہیے تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا!

سوال: وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے غسل میں نہیں!

سوال: مسح کس طرح کرے؟

جواب: ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے انگلیاں پوری رکھے صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں!

سوال: پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے!

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال: جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لیے باندھی جاتی ہے مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ جو کچھ بھی ہو مراد ہے!

سوال: اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اکھاڑنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے!

سوال: کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب: ساری پٹی پر مسح کرنا چاہیے خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو!

سوال: اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو دھونا ضروری ہے اور پانی سے دھونا نقصان پہنچائے لیکن مسح سے نقصان نہ ہو تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچائے تو اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے!

نجاست حقیقیہ کا بیان

سوال: نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں ایک نجاست غلیظہ دوسری نجاست خفیفہ!

سوال: نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ناپاکی کہ سخت ہو، اسے نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور جو نجاست کہ ہلکی ہو اسے نجاست خفیفہ کہتے ہیں!

سوال: کتنی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟

جواب: آدمی کا پیشاب پاخانہ اور جانوروں کا پاخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے!

سوال: نجاست خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے!

سوال: نجاست غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پاخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ

وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب پیشاب تو وہ انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے، معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں۔

سوال: نجاست خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب: چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے!

سوال: نجاست حقیقیہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: نجاست حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کپڑے پر ہو یا بدن پر پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے!

سوال: پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاست حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے!

استنجے کا بیان

سوال: استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں!

سوال: پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سکھانا چاہیے اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہیے!

سوال: پاخانہ کے بعد استنجے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے!

سوال: استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پاخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر ادھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست ادھر ادھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے!

سوال: استنجا کن چیزوں سے کرنا جائز ہے؟

جواب: مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے!

سوال: استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں، کوئلے اور کپڑے اور کاغذ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

سوال: استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہیے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

پانی کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: مینہ کا پانی، چشمے یا کنوئیں کا پانی، ندی یا سمندر کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی، بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے!

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی' شوربا' وہ پانی جس کا رنگ' بو' مزہ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی کا ڑھا ہو گیا ہو' ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو حرام جانوروں کا جھوٹا پانی' سونف گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق!

سوال: جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں!

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب: کتے' خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے!

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب: بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا' چھپکلی' پھرنے والی مرغی' نجاست کھانے والی گائے' بھینس' کوا' چیل' شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے!

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب: آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے' بکری' کبوتر' فاختہ' گھوڑا!

سوال: کون سا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں وہ دو پانی یہ ہیں اول ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی دوسرا ٹھہرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی!

سوال: ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب: جو ٹھہرا ہوا پانی شرعی گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو وہ زیادہ پانی ہے جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا!

سوال: نجاست گرنے کے سوا اور کسی چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسے چڑیا مرغی کبوتر بلی چوہا!

سوال: بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے!

سوال: کن جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب: جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں جیسے مچھلی مینڈک اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی مچھر بھڑ چھپکلی چیونٹی، ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا!

کنوئیں کا بیان

سوال: کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا

جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے!

سوال: اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا وہ حلال یا حرام جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا!

سوال: کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں (۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا (۲) اور جب آدمی یا سؤر یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا لیکن پھولا نہیں تو چالیس ڈول نکالنے پڑیں گے (۵) اگر چوہا چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس ڈول نکالنے پڑیں گے بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے!

سوال: اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلہ

تعلیمُ الاسلام

حصہ سوم

مؤلفہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین تعلیم الاسلام تیسرا حصہ

تعلیم الاسلام حصہ (۳) کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

سوال: خداتعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

جواب: اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خداتعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں وہ سب خداتعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔
دوسرے یہ کہ خداتعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں!

سوال: کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی

لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (ادل بدل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا اس کی اصلاح کے لیے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی!

سوال: قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے چند آیتیں یہ ہیں: وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرہ ع ۱۹)

یعنی "تمہارا معبود ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔"

دوسری آیت یہ ہے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران ع ۲)

یعنی "خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے"۔

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "تو کہہ کہ اللہ ایک ہے" (وغیرہ)

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اس کو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو (جیسے خالق رزاق وغیرہ) کیا کہتے ہیں؟

جواب: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں!

سوال: صفاتی نام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا) عالم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا' قادر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا حیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لیے رکھا گیا ہے اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے لکھنا بھی جانتا ہے قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم' منشی' حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم منشی حافظ صفاتی نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور خالق' قادر' عالم' مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں!

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا (اعراف ع ۲۲)۔یعنی "خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو انہیں ناموں سے اسے پکارا کرو۔"

اور حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَۃً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) "بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں"

ملائکہ یا فرشتے

سوال: مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

جواب: چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام کے دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم!

سوال: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں!

سوال: فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیغام احکام اور کتابیں پیغمبروں

کے پاس لاتے تھے بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لیے بھی بھیجے گئے بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی ان کے ذریعے سے بھیجا!

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں تالابوں نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے!

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا برے کام لکھتا ہے ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[1] کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں

---

(۱) کراماً کاتبین عربی لفظ ہے اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھ دیا ہے ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہیے تھا

بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو، ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال: یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے

توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ یعنی "بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے" (مائدہ ع ۷)

زبور کے بارے میں فرمایا: وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا یعنی "ہم نے داؤد کو زبور دی ہے" (نساء ع ۲۳)

انجیل کے بارے میں فرمایا: وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۝ (حدید ع ۴) یعنی "ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی"

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کو آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت زبور انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے!

سوال: تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے موجودہ توریت' زبور' انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہے اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی میں موجود ہے!

سوال: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اس کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے! قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

سوال: توریت' زبور' انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: قرآن مجید سب سے افضل ہے!

سوال: قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) مُعجِز ہے یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تئیس برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں، دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام

پر عمل کرنے سے عاجز ہو چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے عام کر دی گئی۔

رسالت

سوال: تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

جواب: مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام حضرت شیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

جواب: حضور خاندان قریش میں سے ہیں، عرب کے تمام خاندانوں میں خاندان قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا خاندان قریش کے لوگ عرب

کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی حضورؐ اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اسی وجہ سے حضورؐ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں!

سوال: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب: حضورؐ کے پردادا کا نام ہاشم ہے، آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضورؐ کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں!

سوال: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب: حضور ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

سوال: وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضورؐ پر اتارنا شروع کیا!

سوال: وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضورؐ زندہ رہے؟

جواب: تیئیس برس تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں!

سوال: مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

جواب: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں حضور انورؐ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضور کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضور انور خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضور کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے جب حضور انور مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے

مہاجرین کہتے ہیں اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی انہیں انصار کہتے ہیں!

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

جواب: دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے محمد امین کہہ کر پکارتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے!

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب: اول یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں دوسرے یہ کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں، تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ۱) یعنی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔"

اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے ذریعے سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہمیشہ کے لیے ہر طرح کامل و مکمل دین ہو گیا اس لیے حضور کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور نے بھی فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ "میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا" اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور ان کے سردار ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو!

سوال: صحابی کتنے ہیں؟

جواب: ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا!

سوال: سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب: صحابہ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں۔

سوال: صحابہؓ میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

جواب: تمام صحابہؓ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت سے افضل ہیں دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر کے سوا تمام امت سے افضل ہیں تیسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں یہی چاروں بزرگ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضورؐ فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا اسے خلیفہ کہتے ہیں خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضور کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے اس لیے یہ خلیفہ اوّل ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہوئے ان چاروں

کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے اس کو ولی کہتے ہیں!

سوال: ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو کثرت سے عبادت کرتا ہو خدا اور رسول کی محبت اس پر غالب ہو دنیا کی حرص نہ ہو آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو!

سوال: کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے کیونکہ حضور رسول کریم کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے کثرت سے عبادت کرتے تھے گناہوں سے بچتے تھے خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

سوال: کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا!

سوال: ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ

مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

جواب: صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اس لیے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبہ میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا!

سوال: بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: بالکل غلط ہے یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا!

سوال: کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں معاف ہو جائیں؟

جواب: جب تک آدمی اپنے ہوش وحواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لیے جائز ہوتی ہے جو لوگ ہوش وحواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں خلاف شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لیے یہ بات جائز ہے وہ سب بددین ہیں ہرگز ولی نہیں ہو سکتے!

معجزہ اور کرامت کا بیان

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں تا کہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں!

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھائے ہیں چند مشہور معجزے یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گزر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے مادرزاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے مٹی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزر گیا لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کے مثل نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرہ معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی ان کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالم کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: معراج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے ہیں براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے اسی کو معراج کہتے ہیں!

سوال: شق القمر سے کیا مراد ہے؟

جواب: شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لیے پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال: معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو اور اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں!

سوال: کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

جواب: نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

سوال: بعض خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے انہیں کیا سمجھنا چاہیے؟

جواب: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور ان کی خلاف عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے۔

تعلیم الاسلام حصہ (۲) کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وضو کے باقی مسائل

سوال: بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ کی بات ہے بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے!

سوال: نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کی یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط یعنی "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (ترمذی) یعنی "نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے"

فرائض وضو کے باقی مسائل

سوال: دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

جواب: اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں، دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منہ پر ہی رہ گیا ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے منہ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا!

سوال: جن اعضاء کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

جواب: ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے!

سوال: کہاں سے کہاں تک منہ دھونا فرض ہے؟

جواب: پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا فرض ہے!

سوال: جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

سوال: اگر کسی شخص کے چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہو تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے!

سوال: مسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ہاتھ کو پانی سے تر کرکے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

سوال: سر پر مسح کرنے کے لیے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

جواب: نیا پانی لینا بہتر ہے لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو وہ بھی کافی ہے مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کرلیا تو پھر دوسری جگہ مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اسے تر کرلیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

سوال: اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑگئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیرلیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہوگیا یا نہیں؟

جواب: ادا ہوگیا!

سوال: وضو میں آنکھوں کا اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: آنکھوں کے اندر کا حصہ ناک کے اندر کا حصہ منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے!

سوال: وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں!

سوال: اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا

نہیں؟

جواب: ہاں جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصہ کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے!

سنن وضو کے باقی مسائل

سوال: اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا' یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضائے وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا!

سوال: وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لیے وضو کرتا ہوں بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے!

سوال: نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: زبان سے کہنا ضروری نہیں ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں!

سوال: وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

جواب: صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لیے وضو کرتا ہوں!

سوال: وضو میں بسم اللہ پوری پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پوری پڑھنا یا بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے!

سوال: مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہیے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی، مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہیے دھو کر مسواک کرے اور دھو کر رکھے اول داہنی طرف کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہیے تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہیے!

سوال: غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہیے داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہیے!

سوال: ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: داہنے ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے روزہ دار کو چاہیے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے سانس سے نہ کھینچے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنت مؤکدہ ہیں!

سوال: ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال کرنا درست ہے؟

جواب: ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال

کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے!

سوال: انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے!

سوال: تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب: دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گدی تک لے جاؤ اور پھر واپس لوٹاؤ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے!

سوال: کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: نہیں سر کے مسح کے لیے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہیے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہیے۔

مستحبات وضو کے باقی مسائل

سوال: دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے یا مستحب؟

جواب: بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے!

سوال: گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا

چاہیے، گلے پر مسح کرنا بدعت ہے!

سوال: وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب: وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا، نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا، اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا، انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا، دنیا کی باتیں نہ کرنا، زور سے اپنے منہ پر نہ مارنا، زیادہ پانی نہ بہانا، ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا، وضو کے بعد درود شریف پڑھنا، وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا، وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقض وضو کے باقی مسائل

سوال: ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے!

سوال: آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹا، کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں!

سوال: اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا کئی بار ایسا کیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا

کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا!

سوال: قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

جواب: قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال: بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے کپڑا لگنے سے دھبہ آ جاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے!

سوال: قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں!

سوال: جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی یا مچھر نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے، کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہہ

جاتا اور مچھر، پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

سوال: کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے سجدے میں سو گیا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال: کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: ہاں انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

سوال: کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا (۲) جاگتے میں ہنسے پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۳) جس نماز میں ہنسا وہ رکوع سجدے والی نماز ہو پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا!

غسل کے باقی مسائل

سوال: غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) سنت (۳) مستحب۔

سوال: غسل کے فرض کتنے ہیں؟

جواب: تین ہیں اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے حصے میں آئے گا!

سوال: غسل کے سنت کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: چار ہیں اور وہ چاروں یہ ہیں جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا، دونوں عیدوں کی نمازوں کے لیے غسل کرنا، حج کا احرام[1] باندھنے سے پہلے غسل کرنا، عرفات میں وقوف کرنے کے لیے غسل کرنا۔

سوال: غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: غسل مستحب بہت ہیں جن میں سے چند غسل یہ ہیں شعبان کے مہینے کی پندرھویں رات میں جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا، عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں، سورج گرہن چاند گرہن کی نماز کے لیے غسل کرنا، نماز استسقاء کے لیے غسل کرنا، مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا، میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا، کافر کو اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

سوال: اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگا لے یا بارش میں کھڑا ہو جائے

---

(۱) احرام حج اور عرفات اور وقوف اور عرفہ کے متعلق حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے

اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے!

سوال: غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں!

سوال: ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے!

سوال: غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

جواب: پانی زیادہ بہانا' ستر کھلے ہونے کی حالت میں کلام کرنا' یا قبلے کی طرف منہ کرنا' سنت کے خلاف غسل کرنا!

سوال: اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں!

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

سوال: مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

جواب: جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کے وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے

وقت تک مسح کرسکتا ہے اور مسافر ہے تو تیسرے دن ظہر تک مسح کرسکتا ہے!

سوال: مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

سوال: اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کرلینا مستحب ہے!

سوال: اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آگیا تو کیا کرے؟

جواب: موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!

سوال: اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!

سوال: اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اسے جمع کرکے دیکھو اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہوجائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین

انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کے مقدار سے کم ہو

تو مسح جائز ہے!

نجاست حقیقیہ اور اس کی طہارت کے باقی مسائل

سوال: چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے جوتی بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

جواب: زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہیں بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے!

سوال: اگر انہیں چیزوں میں پیشاب شراب یا اسی طرح کی کوئی اور نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

جواب: پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کردے دھو کر پاک ہوں گی یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے!

سوال: چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے، المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہوجائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

جواب: لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں زنگ نہ ہو اور چاندی سونے تانبے المونیم پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہوجاتی ہیں!

سوال: نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہو جاتا ہے
کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال
ہے ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک
ہو جائیں گی!

سوال: زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک
ہوگی؟

جواب: زمین جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو، مزہ) جاتا رہے تو
پاک ہو جاتی ہے!

سوال: مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ
جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

جواب: اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست
کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں!

سوال: جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جا سکتیں مثلاً تانبے کے برتن یا
بچھانے کے موٹے موٹے گدے تو ان کو پاک کرنے کے لیے کس طرح
دھویا جائے؟

جواب: ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے ان کے دھونے کا طریقہ یہ
ہے کہ ان کو ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری
بار دھو کر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو پاک
ہو جائیں گی مگر دھونے میں جس قدر ملنا ممکن ہو اس قدر ملنا ضروری ہے

تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے!

سوال: مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال و جواب میں لکھا گیا!

سوال: نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے!

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو باقی گھی پاک ہے اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے!

سوال: ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آجائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اس طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا۔

استنجے کے باقی مسائل

سوال: استنجے کی کون کون سی صورتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو مکروہ ہے!

سوال: پاخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا، کھڑے ہو کر پیشاب

کرنا، تالاب یا نہر یا کنوئیں کے اندر یا ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا، مسجد کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا، چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا، پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا، نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پیشاب کرنا، آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا، وضو یا غسل کی جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا یہ تمام باتیں مکروہ ہیں!

پانی کے باقی مسائل

سوال: دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے لیکن بہتر نہیں!

سوال: وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گریں تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو) وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے مستعمل پانی غیر مستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے!

سوال: اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو

جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے!

سوال: اگر تالاب یا حوض شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہاں وہ جاری پانی کے حکم میں ہے!

سوال: اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حوض دس[1] گز لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی ایک دو طرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو اس کی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں۔

(1) گز سے شرعی گز مراد ہے جو نیری گز سے تقریباً آدھا ہوتا ہے

کنوئیں کے باقی مسائل

سوال: اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

سوال: اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لیے اترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اور اترنے سے پہلے نہیں نہایا اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے!

سوال: اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

جواب: جبکہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اسی (۸۰) انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو!

یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے مسائل پر اضافہ تھا۔

اب ان سے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں۔

تیمم کا بیان

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں!

سوال: تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے!

سوال: پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہو گی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

سوال: بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب: جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے!

سوال: پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب: جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے!

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے!

سوال: تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: تین فرض ہیں اول نیت کرنا، دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا، تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

سوال: تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب: اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دو، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی

سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے!

سوال: وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے؟ یا صرف وضو کا؟

جواب: دونوں کا تیمم جائز ہے!

سوال: کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے!

سوال: کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جو اور تمام غلے، کپڑا، راکھ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان پر تیمم ناجائز ہے!

سوال: پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے ان پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے

پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

سوال: جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

سوال: اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں!

سوال: نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے!

سوال: اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو گئی اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ہاں غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے

رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

سوال: ایک وقت کی نماز کے لیے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو اسی طرح فرض نماز کے لیے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

سوال: تیمم کی مدت کیا ہے؟

جواب: جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے اگر اسی حال میں کئی سال گزر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں جیسے کرتا' پاجامہ' ٹوپی' عمامہ' اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لیے شرط ہے پس اگر نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی!

سوال: اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو

الگ کر دیا دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے پس اس صورت میں نماز نہ ہوگا کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال: جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

سوال: جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

سوال: اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں

جھیں کپڑے کی بلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

سوال: ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جبکہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

سوال: اگر نماز کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اور اس کی بو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

سوال: ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں!

سوال: اگر ستر کا کوئی حصہ بلاقصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان ربی العظیم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی!

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اجالے میں نماز نہ ہوگی!

سوال: اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

سوال: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے!

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

سوال: نماز کے لیے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کو ادا کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

سوال: نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

جواب: دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے!

سوال: فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

جواب: فرض اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں

کوئی شبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے، سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابۂ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو، نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو ان کے کرنے میں ثواب اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں!

سوال: فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں فرض عین اور فرض کفایہ، فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

سوال: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ، سنت مؤکدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لیے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت

گناہ ہے اور سنت غیر مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضور ؐ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو، ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں ان سنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں!

سوال: حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب حرام اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو۔ اور اس کا منکر کافر ہو اور مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے!

سوال: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو!

سوال: نماز فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب: سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف سے آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے اٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے، اسے صبح کاذب کہتے ہیں تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے اس کے

بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبح صادق کہتے ہیں اسی صبح صادق کے نکلنے سے پہلے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرہ سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

سوال: فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: جب اجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جاسکتی ہو ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

سوال: نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

سوال: ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا خیال رکھنا کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

سوال: نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب: جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیے!

سوال: نماز مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب: جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

سوال: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب غروب ہونے کے پچھم کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفق احمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفق ابیض کہتے ہیں پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے اس شفق ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

سوال: مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: اول وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

سوال: نماز عشاء کا وقت کیا ہے؟

جواب: سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح

صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

سوال: عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے!

سوال: نماز وتر کا وقت بتاؤ؟

جواب: نماز وتر کا وقت وہی ہے جو نماز عشاء کا ہے لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

سوال: وتر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ آخر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لیے آخر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبال قبلہ) کا بیان

سوال: استقبال قبلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبال قبلہ کہتے ہیں!

سوال: استقبال قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب نماز پڑھتے وقت ضرورت ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو!

سوال: مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے خانہ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے خانہ کعبہ کو "کعبۃ اللہ" "بیت اللہ"

'بیت الحرام' بھی کہتے ہیں!

سوال: قبلہ کس طرف ہے؟

جواب: ہندوستان' برما' بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!

سوال: اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال: نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

سوال: نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب: نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے!

سوال: نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال: نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: نماز نفل کی نیت اتنی ہی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں نماز سنت اور تراویح کے لیے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے!

اذان کا بیان

سوال: اذان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لیے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اول میں لکھے جا چکے ہیں)!

سوال: اذان فرض ہے یا سنت؟

جواب: اذان سنت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لیے اس کی تاکید بہت ہے!

سوال: اذان کن نمازوں کے لیے مسنون ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان مسنون ہے ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لیے اذان مسنون نہیں!

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

جواب: ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیے اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے!

سوال: اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان میں سات باتیں مستحب ہیں، قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا، اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا، اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا، اونچی جگہ پر اذان کہنا، بلند آواز سے اذان کہنا، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا، فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہنا!

سوال: اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں مگر حی علی الفلاح کے بعد اقامت میں قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال: اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت بھی فرض نمازوں کے لیے سنت ہے، فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لیے مسنون نہیں!

سوال: کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنت ہیں؟

جواب: نہیں بلکہ صرف مردوں کے لیے سنت ہے!

سوال: بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اذان بے وضو کہنا جائز ہے مگر اس کی عادت کر لینا برا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

سوال: اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال: مسافر حالت سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: ہاں حالت سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہئیں لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

سوال: اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

سوال: اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیے؟

جواب: مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے!

سوال: اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے ہیں جو مؤذن یا مکبّر کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا

بِاللّٰہِ کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیے!

سوال: اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اذان کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

نماز کے ارکان کا بیان

سوال: ارکان نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: ارکان نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں، ارکان رکن کی جمع ہے، رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں!

سوال: نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ چیزیں فرض ہیں، اول تکبیر تحریمہ کہنا، دوسرے قیام (کھڑا ہونا) تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا، پانچویں دونوں سجدے چھٹے قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا، مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں!

سوال: تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلے سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب: چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے

نماز شروع ہوتی ہے اس لیے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا

مناسب معلوم ہوا۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

سوال: تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع

ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس

لیے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

سوال: فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ

ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے!

نماز کے پہلے رکن یعنی قیام کا بیان

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا

ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے!

سوال: قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب: فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض

قرأت پڑھی جا سکے!

سوال: اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے!

سوال: نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب: نفل نماز میں قیام فرض نہیں بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے!

نماز کے دوسرے رکن قرأت کا بیان

سوال: قرأت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں!

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی یا ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے!

سوال: کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!

سوال: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا

فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے ورنہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا!

سوال: قرآن مجید کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیے؟

جواب: امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!

سوال: کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیے؟

جواب: نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قرأت آہستہ کرنی چاہیے!

سوال: زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

جواب: زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!

سوال: جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں!

سوال: جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں سری نماز کہتے ہیں کیونکہ سر کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں!

سوال: اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

سوال: رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

سوال: رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

سوال: اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

جواب: سر سے اشارہ کرلے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا!

سوال: سجدے سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

سوال: اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہو گا!

سوال: ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب: دونوں سجدے فرض ہیں!

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب: سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لیے کافی ہے!

سوال: پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب: اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

سوال: عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے!

نماز کے پانچویں رکن (قعدۂ اخیرہ) کا بیان

سوال: قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: التحیات کے آخری الفاظ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: قعدۂ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے!

جواب: تمام نمازوں میں فرض ہے خواہ فرض ہو یا واجب' سنت ہوں یا نفل قعدۂ اخیرہ فرض ہے!

واجبات نماز کا بیان

سوال: واجبات نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجبات نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے

نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے!

سوال: واجبات نماز کتنے ہیں؟

جواب: واجبات نماز چودہ ہیں:

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتوں کا بیان

سوال: نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض ہے اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنت کہتے ہیں ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال: نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: نماز میں اکیس سنتیں ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کو تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اعوذ باللہ الخ پڑھنا (۸) بسم اللہ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور

سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو ربنا لک الحمد کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

جواب: نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدہ میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدث اکبر اور حدث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں اس وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو، پھر تعوذ، پھر تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو جب سورہ فاتحہ ختم کرلو تو آہستہ سے آمین کہو، پھر کوئی سورہ یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو تعوذ اور تسمیہ سورہ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو) قرأت صاف صاف اور صحیح پڑھو جلدی نہ کرو، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو پیٹھ کو ایسا سیدھا کرلو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو، ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں، پھر رکوع کی

تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان سے مقابل رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو) پھر اسی قاعدے سے رکوع قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کرو دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو لَا اِلٰهَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو، تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو، اس کے بعد دعا پڑھو پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف

سلام پھیرو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدہ سے اور واجب یا سنت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کرکے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ پڑھو۔ اور یہ دعا بھی مسنون ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

تعلیم الاسلام کا تیسرا حصہ تمام ہوا

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

حصہ چہارم

مؤلفہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین تعلیم الاسلام چوتھا حصہ (۴)

تعلیم الاسلام حصہ (۴) کا پہلا شعبہ
تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: لفظ اللہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اللہ اس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفات کمالیہ اس میں موجود ہیں!

سوال: واجب الوجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو! جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا نہ اس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا، اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہو اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں!

سوال: صفات کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمال ذاتی کے لیے جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لیے ثابت ہیں انہیں صفتوں کو صفات

کمالیہ کہتے ہیں!

سوال: جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

سوال: خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

سوال: جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان وزمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

جواب: خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالم کے بنانے اور آسمان وزمین پیدا کرنے کے لیے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں دوسرے کسی یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

سوال: خدا تعالیٰ کی صفات کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب: وحدت قدم یا وجوب وجود حیات قدرت علم ارادہ سمع بصر کلام خلق تکوین وغیرہا!

سوال: صفت وحدت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وحدت کے معنی ایک ہونا، یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنی خدا کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

سوال: صفت قِدَم اور وجوب وجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدم کے معنی قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنی واجب الوجود ہونا، واجب الوجود کے معنی تم شروع میں پڑھ چکے ہو!

سوال: اَزَلی اَبَدی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے اَزَلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اسے اَبَدی کہتے ہیں پس خدا تعالیٰ اَزَلی بھی ہے اور اَبَدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں۔

سوال: حیٰوۃ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حیٰوۃ کے معنی زندگی کے ہیں یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے زندگی کی صفت اس کے لیے ثابت ہے!

سوال: صفت قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدرت کے معنی طاقت کے ہیں یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے!

سوال: صفت علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں، ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے، اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے، انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں، علم غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے!

سوال: ارادہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ارادہ کے معنی اپنے اختیار سے کام کرنا، یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں، عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے!

سوال: صفت سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سی چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور اندھیرے اجالے کا کوئی فرق نہیں!

سوال: صفت کلام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کلام کے معنی "بولنا" "بات کرنا" ہیں خدا تعالیٰ کے لیے یہ صفت بھی ثابت ہے لیکن اس کے لیے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

سوال: اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب: مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لیے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

سوال: صفت تخلیق اور تکوین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تخلیق کے معنی پیدا کرنا اور تکوین کے معنی وجود میں لانا خدا تعالیٰ کے لیے یہ صفت بھی ثابت ہے وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکَوِّنْ (وجود میں لانے والا) ہے!

سوال: ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے مارنا' زندہ کرنا' رزق دینا' عزت دینا' ذلت دینا وغیرہ اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی ابدی اور قدیم ہیں ان میں کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تئیس برس میں اترا اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ ع ۲۳) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینے میں اترا۔ اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے اس (قرآن مجید) کو شب قدر میں اتارا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اترا، یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہیں ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: تینوں باتیں صحیح ہیں، بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں، اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ

سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا۔ پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شب قدر تھی) لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہو گیا اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمان دنیا سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس سال میں نازل ہوا پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب: مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے اس غار حرا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا!

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

جواب: حضور اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورۂ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "پڑھ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اسی طرح تین بار ہوا پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

عَلَّقٍ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ٥ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ٥ (علق) اوران سے سن کر حضور نے بھی پڑھ لیں بس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں!

سوال: اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورہ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

جواب: نہیں، موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے!

سوال: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

جواب: سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی اور حضور کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے!

سوال: قرآن مجید کو اترے ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟

جواب: اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں، ہم چند آسان دلیلیں بیان کیے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل: قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضور کے زمانہ سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا، جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے اس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی!

سوال: متواتر اور تواتر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو، اس بات کو متواتر کہتے ہیں اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں۔

پس قرآن مجید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہونگے۔

دوسری دلیل: حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے' جوان' بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے!

تیسری دلیل: خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ (حجر ع ۱)

یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہٖ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا پس وہ آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا!

چوتھی دلیل: قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا، کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا' نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکے گا، پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا!

رسالت

سوال: قرآن مجید میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ○ (فاطر ع ۳) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) یعنی ہر قوم کے لیے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب: ہاں ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لیے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لیے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں۔

سوال: کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب: نہیں کہہ سکتے، کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا اس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا، اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے

نزدیک مجرم ہو گے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گزشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو!

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور ان کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے!

سوال: حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا عقیدے رکھے جائیں؟

جواب: آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں، آپ گناہوں سے معصوم ہیں، آپ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا آپ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی، آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے، آپ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے، آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے، آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا جن کی آپ نے اپنی امت کو خبر کر دی، آپ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے، کیونکہ عالم الغیب

ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا، ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے۔ آپ انسانوں اور جنات سب کے لیے رسول ہیں۔
آپ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے، اسی وجہ سے حضور کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا، آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے آپ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے، لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے!

سوال: معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا، تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں!

سوال: حضور ﷺ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

جواب: حضور ﷺ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے اس لیے آپ کی معراج جسمانی تھی ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور ﷺ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں

کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔
ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک
معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں!

سوال: شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت سفارش کو کہتے ہیں قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا
تعالیٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت
کے ادب سے حضور ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے جب
اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔
حضور ﷺ کے علاوہ اور انبیاء اور اولیاء شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں
گے لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوال: کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لیے شفاعت ہوگی؟

جواب: سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لیئے شفاعت
ہو سکتی ہے کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ
صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں!

ایمان اور اعمال صالحہ کا بیان

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور
آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو سچا سمجھے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے!

سوال: اعمال صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعمال صالحہ کے معنی ہیں "نیک کام" جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمال صالحہ کہلاتے ہیں!

سوال: کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب: ہاں ایمان کامل میں اعمال صالحہ داخل ہیں، اعمال صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے!

سوال: عبادت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں جو بندگی کرے اسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اسے معبود کہتے ہیں، ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اسی کے بندے ہیں، اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اس لیے ہمارے ذمہ عبادت کرنا فرض ہے!

سوال: خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

جواب: آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے انہیں دونوں کو مکلف کہتے ہیں فرشتے اور دنیا کے باقی جان دار عبادت کے مکلف نہیں ہیں!

سوال: جن کون ہیں؟

جواب: جن بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ان کی اولاد بھی ہوتی ہے!

سوال: عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں، جیسے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، قربانی کرنا، اعتکاف کرنا، مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا، بری باتوں سے روکنا، ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا، مسجد بنانا، مدرسہ جاری کرنا، علم دین پڑھنا، علم دین پڑھانا، علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا، خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا، غریبوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، پیاسوں کو پانی پلانا اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمال صالحہ کہتے ہیں!

معصیت اور گناہ کا بیان

سوال: معصیت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: معصیت کے معنی نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا، جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بری بات ہے خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب

گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا!

کفر اور شرک کا بیان

سوال: کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے مثلاً کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے!

سوال: خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوتے ہیں۔

سوال: صفات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لیے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی!

سوال: شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بہت سی قسمیں ہیں یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کیے دیتے ہیں:

(۱) شرک فی القدرت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں، یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لیے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں، یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، سب شرک ہے!

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے

پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اسی طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروا نہ کرے، یہ بھی شرک ہے!

(۵) شرک فی العبادت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لیے رکوع کرنا، یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا یہ سب شرک فی العبادۃ ہے!

سوال: ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی ملاوٹ ہے، ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے وہ کام یہ ہیں، نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کو ماننا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے تعزیہ بنانا، علم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزرانا، خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی دہائی دینا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا، یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

سوال: کفر اور شرک کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟

جواب: کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے!

بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بری چیز ہے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال: بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں چند بدعتیں یہ ہیں: پختہ قبریں بنانا' قبروں پر گنبد بنانا' دھوم دھام سے عرس کرنا' قبروں پر چراغ جلانا' قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا' میت کے مکان پر کھانے کے لیے جمع ہونا' شادی میں سہرا باندھنا' بدھی پہنانا اور ہر جائز یا مستحب کام میں اپنی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

سوال: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا قسم گناہ کی ہیں؟

جواب: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا' نماز نہ پڑھنا' روزہ نہ رکھنا' زکوٰۃ نہ دینا' باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا' شراب پینا' چوری کرنا' زنا کرنا' غیبت کرنا' جھوٹی گواہی دینا' کسی کو ناحق مارنا' ستانا' چغلی کھانا' دھوکا دینا' ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا' اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا' امانت میں

خیانت کرنا' لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا' جوا کھیلنا' گالی دینا' ناچ دیکھنا' سود لینا اور دینا' ڈاڑھی منڈانا' ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا' فضول خرچی کرنا' کھیل تماشوں ناٹکوں تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے!

سوال: گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے' توبہ اسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصل توبہ نہیں ہے!

سوال: کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

جواب: جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا ان میں تعلق نہیں ہے صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے ایسے تمام گناہ توبہ سے

معاف ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا' ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کر دیا اس سے معاف کراؤ اس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو جب معافی کی امید ہو سکتی ہے!

سوال: توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

جواب: جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آ جائیں اور حلق میں دم آ جائے' اس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے!

سوال: اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کیے مر جائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گناہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے!

سوال: میت کو دنیا کے عزیز قریبی رشتہ دار دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں' خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں' کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب

خدا کی طرف سے انہیں ملے گا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا رہتا ہے!

ثواب پہنچانے کے لیے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہئے بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دے کر اس کا ثواب بخش دینا چاہیے، رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لیے بڑی بڑی دھوم کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض ادھار لے کر رسم پوری کرنا بہت برا ہے۔

ختم شد

تعلیم الاسلام حصہ (۴) کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرأت کے چند احکام کا بیان

سوال: اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

جواب: واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

سوال: اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا میں امام کو جہر سے پڑھنا چاہیے اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے!

سوال: فرض نمازوں میں کتنی قرأت مسنون ہے؟

جواب: حالت سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرأت کی خاص مقدار مسنون ہے!

سوال: حالت اقامت کی قرأت مسنونہ کیا ہے؟

جواب: حالت اقامت میں نماز فجر اور نماز ظہر میں طوال مفصل پڑھنا اور نماز عصر اور نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھنا اور نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے۔

سوال: طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طوال مفصل کہتے ہیں۔

اور سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک کی سورتوں کو اوساط مفصل کہتے ہیں

اور سورۂ اذا زلزلت سے الناس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصار مفصل کہتے ہیں!

سوال: یہ قرأت مسنونہ امام کیلئے ہے یا منفرد کے لیے؟

جواب: امام اور منفرد دونوں کے لیے یہ قرأت مسنون ہے!

سوال: اگر حالت اقامت میں کسی ضرورت سے قرأت مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے!

سوال: کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟

جواب: کسی نماز کے لیے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں شریعت نے آسانی کے لیے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے!

سوال: فجر کی سنتوں میں قرأت مسنونہ کیا ہے؟

جواب: اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

سوال: نماز وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ
یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

جماعت اور امامت کا بیان

سوال: امامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: امامت کے معنی سردار ہونا' نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو
اور سب مقتدی اس کی تابعداری کریں اسے امام کہتے ہیں!

سوال: جماعت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب
مقتدی ہوتے ہیں!

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جماعت سنت مؤکدہ ہے اس کی بہت تاکید ہے بعض علما تو اسے فرض اور
واجب بھی کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں!

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب: ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا' پانچوں وقت مسلمانوں کا
آپس میں ملنا' اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا'
دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا' نماز میں دل لگنا'
جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا
بھی قبول ہو جانا' ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی
ہونا، حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا' ایک خاص عبادت

یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں!

سوال: کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب: عورتیں' نابالغ بچے' بیمار' بیمار کی خدمت کرنے والے' لولے' لنگڑے' اپاہج' کٹے ہوئے پاؤں والے' بہت بوڑھے' اندھے' ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں!

سوال: وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

جواب: سخت بارش' راستہ میں زیادہ کیچڑ' سخت جاڑا' رات میں آندھی' سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آ جانا' پاخانہ پیشاب کی حاجت ہونا' کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آ جانا' ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

سوال: کن نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ یا واجب ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے۔

سوال: کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم دو آدمی جماعت کے لیے کافی ہیں، ایک مقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے!

سوال: جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں، درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بچوں کو پیچھے کھڑا کریں بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہیے!

سوال: اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی مقتدیوں کو بھی اپنی نماز دہرانا ضروری ہوگا۔

سوال: امامت کا مستحق کون شخص ہے؟

جواب: اول عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اس کے اعمال بھی اچھے ہوں، اس کے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو، اس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو، اس کے بعد جو زیادہ عمر والا ہو، اس کے بعد جو خوش خلق اور شرافت ذاتی رکھتا ہو، اس کے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحب وقار ہو، اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو!

سوال: اگر مسجد کا امام معین ہو اور جماعت کے وقت اس سے افضل کوئی شخص آ جائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

جواب: امام معین اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے اگرچہ یہ اجنبی شخص امام معین سے زیادہ افضل ہو!

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

جواب: بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے!

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولد الزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

جواب: دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔ اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی، اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی اسی طرح ایک فرض مثلاً ظہر پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی!

سوال: نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں، ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے!

مفسدات نماز کا بیان

سوال: مفسدات نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسدات نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی

ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے!

سوال: مفسدات نماز کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا (۴) کسی بری خبر پر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمدللہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہات نماز کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر اُدھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو

(۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نماز وتر کا بیان

سوال: نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

جواب: نماز وتر واجب ہے اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال: نماز وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات

پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور
التحیات درود شریف دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں!

سوال: وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب: اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے!

سوال: دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟

جواب: امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے!

سوال: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینی چاہیے!

سوال: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے!

سنّت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعتیں نماز فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں ایک سلام سے نماز ظہر اور نماز جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں ایک سلام سے نماز جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے

فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں
اور رمضان شریف میں نماز تراویح میں بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں!

سوال: کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنت مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نماز چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں' نماز وتر کے بعد دو رکعتیں نماز تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ، نماز توبہ، نماز حاجت وغیرہا یہ تمام نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں!

سوال: سنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

جواب: تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نماز تراویح، تحیۃ المسجد، سورج گرہن کی نماز وغیرہ۔

سوال: نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے، عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔ اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند

ہونے تک! اور ٹھیک دوپہر کے وقت! اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے! اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے!

سوال: آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب آفتاب سرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا!

نماز تراویح کا بیان

سوال: نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے۔

سوال: نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک ہے نماز وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہیے ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرلے تو جائز ہے۔

سوال: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں ان کی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟
جواب: بیس (۲۰) رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے!
سوال: جتنی دیر آرام لینے کے لیے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟
جواب: اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نماز نفل پڑھ لیں!
سوال: نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟
جواب: پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے!
سوال: نماز تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔
سوال: بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں؟
جواب: مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہونا چاہیے!
سوال: اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: جائز ہے!

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: ادا اسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کیا جائے!

مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی!

سوال: قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے!

سوال: کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ کو اس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے اس کے بعد سنت کا! ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں!

سوال: فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیے؟

جواب: جس وقت یاد آ جائے یا جاگے فوراً پڑھ لے، دیر کرنا گناہ ہے ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے!

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

سوال: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں اسی طرح نماز قضا کرے اس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیے۔

سوال: قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھ لے تو بھی مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

سوال: وہ سنتیں کون سی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے؟

جواب: فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے!

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے!

سوال: ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے!

مُدرِک مسبُوق لاحق کا بیان

سوال: مدرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو، یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو آخر تک ساتھ رہا ہو اسے مدرک کہتے ہیں!

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق اس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں!

سوال: لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں!

سوال: مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے، جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے نماز ابھی شروع کی ہے مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پھر کوئی اور سورت ملاؤ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیر دو یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیر دو اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اس طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو، پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیر دو اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیر دو غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہیے خواہ کسی وقت کی نماز ہو!

سوال: اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب: لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے!

سوال: اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کرلے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے!

سوال: لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قرأت نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرلے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرلے اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے، اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدۂ سہو نہیں آتا!

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں، بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آ جاتا ہے بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں!

سوال: سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے!

سوال: اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب: بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے تشہد اور درود اور دعا پڑھے اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے اس لیے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں!

سوال: سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب: تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے؟

سوال: اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!

سوال: اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک روایت کے موافق جائز ہے مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دُہرا لے!

سوال: سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا

کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لیے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!

سوال: یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے!

سوال: اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب: صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے!

سوال: قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورہ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) اخیر تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے! بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر بھولے سے تعدیل ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو واجب ہوگا!

سوال: اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی!

سوال: اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۶) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: مقتدی کے ذمہ اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا!

سوال: مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا اس پر واجب ہے!

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھتے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا

ہے، اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں!

سوال: وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں چودہ (۱۴) مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں!

سوال: اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اس وقت سجدہ کرلے لیکن اگر اس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدہ میں گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا!

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھانکنا، قبلے کی طرف منہ کرنا، سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا!

سوال: سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے انہیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے!

سوال: اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے!

سوال: اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے، اتنے سجدے واجب ہونگے۔

سوال: اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے!

سوال: اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے!

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: بیمار کے لیے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے، رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر

کو زیادہ جھکائے!

سوال: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

سوال: اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیے گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے ان دونوں صورتوں میں سے دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

سوال: اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں، ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمے لازم ہوگی!

مُسافر کی نماز کا بیان

سوال: کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

جواب: شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے!

سوال: درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب: درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے لیکن آسانی کے لیے اڑتالیس (۴۸) میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے!

سوال: اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسافر ہوگا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے!

سوال: مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا!

سوال: چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قصر کہتے ہیں!

سوال: مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب: جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اس وقت سے قصر کرنے لگے!

سوال: مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب: جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے!

سوال: اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کر لی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کر لی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گزر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گزر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں!

سوال: اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔ لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض ادا نہ ہو گی چاروں نفل ہو جائیں گے فرض پھر دوبارہ پڑھے!

سوال: اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں!

سوال: اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں!

سوال: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کر دی گئی ہے!

سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز آزاد، بالغ، سمجھدار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں، اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں!

سوال: اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہاں درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے ساقط ہو جائیگی۔

سوال: نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں اول شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا! اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اس کے ساتھ متعلق ہوں مثلاً شہر کے مردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں! دوسری شرط ظہر کا وقت ہونا! تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا! چوتھی شرط جماعت اور پانچویں شرط اذنِ عام ہے یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال: خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے جب

دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں!

سوال: خطبہ کی اذان نماز کس جگہ ہونی چاہیے؟

جواب: خطیب کے سامنے ہونی چاہیے، چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے۔

سوال: خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے البتہ ثواب میں نقصان آ جاتا ہے!

سوال: خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب: باتیں کرنا، نماز سنت یا نفل شروع کرنا، کھانا، پینا، کسی بات کا جواب دینا، قرآن مجید وغیرہ پڑھنا غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں وہ سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادہ سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں!

سوال: نماز جمعہ کے لیے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

سوال: اذن عام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اذن کے معنی اجازت کے ہیں اذن عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو جو چاہے آ کر نماز میں شریک ہو سکے ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آ سکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی

اجازت نہ ہو!

سوال: جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: دو رکعتیں ہیں چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک رکعت یا آخر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پورے کرلے!

نماز عیدین کا بیان

سوال: عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب: غسل اور مسواک کرنا' اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا' خوشبو لگانا' اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا' اور صدقہ فطر ادا کر کے جانا' اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا اور عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا' پیدل جانا' ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا' عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا!

سوال: عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے!

سوال: عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب: دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے

اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے!

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان اور تکبیر نہیں پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں پھر امام تعوذ تسمیہ سورۂ فاتحہ، سورت پڑھ کر رکوع کرے دوسری رکعت کے لیے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔ پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

سوال: عیدالاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب: راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا تکبیرات تشریق واجب ہونا۔

سوال: تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہی جاتی ہیں انہیں تکبیرات تشریق کہتے ہیں!

سوال: ایام تشریق کون کون سے ہیں؟

جواب: ایام تشریق تین دن کا نام ہے ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں!

سوال: تکبیرات تشریق کب سے کب تک واجب ہیں!

جواب: یوم عرفہ یوم نحر اور تین دن ایام تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔ یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یوم نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے، فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہیے البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

سوال: تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

جواب: تکبیر تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے!

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: میت کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے!

سوال: جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: اوّل میت کا مسلمان ہونا' دوسرے میت کا پاک ہونا' تیسرے اس کے کفن کا پاک ہونا' چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا' پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا!

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والوں کے لیے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو!

سوال: نماز جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب: اوّل نماز کے لیے صف باندھ کر کھڑے ہو، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازے کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کے لیے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں، ثنا میں تَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے

پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔	اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا	اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لیے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں گے لیکن تین جگہ اتنا فرق کرلیں گے کہ تینوں جگہ بجائے وَّاجْعَلْهُ کے وَّاجْعَلْهَا اور

بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً پڑھیں پھر صرف لفظوں کا فرق ہے معنی وہی رہیں گے۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال: نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

جواب: نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں آواز سے پڑھنا مکروہ ہے میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کرے اور دل میں میت کے لیے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے!

روزہ کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں!

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی آٹھ قسمیں ہیں!

(۱) فرض معین (۲) فرض غیر معین (۳) واجب معین (۴) واجب غیر معین (۵) سنت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام۔

سوال: فرض معین کون سے روزے ہیں؟

جواب: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض معین ہیں!

سوال: فرض غیر معین کون سے روزے ہیں؟

جواب: اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرض غیر معین ہیں۔

سوال: واجب معین کون سے روزے ہیں؟

جواب: نذر معین یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اس دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہوجاتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہوگیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا!

سوال: واجب غیر معین کون سے روزے ہیں؟

جواب: کفاروں کے روزے اور نذر غیر معین کے روزے واجب غیر معین ہیں مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اول نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے سنت ہیں؟

جواب: روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے)

اور عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے!

سوال: مستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب: فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے' ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ' جمعہ کے دن کا روزہ' پیر کے دن کا روزہ' جمعرات کے دن کا روزہ!

سوال: مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب: صرف سنیچر کے دن کا روزہ' صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ' نوروز کے دن کا روزہ' عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

سوال: کون سے روزے حرام ہیں؟

جواب: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال: رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سے فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں مثلاً حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے رمضان

شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں گے، دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے، تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا، اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: ہر مسلمان عاقل بالغ مرد وعورت پر فرض ہیں ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لیے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو نماز کا اسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہوجائے تو اسے نماز کے لیے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہیے اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہوجائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں۔

سوال: وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہوجاتا ہے؟

جواب: (۱) سفر یعنی مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بڑھا ہونا (۴) حاملہ ہونا جبکہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان

پہنچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو (۶) روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کر جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے (۷) حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں!

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

سوال: رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیے اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کر لو اور نہیں تو اب کھاؤ پیو لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہو گا تو رمضان کا روزہ نہیں تو نفل ہو جائے گا مکروہ ہے!

سوال: رمضان شریف کے چاند کے لیے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند

کے لیے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

سوال: عید کے چاند کے لیے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لیے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے!

سوال: اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

جواب: اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لیے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

سوال: اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے مثلاً برما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی، ہاں شرط یہ ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں!

سوال: اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا، نہ روزے رکھے گئے تو اس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں اس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے!

نیت کا بیان

سوال: کیا روزے کے لیے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں روزے کے لیے نیت کرنا شرط ہے اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہے لیکن روزہ کی نیت نہیں کی تو روزہ نہ ہوگا!

سوال: نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے، دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کر لینی ضروری ہے!
اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذر غیر معین کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے!

سوال: نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص ان روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کر لے کہ روزہ

رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے بہر صورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذر معین کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذر غیر معین اور کفاروں اور قضائے رمضان کی نیت میں خاص ان روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے!

سوال: نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں!

روزے کے مستحبات کا بیان

سوال: روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے (۵) غیبت جھوٹ گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا!

سوال: سحری کسے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے؟

جواب: سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں!

روزے کے مکروہات کا بیان

سوال: روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) نشیجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک موخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب: (۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا اگرچہ تازی جڑی یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا (۸) تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھواں یا گرد وغبار حلق سے اتر جانا ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے!

روزے کے مفسدات کا بیان

سوال: مفسدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

سوال: جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لی (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھاپی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

سوال: کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھاپی لی (۲) قصداً صحبت کر

لی (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں!

سوال: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہے اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون درست ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

سوال: رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا!

روزے کی قضا کا بیان

سوال: روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: (۱) بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

سوال: قضا کب رکھنی چاہیے؟

جواب: جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے بلا وجہ دیر کرنا بری بات ہے!

سوال: قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب: چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کر کے دونوں طرح جائز ہیں!

سوال: اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا رکھے!

سوال: نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

سوال: اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزہ کا فدیہ دینا جائز ہے!

سوال: روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی غلہ مثلاً چاول باجرا جوار وغیرہ اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں

پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کیے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے!

سوال: ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے، اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، یعنی اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اتریں گے ہاں وارث فدیہ دیں تو جائز ہے!

کفارے کا بیان

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال: ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے لیکن اگر

اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفارہ میں شمار نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

سوال: اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک ہی کفارہ واجب ہوگا!

اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھہرا رہے!

سوال: صرف مسجد میں ٹھہرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

جواب: جب کہ انسان اپنا سیر تماشا' چلنا پھرنا' کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

سوال: عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب: اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر

وقت رہا کرے، پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لیے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنا لے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے!

سوال: اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

جواب: اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے، اس لئے اعتکاف میں معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں واجب، سنت مؤکدہ، مستحب۔

سوال: اعتکاف واجب کونسا ہے؟

جواب: نذر کا اعتکاف واجب ہے مثلاً کسی نے منت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا!

سوال: سنت مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمے سے ادا ہو جاتا ہے!

سوال: مستحب کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے!

سوال: اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: مسلمان ہونا، حدث اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، مسجد جماعت میں اعتکاف کرنا، یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لیے شرط ہیں اور اعتکاف واجب کے لیے روزہ بھی شرط ہے!

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب: نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھتے رہنا، علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا!

اوقات اعتکاف کا بیان

سوال: کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب: اعتکاف واجب کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنت مؤکدہ ہے اس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکاف نفل کے لیے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں ان کا بیان

سوال: معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب: پاخانہ پیشاب کے لیے نکلنا، غسل فرض کے لیے نکلنا، جمعہ کی نماز کے لیے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے اذان کہنے کے لیے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال: پاخانہ پیشاب کے لیے کتنی دور جانا جائز ہے؟

جواب: اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دور ہو جائز ہے، ہاں اگر اس کے دو مکان ہیں ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے!

سوال: نماز جنازہ کے لیے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ

کے لیے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

سوال: اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا پینا سونا کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے!

مکروہات ومفسدات اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا سامان مسجد میں لا کر بیچنا یا خریدنا لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا حالت اعتکاف میں صحبت کرنا کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا جیسے پاخانے کے لیے گیا اور پاخانے سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے!

سوال: اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں!

نذر یعنی منت ماننے کا بیان

سوال: منت ماننا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور منت مان کر اس کا پورا کرنا واجب ہے!

سوال: کیا ہر منت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: جو منت خلاف شرع بات کی نہ ہو اور اس کی شرطیں پائی جائیں اس کا

پورا کرنا واجب ہے اور جو منت کہ خلاف شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا ناجائز ہے!

سوال: منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا، یا روزہ رکھوں گا، یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا، یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا اور جس چیز کی منت مانی ہو وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دکان کا مال خیرات کردوں گا یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے!

سوال: کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں!

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے اس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنے شرطیں ہیں؟

جواب: مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ ہونا، مالک نصاب ہونا نصاب، کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا اور مال ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا، زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں!

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں زکوٰۃ فرض نہیں!

مال زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: چاندی سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

سوال: چاندی سونے سے ان کے سکے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب: چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں روپے زیور برتن گوٹہ ٹھپہ وغیرہ!

سوال: جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: جواہرات اگر تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لیے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لیے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال: سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ فرض ہے!

سوال: اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے، دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال: اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال: مال تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لیے ہو وہ مال تجارت ہے خواہ کسی قسم کا مال ہو جیسے غلہ کپڑا، لحاف، جوتیاں بساط خانہ کا اسباب وغیرہ!

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن مالوں میں زکوۃ فرض ہے شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوۃ فرض ہوتی ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں!

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب باون (۵۲) تولے ۲ دو ماشے بھر وزن کی چاندی ہے (تولہ سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال: باون (۵۲) تولے دو ماشے چاندی کی زکوۃ کتنی ہوئی؟

جواب: زکوۃ میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہوتا ہے پس باون (۵۲) تولے دو ماشے کی زکوۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی!

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے اس کی زکوۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دیدو اور اسے مالک بنادو کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہاں اگر مال زکوٰۃ سے فقیروں کے لیے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہیے؟

جواب: جب بقدر نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے دیر لگانا اچھا نہیں!

سوال: سال گذرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بقدر نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے!

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لیے علیحدہ کرتا ہوں اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

سوال: جس کو زکوٰۃ دی جائے اسے یہ بتا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی!

سوال: اگر سال گزرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمے سے ساقط ہو گئی!

سوال: سال گزرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی!

سوال: اگر سال گزر جانے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

سوال: اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی ہی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

جواب: وزن کا اعتبار ہے مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گزرنے کے بعد اسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہیے اب اسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

سوال: چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے!

---

(۱) مگر عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر رہتا ہے اس کی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے ۱۲ منہ

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

سوال: مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں!
مصارف مصرف کی جمع ہے مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو
زکوٰۃ دینا جائز ہے!

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: اس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس
کچھ تھوڑا مال واسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ
شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے
ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اسکے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی
مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اسے بقدر
حاجت زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: مدارسِ اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو
اس کے لیے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے؟

جواب: اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ
فرض ہے یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اس کی
حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی

ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور ان کی قیمت بقدر نصاب ہے اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں، اگرچہ خود اس پر بھی ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سید اور بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہے (۳) اپنے باپ' ماں' دادا' دادی' نانا' نانی اور اوپر کے ہوں (۴) بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی' نواسہ' نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر (۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

سوال: کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے، ان میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں، جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں!

سوال: کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اس کے کرایہ سے اپنی گزر کرتا ہے اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے کیونکہ یہ مکان اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہے البتہ جب کسی کے پاس اس کی حاجت اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدر نصاب ہو تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

سوال: اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: ادا ہوگئی، پھر سے دینا واجب نہیں!

سوال: زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب: اوّل اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی' بہن' بھتیجے' بھتیجیاں' بھانجے' بھانجیاں' چچا' پھوپھی' خالہ' ماموں' ساس' سسر' داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہوں اسے دینا افضل ہے پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علم دین کے طالب علم!

صدقۂ فطر کا بیان

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں! اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں!

سوال: صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہے صدقۂ فطر واجب ہے!

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لیے جو نصاب شرط ہے وہی نصاب زکوٰۃ

ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب: نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے مثلاً چون (۵۴) تولہ دو ماشہ چاندی یا اس کی قیمت لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چاندی یا سونا یا مال تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لیے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے!

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روز مرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقۂ فطر واجب ہے صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے!

سوال: صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالک نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے!

سوال: مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غلط ہے بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا!

سوال: اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے!

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے!

سوال: صدقۂ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

جواب: صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر ہونا چاہیے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن ہے)

اور جو یا اس کا آٹا یا ستو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول باجرا جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہیے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیے۔

سوال: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے!

سوال: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی ناجائز ہے!

سوال: جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے وہ زکوۃ یا صدقۂ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو!

تعلیم الاسلام کا چوتھا حصہ ختم ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوامع الکلم

یعنی

چہل حدیث

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص میری امت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ اس عظیم الشان ثواب کے لیے سینکڑوں علماء امت نے اپنے اپنے طرز پر چہل حدیث لکھیں جو مقبول و مفید عام ہوئیں۔

میری حیثیت اور حوصلہ سے بہت زیادہ تھا کہ اس میدان میں قدم رکھتا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح حیات "سیرت خاتم الانبیاء" اس غرض سے لکھی کہ مبتدیوں اور عورتوں کو پڑھائی جائے تو مناسب معلوم ہوا کہ آخر میں کچھ احادیث کے مختصر جملے بھی درج کیے جائیں جن کو مبتدی بھی یاد کر سکیں۔

اس ذیل میں خیال آیا کہ پوری چالیس حدیثیں کر دی جائیں تا کہ اس کے یاد کرنے والے چہل حدیث کے عظیم الشان ثواب کے بھی مستحق ہو جائیں اور شاید ان کی برکت سے یہ سراپا گنہگار بھی ان بزرگوں کے خدام میں شمار ہو جائے۔ (وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ○)

(۱) رواہ ابن عدی عن ابن عباس وابن النجار عن ابی سعید کذا فی الجامع الصغیر ۱۲ منہ۔

(۲) حفظ حدیث کے دو طریق ہیں، زبانی یاد کر کے لوگوں کو پہنچا دے یا لکھ کر شائع کر دے، اس لئے وعدۂ حدیث میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو چہل حدیث طبع کرا کر شائع کرتے ہیں۔ اس صورت میں چہل حدیث کا ہر نسخہ اس عظیم الشان ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے، اس قدر سہل الحصول اور عظیم الشان ثواب سے بھی اگر کوئی محروم رہے تو اس کی قسمت ۱۲ منہ۔

ـــ قال الامام النووی فی مقدمۃ اربعینہ "فقد روینا عن علی بن ابی طالب و عبداللہ بن مسعود ومعاذ بن جبل وابی الدرداء وابن عمر وابن عباس وانس بن مالک وابی هریرۃ وابی سعید الخدری رضی اللہ عنہم من طرق کثیرۃ بروایات متنوعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من حفظ علی امتی اربعین حدیثا الخ" واتفق الحفاظ علی انہ حدیث ضعیف وان کثرت طرقہ ... وقد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال"

(الاربعین النوویۃ وشرحہا۔ القاھرۃ ۱۳۹۰ھ ص ۱۰، ۱۲) الناشر۔

تنبیہ:

(۱) احادیث سب نہایت صحیح اور قوی، بخاری و مسلم کی حدیثیں ہیں۔

(۲) چونکہ آج کل عام طور پر مسلمانوں کی اخلاقی حالت زیادہ تباہ ہوتی جارہی ہے اور بچپن میں تعلیم اخلاق موثر بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اکثر احادیث وہی درج کی ہیں جو اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے زریں اصول ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱) إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری و مسلم)	(۱) سارے عمل نیت سے ہیں[1]
۲) حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ (بخاری و مسلم، ترغیب)	(۲) مسلمانوں کے مسلمانوں پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب یرحمک اللہ کہہ کر دینا
۳) لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری و مسلم)	(۳) اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔
۴) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (بخاری مسلم)	(۴) چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔
۵) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری و مسلم)	(۵) رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

(۱ یعنی اچھی نیت سے اچھے بری نیت سے برے ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ

٦) اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری و مسلم)	(٦) ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔
٧) مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ (بخاری و مسلم)	(٧) ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔
٨) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری و مسلم)	(٨) مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ رہیں۔
٩) مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهٗ (مسلم)	(٩) جو شخص نرم عادت سے محروم رہا وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔
١٠) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری و مسلم)	(١٠) پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے
١١) اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (بخاری و مسلم)	(١١) جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو[1]
١٢) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (بخاری و مسلم)	(١٢) اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔
١٣) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ (بخاری و مسلم)	(١٣) اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔
١٤) اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا (بخاری و مسلم)	(١٤) تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ خلیق ہے۔

1) یعنی جب حیا ہی نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں۔

(۱۵) اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (بخاری و مسلم)	(۱۵) دنیا مسلمانوں کے لیے قید خانہ اور کافروں کے لیے جنت ہے۔
(۱۶) لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (بخاری و مسلم)	(۱۶) مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے۔
(۱۷) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (بخاری و مسلم)	(۱۷) انسان کو ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔[1]
(۱۸) اَلْغِنَى غِنَى النَّفْسِ (بخاری و مسلم)	(۱۸) حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔
(۱۹) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ (بخاری و مسلم)	(۱۹) دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہگذر رہتا ہے۔[2]
(۲۰) كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم و مشکوٰۃ)	(۲۰) انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔
(۲۱) عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ (بخاری و مسلم)	(۲۱) آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہے۔
(۲۲) مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری و مسلم)	(۲۲) جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔

---

۱) یعنی جس سے ایک مرتبہ نقصان پہنچتا ہے پھر دوبارہ اس کے پاس نہیں جاتا

۲) یعنی زیادہ ٹھاٹھ نہ بناؤ

۲۳) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (مسلم)	(۲۳) وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا اور جس کو بقدر کفایت رزق مل گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دیدی۔
۲۴) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ (بخاری و مسلم)	(۲۴) سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہونگے
۲۵) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (مسلم)	(۲۵) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔
۲۶) لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری و مسلم)	(۲۶) کوئی بندہ اس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
۲۷) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مسلم)	(۲۷) وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔
۲۸) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (بخاری و مسلم)	(۲۸) میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔
۲۹) لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا (بخاری)	(۲۹) آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو آپس میں بغض نہ رکھو اور حسد نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو سب بھائی ہو کر رہو۔
۳۰) اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ (مسلم و مشکوۃ)	(۳۰) اسلام ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو پہلے کئے تھے اور ہجرت اور حج ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتے ہیں جو اس سے پہلے کئے تھے۔

حدیث	ترجمہ
(۳۱) اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ)	(۳۱) کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا اور جھوٹی شہادت دینا ہیں۔
(۳۲) مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ (مسلم و مشکوٰۃ)	(۳۲) جو شخص کسی مسلمان کو دنیاوی مصیبت سے چھڑائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی مصیبتوں سے چھڑاوے گا اور جو شخص کسی مفلس غریب پر (معاملہ میں) آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریگا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کریگا اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔
(۳۳) كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسلم)	(۳۳) ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔
(۳۴) اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ (بخاری و مسلم)	(۳۴) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔
(۳۵) اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم)	(۳۵) پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔
(۳۶) اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا (بخاری و مسلم)	(۳۶) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

۳۷)لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ (مسلم)	(۳۷) قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔
۳۸)لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ (مسلم)	(۳۸) نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب میں اختلاف ڈال دے گا۔
۳۹)مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم)	(۳۹) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (بخاری مسلم)	(۴۰) سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِكَمِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

اَلْعَبْدُ الضَّعِيْفُ محمد شفيع عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَوَفَّقَهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَاهُ

۱۷ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ

چالیس مسنون دعائیں (مترجم)

صبح کو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ	ترجمہ: اے اللہ تیری ہی قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

سورج نکلے تو یہ پڑھے

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا	ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

شام کو یہ پڑھے

(۳) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ	ترجمہ: اے اللہ ہم تیری ہی قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی اٹھ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔

صبح اور شام کی ایک خاص دعا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی، دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی کلمات یہ ہیں۔

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنے بستر کو تین بار جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز اپنے بندوں کو جمع فرمائیگا۔

یا یہ پڑھے

(۵) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

جب پاخانہ جانے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے اور یہ پڑھے

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

جب پاخانہ سے نکلے تو غُفْرَانَکَ کہے اور یہ پڑھے

(۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ	ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے

(۸) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ پڑھے

(۹) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .	ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ .	اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاک رہنے والوں میں شامل فرما دے۔

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱۰) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ	ترجمہ: اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

(۱۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ	ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے

جب مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ	ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

جب اذان کی آواز سنے

تو جو موذن کہتا جائے وہی کہے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ کہے۔

اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ پڑھے

(۱۴) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ	ترجمہ: اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر داہنا ہاتھ پیشانی پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے

(۱۴) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ ۔	ترجمہ: میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے فکر و رنج کو دور کر دے۔

اور تین بار استغفر اللہ کہہ کر یہ پڑھے

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ	ترجمہ: اے اللہ تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے۔

وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے

(۱۶) سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ؕ	ترجمہ: پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی یعنی اللہ کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔

تیسری بار بلند آواز سے کہے اور قدوس کی دال کو خوب کھینچے۔

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ

(۱۷) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؕ	اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے

تم نے پڑھ لیا تو اگر اس دن یا اس رات میں مر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

(۱۸) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ	ترجمہ: میں اللہ ہی کا نام لے کر نکلا ہوں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے

(۱) اس کے پڑھ لینے سے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے

گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

دعا	ترجمہ
(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا	ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

اگر بازار میں کچھ بیچنا یا خریدنا ہو تو یہ پڑھے

دعا	ترجمہ
(۲۰) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً	ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔

جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

دعا	ترجمہ
(۲۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ	ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے

دعا	ترجمہ
(۲۲) بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ	ترجمہ: میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔

جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے

(۲۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.	ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

(۲۴) اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ .	ترجمہ: اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرمایا۔

کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

(۲۵) اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ	ترجمہ: اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے

(۲۶) اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ	ترجمہ: اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

جب روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے

(۲۷) اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ	ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔

افطار کے بعد یہ پڑھے

ترجمہ	دعا
ترجمہ: پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہو چکا۔	(۲۸) ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ پڑھے

ترجمہ	دعا
ترجمہ: تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔	(۲۹) اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

ترجمہ	دعا
ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔	(۳۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ط

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

ترجمہ	دعا
ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے بنایا گیا ہے	(۳۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

ترجمہ	دعا
ترجمہ: اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔	(۳۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

دولہا کو یوں مبارکباد دیوے

(۳۳) بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ ط	ترجمہ: اللہ تجھے برکت دیوے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

شب قدر میں یوں دعا مانگے

(۳۴) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ	ترجمہ: اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

(۳۵) اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ	ترجمہ: اے اللہ اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ ان اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے اسے نکلا رکھ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسلمان کو ہنستا دیکھ کر یوں دعا دیوے

(۳۶) اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ	ترجمہ: اللہ تجھے ہنساتا رہے۔

جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے

(۳۷) لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ .	ترجمہ: کچھ ڈر نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ پڑھے

(۳۸) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؕ	ترجمہ: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو یہ پڑھے

(۳۹) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ	ترجمہ: اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

(۴۰) اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ	ترجمہ: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو ہم کو اور تم کو اللہ بخشے تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

تمت بالخیر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

دو

تعلیم الاسلام

(مکمل)
(۴ حصے)

حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ علیہ

فہرست مضامین

تعلیم الاسلام (حصہ اول)

تعلیم الاسلام (حصہ دوم)

تعلیم الاسلام (حصہ سوم)

تعلیم الاسلام (حصہ چہارم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تعلیم الاسلام

حصہ اوّل

سوال۔ تم کون ہو؟

جواب۔ مسلمان!

سوال۔ مسلمانوں کے مذہب کا نام کیا ہے؟

جواب۔ اسلام!

سوال۔ اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ خدا ایک ہے، بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اسلام سچا مذہب ہے دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے!

سوال۔ اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب۔ اسلام کا کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں!

اس کلمہ کو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ توحید کہتے ہیں!

سوال۔ کلمۂ شہادت کیا ہے؟

جواب۔ کلمہ شہادت یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال۔ ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب۔ ایمان مجمل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

سوال۔ ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب۔ ایمان مفصل یہ ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال۔ تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب۔ ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب۔ اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔

سوال۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ انہیں کافر کہتے ہیں!

سوال۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جیسے ہندو جو

بتوں کو پوجتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟
جواب۔ ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں!
سوال۔ جو لوگ دو تین خدا مانتے ہیں جیسے عیسائی جو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟
جواب۔ انہیں بھی کافر اور مشرک کہتے ہیں!
سوال۔ مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟
جواب۔ مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!
سوال۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟
جواب۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم ان کی امت میں ہیں!
سوال۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟
جواب۔ عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے اس میں پیدا ہوئے تھے!
سوال۔ آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟
جواب۔ آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا!
سوال۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟
جواب۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرتبے میں سب پیغمبروں سے مرتبے میں خدائے تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!
سوال۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟
جواب۔ ترپن سال کی عمر تک آپ شہر مکہ معظمہ میں رہے۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ کے

حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس سال وہاں رہے۔ پھر ترسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال۔ جو کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب۔ جو شخص حضرتؐ کو خدائے تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ حضرتؐ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے۔ اور خدائے تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے، اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب۔ انھوں نے ایسے اچھے کام کیے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا!

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے۔ خدائے تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے!

سوال۔ قرآن مجید حضرتؐ پر پورا ایک مرتبہ اترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب۔ تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں، کبھی ایک سورۃ جیسی ضرورت ہوئی ویسی اترتا گیا!

سوال۔ کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب۔ تیئس ۲۳ سال میں!

سوال۔ قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے۔ آپ

اسے یہ سُن کر یاد کر لیتے تھے۔ اور کسی لکھنے والے کو بُلا کر لکھوا دیتے تھے!

سوال۔ آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے؟

جواب۔ اس لئے کہ آپ اُمّی تھے!

سوال۔ اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ اسے اُمّی کہتے ہیں۔ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا!

سوال۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب۔ فرشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے!

سوال۔ مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا۔

سوال۔ بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب۔ گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں۔ اس کی بزرگی اور تعظیم کرتے ہیں۔ اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں!

سوال۔ مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال۔ نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں۔ اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اُس کو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی!

سوال۔ نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے؟

جواب۔ پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)!

سوال۔ پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب۔ مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ اُس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے۔ اِس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں!

سوال۔ جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اُسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال۔ دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب۔ رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال۔ پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب۔ اوّل نمازِ فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے!

(۲) دوسری نمازِ ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

(۳) تیسری نمازِ عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے!

(۴) چوتھی نمازِ مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

(۵) پانچویں نمازِ عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات گئے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال۔ اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے۔

؎ مغرب کی طرف

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہنا چاہیئے!

نماز نیند سے بہتر ہے

سوال۔ تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔ اُسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال۔ جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے۔ اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ جو شخص اذان کہتا ہے اسے "مؤذن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے "مکبّر" کہتے ہیں۔

سوال. بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اُس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب. بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اُسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام اور جس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی کہتے ہیں!

سوال. اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب. اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں!

سوال. جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب. اسے مسجد کہتے ہیں!

سوال. مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیئے؟

جواب. مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا کوئی اور وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے. مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا بُری بات ہے!

سوال. نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب. نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں. تھوڑے سے فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں:-

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک و صاف اور ستھرے رہتے ہیں.

(۲) نمازی آدمی سے خدا تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے.

(۳) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں.

(۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے.

(۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں.

(۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے.

④ نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور چین سے رکھتا ہے۔

سوال نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے ان سب کے نام اور معنی کیا کیا ہیں؟

جواب نماز شروع کرنے سے اخیر تک جو پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور الفاظ یہ ہیں:

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

ثنا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے

وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ۝

ترجمہ: اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُورۃ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روز جزا کا مالک ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ

(اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے

سورہ کوثر

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

ترجمہ: (اے نبیؐ) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان ہو جانے والا ہے

سورہ اخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝

ترجمہ: (اے نبیؐ) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورہ فلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ

(اے نبیؐ) دعا مانگو یوں کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے

إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

جب اندھیرا چھا جاتا اور گرہوں پر پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب حسد کرنے لگے

سورہ الناس

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝

(اے نبیؐ) کہو میں پناہ مانگتا ہوں آدمیوں کے رب کی جو مالک ہے آدمیوں کا بادشاہ آدمیوں کا معبود

مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝

کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے لعین شیطان کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ جنات سے ہو یا آدمیوں میں سے

رکوع - یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

پاک بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی

قومہ - یعنی رکوع سے اُٹھنے کی تسبیح

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ نے اُس کی سن لی جس نے اُس کی تعریف کی

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے

سجدہ - یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاک بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

دُرودشریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تُو نے ابراہیمؑ پر

وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

اور اُن کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آل پر

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

جیسے برکت نازل فرمائی تُو نے ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر بیشک تُو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

دُرودشریف کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش

فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

نہیں سکتا پس تو اپنی طرف سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ملتی ہے

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ بہت برکت والا ہے تُو اے عظمت اور بزرگی والے

دُعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں

وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کرتے ہیں اور چھوڑتے

مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَ

ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

نَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے

وضو کرنے کا طریقہ

سوال۔ وضو کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب۔ صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک و صاف اونچی جگہ پر بیٹھو قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے۔ اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔ آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو۔ پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ادھر ادھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ پہلے داہنا ہاتھ تین بار

پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے دبھگو کر سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہیئے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال۔ نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:۔

وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منھ کر کے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو۔ ادب سے کھڑے رہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو پڑھو پھر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر دونوں ہاتھ رکھو۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی

زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی۔ تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو اور کوئی اور سورۃ ملاؤ۔ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرکے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پہلے تشہد پڑھو۔ پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑلو یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو۔ ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی مونڈھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

سوال۔ دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

جواب۔ داہنا پاؤں کھڑا رکھو اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں!

سوال۔ امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ اور بِسْمِ اللّٰهِ الخ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہیے دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ہے۔ اور منفرد تسبیح کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہیئے!

سوال۔ نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب۔ دو رکعتیں تو اس قاعدہ سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا۔ مگر قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ و تَشَہُّد کے بعد دُرود شریف نہ پڑھیں۔ بلکہ اَللہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف بعد سورۃ نہ ملائیں۔ باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں!

سوال۔ نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں!

سوال۔ رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ رکوع اس طرح کرنا چاہیئے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا ہے نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے!

سوال۔ سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ سجدہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے لگے نہ رہیں

سوال۔ نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب۔ سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلہِ ۳۳ بار اَللہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہیئے اس کا بہت بڑا ثواب ہے!

تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تعلیم الاسلام

حصہ دوم

پہلا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

سوال۔ اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے!

سوال۔ وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں!

(۱) کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔

(۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان شریف کے روزے رکھنا (۵) حج کرنا۔

سوال۔ کلمہ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب۔ کلمہ طیبہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں!

سوال۔ کلمہ شہادت کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب۔ کلمہ شہادت یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے معنی یہ ہیں:

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں!

سوال۔ کیا بغیر معنے اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے!

سوال۔ دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایمان لانا کہتے ہیں!

سوال۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب۔ اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا۔ یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں!

سوال ۔ مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب ۔ سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمان مفصل میں ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پیغمبروں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال ۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہییں؟

جواب ۔ (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں (۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات جانتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اسی نے زمین۔ آسمان۔ چاند۔ سورج۔ ستارے۔ فرشتے۔ آدمی۔ جن۔ غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دُنیا کا مالک ہے (۷) وہی مارتا ہے۔ وہی جلاتا ہے یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اس کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا۔ نہ بیٹی۔ نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے (۱۳) سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں

(۱۴) وہ بے مثل ہے۔ کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں ناک کان اور شکل و صورت سے پاک ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے (۱۷) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال۔ ملائکہ کون ہیں؟

جواب۔ فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں!

سوال۔ فرشتے کتنے ہیں؟

جواب۔ فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں!

سوال۔ مقرب اور مشہور چار فرشتے کون کون ہیں؟

جواب۔ اول، حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لائے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خدائے تعالیٰ کی کتابیں

سوال۔ خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟
جواب۔ خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں!
سوال۔ چار مشہور آسمانی کتابیں کون کون سی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟
جواب۔ ① توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ② زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی ③ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ④ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا!
سوال۔ صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟
جواب۔ صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

سوال۔ رسول کون ہوتے ہیں؟
جواب۔ رسول خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے۔ وہ سچے ہوتے ہیں۔ کبھی جھوٹے نہیں ہوتے۔ گناہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں۔ ان میں کمی بیشی نہیں کرتے۔ نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں!

سوال۔ نبی کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ نبی کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں سچے ہوتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بولتے۔ گناہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی یا زیادتی نہیں کرتے۔ کسی حکم کو چھپاتے نہیں!

سوال۔ نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب۔ نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو!

سوال۔ کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب۔ نہیں۔ بلکہ جسے خدا تعالیٰ بنائے وہی بنتا ہے! مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے!

سوال۔ رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب۔ دنیا میں بہت سے نبی اور رسول آئے لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں!

سوال۔ سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب۔ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں!

سوال۔ سب سے پچھلے پیغمبر کون ہیں؟

سوال۔ سب سے پچھلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟

جواب۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سوال۔ رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے!

قیامت کا بیان

سوال۔ قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب۔ قیامت کا دن اُس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے اور تمام دُنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال۔ تمام آدمی اور جاندار کیسے مرجائیں گے؟

جواب۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام صُور پھونکیں گے اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال۔ قیامت کب آئے گی؟

جواب۔ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا

کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

سوال۔ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے اور گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے!

تقدیر کا بیان

سوال۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں!

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرافیل علیہ السلام

دوبارہ صُور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ میدانِ حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یَوْمُ الْحَشْرِ (یعنی جمع کیے جانے کا دن)، یَوْمُ الْجَزَاءِ اور یَوْمُ الدِّیْن (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَاب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں!

سوال۔ ایمان مُفصّل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی توحید، پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا!

سوال۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب۔ ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا یہ سب باتیں جن کا ایمان مُفصّل میں ذکر ہے خُدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہیں!

سوال۔ ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے لیکن

نماز نہ پڑھے یا زکوٰۃ نہ دے۔ یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخیر میں چھٹکارا پائیں گے!

پہلا حصہ ختم ہوا

دُوسرا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

سوال۔ اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بُنیاد ہے۔ ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنی نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ رمضان۔ حج بیتُ اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے ۔

نماز

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کو سکھایا ہے!
سوال۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟
جواب۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں!
سوال۔ وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا کیا ہیں؟
جواب ① بدن پاک ہونا ② کپڑوں کا پاک ہونا ③ جگہ کا پاک ہونا ④ ستر کا چھپانا ⑤ نماز کا وقت ہونا ⑥ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ⑦ نیت کرنا۔

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال۔ بدن پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو۔
سوال۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب۔ نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی دوسری حکمی!
سوال۔ نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب۔

سوال ۔ نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں ؟
جواب ۔ وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے ۔ جیسے بے وضو ہونا ۔ غسل کی حاجت ہونا !
سوال ۔ نماز کے لئے کس نجاست سے بدن پاک ہونا شرط ہے ؟
جواب ۔ دونوں قسم کی نجاست سے بدن پاک ہونا ضروری ہے !
سوال ۔ نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟
جواب ۔ دو قسمیں ہیں ۔ ایک چھوٹی نجاست حکمیہ ۔ اسے حدث اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاست حکمیہ اسے حدث اکبر اور جنابت کہتے ہیں !
سوال ۔ چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟
جواب ۔ چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے !

وضو کا بیان

سوال ۔ وضو کسے کہتے ہیں ؟
جواب ۔ وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے ۔ پھر تین بار کلی کرے مسواک کرے ۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے ۔ پھر تین بار منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے ۔ پھر سر اور کانوں کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے ۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام حصہ اول میں تم پڑھ چکے ہو !
سوال ۔ وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں ؟
جواب ۔ وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا ۔ انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے

وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے۔ انہیں سُنّت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ انہیں مستحب کہتے ہیں!

سوال۔ وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار فرض ہیں!

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا!

سوال۔ وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے!

سوال۔ وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں!

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا۔ بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام خود کرنا: دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھنا (۵) پاک اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا!

سوال۔ وضو کی کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں!

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنّت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال۔ کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) منی یا ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کا کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منھ بھر کر قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) جنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

سوال۔ بڑی نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ حدث اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ غسل کے معنی نہانا ہے۔ مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے!

سوال۔ غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے۔ پھر وضو کرے پھر تمام بدن پر تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے

سوال۔ غسل میں کتنے فرض ہیں؟

جواب۔ غسل میں تین فرض ہیں!

① کلی کرنا ② ناک میں پانی ڈالنا ③ تمام بدن پر پانی بہانا!

سوال۔ غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب۔ غسل میں پانچ سنتیں ہیں!

① دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ② استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا ③ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا ④ پہلے وضو کرلینا ⑤ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا!

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب۔ تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے۔ اول چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں!

سوال۔ موزوں پر مسح کب جائز ہے؟

جواب۔ جب وضو کرکے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹنے کی حالت میں موزے پہنے ہوئے ہوں!

سوال۔ ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب۔ اگر آدمی اپنے گھر بار رہنے کی جگہ پر ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن اور تین رات تک مسح جائز ہے!

سوال۔ موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب۔ اوپر کی طرف مسح کرنا چاہیے۔ تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا!

سوال۔ وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے غسل میں نہیں!

سوال۔ مسح کس طرح کرے؟

جواب۔ ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری پوری رکھے۔ صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں!

سوال۔ پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں اگر اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے!

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایا جو کچھ بھی ہو مراد ہے!

سوال۔ اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اکھاڑنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے۔

سوال۔ کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب۔ ساری پٹی پر مسح کرنا چاہیئے۔ خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو!

سوال۔ اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ کرے تو دھونا ضروری ہے لیکن پانی سے دھونا نقصان کرے لیکن مسح نقصان نہ کرے تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان کرے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے!

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال۔ نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نجاستِ غلیظہ دوسری نجاستِ خفیفہ!

سوال۔ نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو ناپاکی سخت ہو اسے نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں اور جو ناپاکی ہلکی ہو اسے نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں!

سوال۔ کتنی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟

جواب۔ آدمی کا پیشاب۔ پاخانہ اور جانوروں کا پاخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے!

سوال۔ نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب۔ حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے!

سوال۔ نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب۔ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پاخانہ تو وہ ساڑھے تین

ماشے تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب پیشاب تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے۔ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں!

سوال۔ نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب۔ چوتھائی کپڑے، یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے!

سوال۔ نجاستِ حقیقیہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب۔ نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کپڑے پر ہو یا بدن پر پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے!

سوال۔ پانی کے سوا کسی اور چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے!

استنجے کا بیان

سوال۔ استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں!

سوال۔ پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سکھانا چاہیے اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہیے!

سوال۔ پاخانے کے بعد استنجے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب ۔ پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے!

سوال ۔ استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب ۔ اگر پاخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر اُدھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے۔ اور اگر نجاست اِدھر اُدھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سُنّت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے!

سوال ۔ استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہیئے؟

جواب ۔ مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے!

سوال ۔ استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب ۔ ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں، کوئلے اور کپڑے اور کاغذ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

سوال ۔ استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہیئے؟

جواب ۔ بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

پانی کا بیان

سوال ۔ کن چیزوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب ۔ مینہ کا پانی ۔ چشمے کا یا کنوئیں کا پانی ۔ ندی یا سمندر کا پانی ۔ پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی ۔ بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے!

سوال ۔ کن چیزوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب ۔ پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی ۔ شوربہ ۔ وہ پانی جس کا رنگ و بو

مزہ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو یا پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو۔ وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو۔ حرام جانوروں کا جھوٹا پانی۔ سونف گلاب یا کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق۔

سوال۔ جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسے پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں۔ جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب۔ کتے، خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔ اسی طرح بلی چوہا یا کوئی جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب۔ بلی (بشرطیکہ چوہا فوراً نہ کھایا ہو) چوہا۔ چھپکلی۔ پھرنے والی مرغی۔ نجاست کھانے والی گائے۔ بھینس۔ کوا۔ چیل۔ شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب۔ آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ جیسے گائے۔ بکری کبوتر۔ فاختہ۔ گھوڑا!

سوال۔ کون سا پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اوّل ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی۔ دوسرے ٹھہرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب

یا بڑے حوض کا پانی!

سوال۔ ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی کی مقدار کیا ہے؟

جواب۔ جو ٹھہرا ہوا پانی جمری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو وہ زیادہ پانی ہے، جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو، وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا!

سوال۔ نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ جیسے چڑیا۔ مرغی۔ کبوتر۔ بلی۔ چوہا!

سوال۔ بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب۔ جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بُو ظاہر ہو جائے!

سوال۔ کن جانوروں کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو جانور پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں۔ جیسے مچھلی۔ مینڈک اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چھپکلی۔ چیونٹی ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا!

کنویں کا بیان

سوال۔ کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ کنویں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا!

جواب۔ اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ وہ حلال یا حرام جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور اُن کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک اُن کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا!

سوال۔ کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ کنویں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں ① جب کنویں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا ② اور جب آدمی یا سُور یا کتا یا بکری یا بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا ③ اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا۔ خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا ④ اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا لیکن پھولا نہیں تو چالیس ڈول نکالنے پڑیں گے ⑤ اگر چوہا چڑیا یا اتنا ہی بڑا کوئی اور جانور گر کر مر گیا تو بیس ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے!

سوال۔ اگر مرا ہوا جانور کنویں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنویں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا۔ مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس یا ساٹھ ڈول اور چوہا مرا ہوا گرے تو بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں!

سوال۔ اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنویں میں گر کر مرتا اور پھولتا اور پھٹ جاتا

سوال۔ اگر کنویں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا تو کیا حکم ہے
جواب۔ جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا!
سوال۔ ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟
جواب۔ جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے!
سوال۔ جتنے ڈول نکالتے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنے چاہییں یا کئی دفعہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے؟
جواب۔ کئی دفعہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے مثلاً ساٹھ ڈول نکالنے ہیں، بیس صبح کو نکالے، بیس دوپہر کو، بیس شام کو تو یہ بھی جائز ہے!
سوال۔ جس ڈول رسی سے ناپاک کنویں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟
جواب۔ جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہیے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسی سب پاک ہو جاتے ہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم الاسلام

حصہ سوم

پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توحید

سوال۔ توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

سوال۔ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم ہوا؟
جواب۔ اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دُنیا میں بڑے بڑے عقلمند اور حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں!
سوال۔ کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟
جواب۔ ہاں۔ قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجہ پر دی گئی ہے بلکہ آج دُنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (ادل بدل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دُنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی!
سوال۔ قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟
جواب۔ تمام قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں:۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرہ رکوع ۱۰)
ترجمہ: تمہارا معبود ایک اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے!

دوسری آیت یہ ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورہ آل عمران)

ترجمہ: خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہلِ علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے!

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ: تو کہہ کہ اللہ ایک ہے:

سوال۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اس کو اسمِ ذات اور اسمِ ذاتی بھی کہتے ہیں!

سوال۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو جیسے خالق، رزاق وغیرہ ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں:

سوال۔ صفاتی نام کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا۔ عالم یعنی ہر چیز کو جاننے والا ہونا۔ قادر یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت ہونا۔ حی یعنی زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں:

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے۔ لکھنا بھی جانتا ہے۔ قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے اور ان صفتوں کے لحاظ سے عالم، منشی، حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی

نام ہے اور عالم، منشی، حافظ صفاتی نام کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب علم کی صفت یا لکھنے جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے نام رکھے گئے ہیں

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور خالق، قادر، عالم، مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں!

سوال۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا (سورۂ اعراف ع ۲۲)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو انہیں ناموں سے اسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ (بخاری)

ملائکہ (فرشتے)

سوال۔ مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

جواب۔ چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام حصہ دوم میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں۔ ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں۔ کوئی زیادہ مقرب ہے کوئی کم!

سوال۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب۔ تمام آسمانوں و زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے متعلق کیے ہوئے ہیں اور فرشتے تمام انتظامات خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں!

سوال۔ فرشتوں کے کچھ کام بتلائیے؟

جواب۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی ان کے ذریعے سے بھیجا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں تالابوں اور نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے!

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں۔

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا فرشتہ برے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[1] کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے انسان کی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کرنے پر مقرر ہیں۔ بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

---

[1] کراماً کاتبین عربی لفظ ہے اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسی طرح لکھ دیا ہے۔ ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہیے تھا۔

④ کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

⑤ کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا بھر میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ درود شریف پڑھا جاتا ہو۔ دین کے علم کی بات ہوتی ہو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

⑥ کچھ فرشتے جنت کے انتظام اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

⑦ کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

⑧ کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

⑨ کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال۔ توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب۔ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔ توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ (آیت ۴۴ سورہ مائدہ ع ۷)

ترجمہ: بے شک ہم نے توریت اتاری۔ اس میں ہدایت اور نور ہے!

زبور کے بارے میں فرمایا: وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (سورہ نساء ع ۲۴)

ترجمہ: اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

انجیل کے بارے میں فرمایا: وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ (سورہ ۲۷)

ترجمہ: ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعہ سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال۔ اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب۔ ویسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدائی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے تو جو شخص ان کو خدائی کتابیں نہیں مانتا۔ وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے!

سوال۔ تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں۔ وہی اصل آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے۔ اس لئے موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہے۔ اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہ رکھنا چاہیے کہ اصل آسمانی کتابیں ہیں!

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟

جواب۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی میں موجود ہے!

سوال۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا خدا تعالیٰ کا کلام ہے؟
جواب۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے۔ قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی!
سوال۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں افضل کونسی کتاب ہے؟
جواب۔ قرآن مجید سب سے افضل ہے!
سوال۔ قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟
جواب۔ بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں چند فضیلتیں یہ ہیں:۔

(۱) قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی۔ اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

(۲) قرآن مجید کی عبارت ایسے درجہ کی عبارت ہے کہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

(۳) قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا ہے۔

(۴) پہلی کتابیں ایک ہی دفعہ اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تئیس سال تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا ہوتا رہا ہے۔ آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا۔ اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرکے اور مسلمان ہوتے گئے۔

(۵) قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اس سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کرسکیں یا اسے دنیا سے ناپید کردیں۔ اور نہ (خدا چاہے) قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

(۶) قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو، چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ اس لئے قرآن مجید نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور آسمانی کتاب کی حاجت نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا پر عام کر دی گئی۔

رسالت

سوال۔ تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتلاؤ؟

جواب۔ مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

جواب۔ حضور خاندان قریش میں سے ہیں۔ عرب کے تمام خاندانوں میں خاندان قریش

کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندان قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضورؐ اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اس وجہ سے حضورؐ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں!

سوال۔ ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب۔ حضورؐ کے پردادا کا نام ہاشم ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف!

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہاں۔ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں!

سوال۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب۔ حضورؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

سوال۔ وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضورؐ پر اتارنا شروع کیا!

سوال۔ وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور زندہ رہے؟

جواب۔ تیئیس برس۔ تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ میں!

سوال۔ مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے؟

جواب۔ جب حضورؐ نے مکۂ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضورؐ کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں۔ حضورِ انورؐ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے۔ مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضورؐ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضورِ انورؐ خدا کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکۂ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضورِ انورؐ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضورؐ کی اور حضورؐ کے ہمراہیوں کی اپنے جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں اور مدینے کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی انہیں انصار کہتے ہیں!

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیا سمجھتے تھے؟

جواب۔ دعوئے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمد امین کہہ کر پکارتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک

نہایت درجہ کے معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے!

سوال۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب۔ اول یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میں پچھلا نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورہ مائدہ رکوع ۱ آیت ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہر طرح کامل مکمل ہو گیا اس لئے حضور کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہ رہی!

سوال۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

جواب۔ حضور کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور نے بھی فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے

افضل اور ان کے سردار ہوئے۔

صحابہ کرام کا بیان

سوال۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضورؐ کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے ساتھ اس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال۔ صحابی کتنے ہیں؟

جواب۔ ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا!

سوال۔ سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب۔ صحابہ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابی امت سے افضل ہیں۔

سوال۔ صحابہ میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب۔ تمام صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں ① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت سے افضل ہیں ② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام امت سے افضل ہیں ③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں ④ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں یہی چاروں بزرگ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے!

سوال۔ خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضورؐ فرماتے تھے انہیں قائم

رکھتے ہیں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا سے خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضورؐ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضورؐ کے قائم مقام بنائے گئے اس لئے یہ خلیفہ اول ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے۔ ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چاریار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

سوال۔ ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے خدا اور رسولؐ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہو جاتا ہے۔ اس کو ولی کہتے ہیں!

سوال۔ ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب۔ ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو۔ کثرت سے عبادت کرتا ہو۔ خدا اور رسولؐ کی محبت اس پر غالب ہو دنیا کی حرص نہ ہو۔ آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو!

سوال۔ کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب۔ ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے کیونکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسولؐ کی محبت غالب تھی دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے۔ خدا اور رسولؐ کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے!

سوال۔ کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔ صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔
سوال۔ ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ والا ہو سکتا ہے؟
جواب۔ نہیں صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اس لئے کوئی ولی جو صحابی نہ ہو مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا!
سوال۔ بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں۔ مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈا لیتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟
جواب۔ بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا!
سوال۔ کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً روزہ انہیں معاف ہو جائیں؟
جواب۔ جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں خلاف شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے، وہ بے دین ہیں۔ ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

سوال۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں

ظاہر کراتا ہے جن کے کرنے سے دُنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خُدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال۔ پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

جواب۔ پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھلائے ہیں۔ چند مشہور معجزے یہ ہیں:-

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادُو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ہمراہیوں کے ان راستوں سے دریا پار اُتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گزر جانے کے ارادے سے دریا کے وسط میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادرزاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے۔ مٹی کی چڑیا بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

(۳) ہمارے حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً چودہ سو برس کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے آپ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی ان کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں

پانچواں معجزہ حضورؐ کا یہ ہے کہ حضورؐ کی دُعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینکڑوں معجزے ہیں جن کا بیان تعلیم الاسلام کے اگلے نمبروں میں آئے گا۔

سوال۔ معراج کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جبرئیل براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آگئے اسی کو معراج کہتے ہیں

سوال۔ شق القمر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفارِ مکہ نے حضور رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے۔ پھر دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا!

سوال۔ کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعے سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال۔ معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ جو شخص نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہو اور اس کے ہاتھ سے کوئی خلافِ عادت اور مشکل بات ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ اور جو شخص پیغمبری کا دعویٰ نہ کرتا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو۔ اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اور اس کے ہاتھ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلافِ شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں!

سوال۔ کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

جواب۔ نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو

سوال۔ بعضے خلافِ شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ انہیں کیا سمجھنا چاہیے؟

جواب۔ ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے۔ کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور ان کی خلافِ عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے!

ے وہ خرقِ عادت کام جو کسی بدکار ...

تعلیم الاسلام

حصہ سوم

دُوسرا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وضو کے باقی مسائل

سوال۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہہ دیا ہے!

سوال۔ نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب۔ قرآن مجید میں یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (سورہ مائدہ ع ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے منھ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کر لو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
یعنی نماز کی کنجی (یعنی شرط) طہارت (پاکی) ہے۔

فرائض وضو کے باقی مسائل

سوال۔ دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟
جواب۔ اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں۔ دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے۔ اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے۔ مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منھ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی منھ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منھ پر ہی رہ گیا ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے منھ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا۔
سوال۔ جن اعضاء کو دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟
جواب۔ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ نا جائز اور مکروہ ہے:
سوال۔ کہاں سے کہاں تک منھ دھونا فرض ہے؟
جواب۔ پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا فرض ہے!
سوال۔ جن اعضاء کا دھونا فرض ہے۔ ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟
جواب۔ اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

سوال۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں فرض ہے۔ اور اسی طرح جو چیز زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کو دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہوجاتا ہے!

سوال۔ مسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ ہاتھ کو پانی سے بھگو کر کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

سوال۔ سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر لگی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

جواب۔ نیا پانی لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو وہ بھی کافی ہے مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کرلیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اسے تر کرلیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

سوال۔ اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑگئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیرلیا یوں ہی بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہوگیا یا نہیں؟

جواب۔ ادا ہوگیا!

سوال۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ آنکھوں کے اندر کا حصہ، ناک کے اندر کا حصہ، منھ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے!

سوال۔ وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں!

سوال۔ اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصے کو دھونا فرض ہے۔

سُنن وضو کے باقی مسائل

سوال۔ اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے کہ دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضا وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا!

سوال۔ وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب۔ نیت کے معنے ارادہ کرنے کے ہیں جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دُور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے!

سوال۔ نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں!

سوال۔ وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

جواب۔ صرف یہ نیت کرے کہ وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں۔

سوال۔ وضو میں بسم اللہ پوری پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟

جواب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پوری پڑھنا یا بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے!

سوال۔ مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت بڑے فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہئے۔ دھو کر مسواک کرے اور دھو کر رکھے۔ اول داہنی طرف کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ بھگا لینا چاہئے!

سوال۔ غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہئے۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہئے!

سوال۔ ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ داہنے ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعے پانی ناک میں چڑھائے۔ لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ سانس سے نہ کھینچے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنت مؤکدہ ہیں!

سوال۔ ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال سنت ہے؟

جواب۔ ڈاڑھی کے نیچے و اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے!

سوال۔ انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ملائے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے۔ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے

بائیں پاؤں کی چھنگلیا پہ ختم کرے!

سوال۔ تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیئے؟

جواب۔ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گدی تک لے جاؤ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پہ ہاتھ پھر جائے!

سوال۔ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیئے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے۔ اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہیئے!

مستحبات وضو کے باقی مسائل

سوال۔ دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے یا مستحب؟

جواب۔ بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے!

سوال۔ گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہیئے۔ گلے پر مسح کرنا بدعت ہے!

سوال۔ وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب۔ وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً ① چھنگلیا کا سر بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا ② نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا ③ اعضا کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا ④ انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا ⑤ دنیاوی باتیں نہ کرنا ⑥ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا ⑦ زیادہ پانی نہ بہانا ⑧ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا ⑨ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا ⑩ وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا

پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (۱۱) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا (۱۲) وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا۔

نواقض وضو کے باقی مسائل

سوال۔ ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب۔ کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے!

سوال۔ آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہہ گیا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب۔ نہیں ٹوٹا۔ کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں!

سوال۔ اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا۔ کئی بار ایسا کیا۔ تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب۔ یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا!

سوال۔ قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

جواب۔ قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی۔ پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو

جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال۔ بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے۔ اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے، کپڑا لگنے سے دھبہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے!

سوال۔ قے اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وہ ناپاک ہے کہ نہیں؟

جواب۔ نہیں!

سوال۔ جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی یا مچھر پسو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب۔ جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہ جاتا۔ اور مچھر پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

سوال۔ کس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب۔ کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے سجدہ میں سو گیا یا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

سوال۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب۔ ہاں انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ یہ انکی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

سوال۔ کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں

① ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو کیونکہ نابالغ کے قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

② جاگتے میں ہنسے۔ پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا

③ جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو۔ پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا!

سوال۔ کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلاقصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا!

غسل کے باقی مسائل

سوال۔ غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ تین قسمیں ہیں ① فرض ② سنت ③ مستحب!

سوال۔ غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ چھ ہیں۔ اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے نمبر میں آئے گا!

سوال۔ غسل کی سنتیں کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب۔ چار ہیں۔ اور چاروں یہ ہیں ① جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ ② دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا ③ حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا ④ عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا!

سوال۔ غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب۔ غسل مستحب بہت ہیں۔ جن میں کچھ چند غسل یہ ہیں (۱) شعبان کے مہینے کی پندرھویں رات میں جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا (۲) عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کے بعد آنے والی رات میں (۳) سورج گرہن چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا (۴) نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا (۵) مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا (۶) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا (۷) کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

سوال۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے!

سوال۔ غسل کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلے کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں!

سوال۔ ستر کھول کر وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے!

سوال۔ غسل کے مکروہ کتنے ہیں؟

جواب۔ (۱) پانی زیادہ بہانا (۲) ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا۔ یا قبلے کی طرف منہ کرنا (۳) سنت کے خلاف غسل کرنا!

سوال۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا، پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں!

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

سوال۔ مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے گا؟

جواب۔ جس وقت سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے۔ مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے تک ٹوٹا۔ تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے!

سوال۔ مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ① مسح کی مدّت گزر جانے اور ② موزے اتار دینے اور ③ تین انگلیوں کے برابر موزے کے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

سوال۔ اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدّت مسح پوری ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے!

سوال۔ اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

جواب۔ موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!

سوال۔ اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب۔ اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین

رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!

سوال۔ اگر موزہ کسی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہو تو اسے جمع کرکے دیکھو۔ اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے اور دونوں موزے پھٹے ہوں اور دونوں کی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے!

نجاست حقیقیہ اور اس کی طہارت کے باقی مسائل

سوال۔ چمڑے کی چیزیں جیسے موزے، جوتی، بستربند وغیرہ اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

جواب۔ زمین پر گھسنے اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے!

سوال۔ اگر انہیں چیزوں میں پیشاب شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

جواب۔ پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کر دے دھو کر پاک ہوں گی۔ یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی۔ بلکہ دھونا ضروری ہے!

سوال۔ چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

جواب۔ لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں یعنی زنگ نہ ہو اور چاندی سونے

تانبے، المونیم، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشے کی چیزیں یا جیسا تھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن۔ یہ تمام چیزیں جب کہ صاف اور نقشی نہ ہوں ایسی طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہوجاتی ہے!

سوال۔ نقشی نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ یعنی ان کے جسم میں ایسے نقوش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہوجاتا ہے کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہوجائیں گی!

سوال۔ زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

جواب۔ زمین جب خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر رنگ، بو، مزہ جاتا رہے تو پاک ہوجاتی ہے!

سوال۔ مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب۔ اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہوجانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہوجاتے ہیں!

سوال۔ جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتی۔ مثلاً تانبے کے برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے تو ان کو پاک کرنے کے لئے کس طرح دھویا جائے؟

جواب۔ ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے ان کے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو پھر جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے تو تیسری بار ڈالو۔ پاک ہوجائیں گی۔ مگر دھونے میں جس قدر ملنا ممکن ہو اس قدر ملنا ضروری ہے تاکہ نجاست کا لنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہوجائے!

سوال۔ مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب۔ مٹی کے برتن بھی دھولے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ جو اس سے پہلے سوال کے جواب میں لکھا گیا!
سوال۔ نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟
جواب۔ ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو راکھ پاک ہے!
سوال۔ گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب۔ گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو۔ باقی گھی پاک ہے۔ اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے!
سوال۔ ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟
جواب۔ ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو۔ پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آ جائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا!

استنجے کے باقی مسائل

سوال۔ استنجے کی کون کون سی صورتیں مکروہ ہیں؟
جواب۔ ① قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے استنجا کرنا ② ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو!
سوال۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟
جواب۔ ① قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے پاخانہ پیشاب کرنا ② کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ③ نہر یا کنویں کے اندر یا ④ ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا ⑤ مسجد کی دیوار کے پاس یا ⑥ قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا۔

(۷) چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا (۸) پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا (۹) نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا (۱۰) آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا (۱۱) وضو یا غسل کرنے کی جگہ پیشاب پاخانہ کرنا یہ تمام باتیں مکروہ ہیں!

پانی کے باقی مسائل

سوال۔ دھوپ سے گرم ہوتے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے لیکن بہتر نہیں!

سوال۔ وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے مستعمل پانی غیر مستعمل میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے!

سوال۔ اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً صابن یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں یا وہ پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے

سوال۔ اگر تالاب یا حوض شرعی گز[1] سے دس گز چوڑا اور دس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں

---

[1] گز سے شرعی گز مراد ہے جو انگریزی گز سے کم ہوتا ہے ــــــ یعنی تقریباً نصف میٹر ہوگا۔

جواب۔ ہاں وہ جاری پانی کے حکم میں ہے!

سوال۔ اگر حوض کا کھلا ہوا منھ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصہ اس سے بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر حوض دس گز لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اُس کے چاروں طرف یا کسی ایک دو طرف سے اس کا منھ چھپا رہا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے!

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے۔ اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں!

کنوئیں کے باقی مسائل

سوال۔ اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

سوال۔ اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اور اگر اترنے سے پہلے نہیں نہایا اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے!

سوال۔ اگر کنویں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنویں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟
جواب۔ جب کہ کنویں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنویں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے درمیانی ڈول وہ ہے جس میں باٹ انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو!

یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے مسائل کا اضافہ تھا۔ اب ان سے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں۔

تیمم کا بیان

سوال۔ تیمم کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں!
سوال۔ تیمم کب جائز ہوتا ہے؟
جواب۔ جب پانی نہ ملے۔ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم جائز ہوتا ہے!
سوال۔ پانی نہ ملنے کی کیا صورتیں ہیں؟
جواب۔ جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکے مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنویں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے۔ تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر لیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اسے لے نہیں سکتا اور

دوسرا آدمی موجود نہیں یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

سوال۔ بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب۔ جب کہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی پکے حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے!

سوال۔ پانی ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے۔ ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی عقل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے!

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقے سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے!

سوال۔ تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ تین فرض ہیں (۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

سوال۔ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب۔ اوّل نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم صحیح نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک

لے جائے۔ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے پیچھے کی جانب پھر جائے گا۔
پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا
لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت
پر پھیرے۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے
اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے

سوال۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے یا صرف وضو کا؟

جواب۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

سوال۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب۔ پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن
نہ ہوا اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور
ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے!

سوال۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا ناجائز ہے؟

جواب۔ لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں،
جو اور تمام غلے، کپڑا، راکھ، ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ
میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان پر تیمم ناجائز ہے!

سوال۔ پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے۔ ان پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے
پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

سوال۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ
کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

سوال۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز نہیں ہے!

سوال۔ نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

سوال۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ نماز ہو گئی۔ اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

سوال۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے۔ اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

سوال۔ ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو۔ اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدہ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

سوال۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

جواب۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے اگر اسی حال میں کئی سال گزر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں!

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ جو کپڑے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں۔ جیسے کرتہ پائجامہ ٹوپی عمامہ، اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی :

سوال۔ اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟
جواب۔ جو کپڑا کہ نمازی کے بدن سے تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا!

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال۔ جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

سوال۔ جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا پکی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے

کی۔ دوسرا رُخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر نیلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

سوال۔ اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک مگر نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہ کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

سوال۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جبکہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

سوال۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے۔ اس کی بو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب۔ نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنی بہتر نہیں ہے۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

سوال۔ ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے۔ یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں۔ لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں ہے!

سوال۔ اگر ستر کا کوئی حصہ بلا مقصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان ربی العظیم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی!

سوال۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اجالے میں نماز نہ ہوگی!

سوال۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

سوال۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے۔ لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

سوال۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

سوال۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

جواب۔ دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز وتر

واجب ہے!

سوال۔ فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہے؟

جواب۔ فرض اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔ یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو اور ان کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو۔ اسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

سوال۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔ فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

سوال۔ سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں (۱) سنت مؤکدہ (۲) سنت غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو۔ ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے اور سنت غیر مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضور نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں۔ ان سنتوں کو سنن زوائد

بھی کہتے ہیں!

سوال۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حرام اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کو کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کے چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے!

سوال۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب اور گناہ نہ ہو!

سوال۔ نماز فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹے پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے اٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے۔ اسے صبح کاذب کہتے ہیں تھوڑی سی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے۔ یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

سوال۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر شاید یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو۔ ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

سوال۔ نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دگنا ہو جائے ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے!

سوال۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ظہر کی نماز ہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

سوال۔ نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور بالکل پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے!

سوال۔ نماز مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

سوال۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفق احمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے۔ اسے شفق ابیض کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہوجاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے۔ اس شفق ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

سوال۔ مغرب کا وقت مستحب کیا ہے؟

جواب۔ اول وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

سوال۔ نماز عشاء کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

سوال۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے!

سوال۔ نماز وتر کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ نماز وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا ہے لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

سوال۔ وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤنگا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیئے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبالِ قبلہ) کا بیان

سوال۔ استقبالِ قبلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں!

سوال۔ استقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو!

سوال۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

جواب۔ مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ خانہ کعبہ کوٹھے کی شکل کا ایک گھر جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے خانہ کعبہ کو کعبۃ اللہ اور بیت اللہ اور بیت الحرام بھی کہتے ہیں!

سوال۔ قبلہ کس طرف ہے؟

جواب۔ ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!

سوال۔ اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں پھرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب۔ اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال۔ نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

سوال۔ نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب۔ نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو وہ پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال۔ نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب۔ نماز نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں نماز سنت اور تراویح کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے!

اذان کا بیان

سوال۔ اذان کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اول میں لکھے جا چکے ہیں!

سوال۔ اذان فرض ہے یا سنت؟

جواب۔ اذان سنت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے!

سوال۔ اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

جواب۔ پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے۔ ان

کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں!

سوال۔ اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

جواب۔ ہر فرض نماز کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیے اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے!

سوال۔ اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ اذان میں سات باتیں مستحب ہیں (۱) قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا۔ (۲) اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا (۳) اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا (۴) اونچی جگہ پر اذان کہنا (۵) بلند آواز سے اذان کہنا (۶) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا (۷) فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہنا!

سوال۔ اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ فرض نماز شروع کرتے وقت بھی کلمات جو اذان میں کہے جاتے ہیں مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلمات سے زیادہ ہے!

سوال۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں!

سوال۔ کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہے!

سوال۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے مگر اس کی عادت کر لینا برا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

سوال۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب۔ محلے کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال۔ مسافر حالت سفر میں اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں حالت سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہیے۔ لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

سوال۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

سوال۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیے؟

جواب۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد صرف تین آیتیں پڑھنے کے برابر ٹھہر کر کہے!

سوال۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمے کہتے جائیں جو مؤذن یا مکبر کہتا ہے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سن کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم سن کر صدقت وبررت کہنا چاہیے اور تکبیر میں

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیئے!

سوال۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ ن الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا ن الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

نماز کے ارکان کا بیان

سوال۔ ارکان نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ارکان نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں۔ ارکان کے معنی فرائض ہیں!

سوال۔ نماز کے فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ چھ چیزیں فرض ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہنا (۲) قیام (کھڑا ہونا) (۳) قرأت قرآن مجید پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) دونوں سجدے کرنا (۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں ہے!

سوال۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا

تکبیر تحریمہ کا بیان

سوال۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نیت باندھتے وقت اللّٰہ اکبر کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز

شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

سوال۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جب کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے!

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

سوال۔ قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے!

سوال۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قرأت پڑھی جا سکے!

سوال۔ اگر کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے!

سوال۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے!

نماز کے دوسرے رُکن قرأت کا بیان

سوال۔ قرأت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں!

سوال۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے!

سوال۔ کیا سورۃ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!

سوال۔ اگر کسی کو ایک بھی آیت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے ورنہ سیکھنے والا سخت گنہگار ہوگا!

سوال۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیے؟

جواب۔ امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور نماز عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!

سوال۔ کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیے؟

جواب۔ نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قرأت آہستہ کرنی چاہیے!

سوال۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

جواب۔ زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان

میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!

سوال۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں!

سوال۔ اگر کوئی شخص زبان سے تلفظ نہ کرے صرف خیال میں پڑھ جائے تو نماز ہے یا نہیں؟

جواب۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

سوال۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

سوال۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ ہتھیلیوں سے سہارا دیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

سوال۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

جواب۔ سر سے اشارہ کر لے۔ یعنی صرف سر جھکا دینے سے اس کا رکوع ہو جائے گا

سوال۔ سجدے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

سوال۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ بالکل نہیں ہوگا!

سوال۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب۔ دونوں سجدے فرض ہیں!

سوال۔ اگر پیشانی اور ناک پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ سجدہ کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

سوال۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب۔ اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

سوال۔ عیدین یا جمعہ اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

نماز کے پانچویں رکن (قعدہ اخیرہ) کا بیان

سوال۔ قعدہ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب۔ التحیات کے آخری الفاظ عبدہ ورسولہ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے!

سوال۔ قعدہ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب۔ تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب سنت ہوں یا نفل قعدہ اخیرہ فرض ہے!

واجباتِ نماز کا بیان

سوال۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھول سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اور بھول سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال۔ واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

جواب۔ واجباتِ نماز چودہ ہیں:-

① فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا۔

② فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت و نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا

④ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

⑤ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

⑥ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

⑦ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

⑧ تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

⑨ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر و عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

(۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

(۱۳) نماز وتر میں قرأت کے بعد تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنّتوں کا بیان

سوال۔ نماز کی سنّتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے!

سوال۔ نماز میں کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب۔ نماز میں اکیس سنّتیں ہیں:۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔

(۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوّذ یعنی اعوذ باللہ

پڑھنا (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

سوال۔ نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

جواب۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:-

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر روکنا (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ

آ جائے۔ نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔ سر اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ سر اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہیے۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔

رکوع کی تسبیح کم از کم تین مرتبہ اطمینان سے پڑھیں دونوں پاؤں پر زور برابر رکھیں۔ دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ تحمید بھی پڑھو۔ باجماعت کی صورت میں امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں (اکیلے کی صورت میں تسمیع اور تحمید دونوں پڑھیں) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔

سجدہ : سجدے میں جاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں :

سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں۔ اس کے بعد سینے کو آگے جھکائیں۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، اور پھر پیشانی زمین پر رکھیں۔ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھیں تاکہ سب قبلہ رخ رہیں۔ نظر ناک پر رہے۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی پسلیوں سے علیحدہ اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ سجدے کے دوران ناک زمین پر لگی رہے، اٹھنی نہیں چاہیے۔ دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پاؤں سجدے کے دوران زمین سے اٹھنے نہ پائیں۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سجدہ کی تسبیح کہیں۔ پھر پہلے پیشانی، پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے بیٹھ جائیں اور دوسرا سجدہ کریں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور دوسری رکعت شروع کریں۔

قعدہ : قعدہ میں دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ سیدھا پاؤں کھڑا رکھیں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں اور التحیات پڑھیں۔ قعدہ میں نگاہیں رانوں پر رہیں۔ جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ پر پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی

سے حلقہ بنائیں اور چھنگلیاں اور اُس کے پاس والی انگلی کو بند کریں اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں۔ لَا اِلٰہَ پر انگلی اٹھائیں اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکائیں۔ اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رکھیں۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دعا پڑھیں۔ پھر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔ داہنی طرف سلام پھیرتے وقت داہنی طرف منہ پھیریں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیریں۔ داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کریں اور امام صاحب دونوں سلام میں مقتدیوں کی نیت کریں۔

اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے تو تشہد کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اُس قاعدے سے اور واجب اور سنت نفل ہے تو اس قاعدے سے پوری کر کے سلام پھیریں۔ سلام کے بعد

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تک اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ پڑھیں اور یہ دعا بھی مسنون ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

نوٹ۔ جب امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو یہ ضروری ہے کہ امام صاحب جب تکبیر تحریمہ ختم کر لیں تب آپ تکبیر کہیں اور قیام کے دوران نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔ رکوع میں نظر پاؤں پر ہو۔ لیکن امام صاحب رکوع کی تکبیر کہیں تب رکوع کریں۔ اس سے پہلے ہرگز رکوع میں نہ جائیں۔ سجدے میں بھی امام صاحب سے پہلے ہرگز نہ جائیں۔ دو قعدہ ناک پر رہے۔ التحیات کے درمیان اور التحیات میں نظر دونوں پر ہو۔ اس احتیاط سے انشاء اللہ خشوع و خضوع بھی حاصل ہوگا۔ امام صاحب جب سلام پھیریں تو عموماً حضرات دونوں سلام پھیر کر نماز ختم کر دیتے ہیں۔ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہرگز ہرگز امام صاحب سے پہلے سلام نہ پھیریں بلکہ جب امام صاحب دوسرا سلام شروع کریں تو مقتدی پہلا سلام شروع کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم الاسلام

حصہ چہارم

پہلا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی عقائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

توحید

سوال۔ لفظ اللہ کے کیا معنی ہیں؟
جواب۔ اللہ اُس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفات کمالیہ اس میں موجود ہیں!
سوال۔ واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو!
جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا اور کسی وقت اس کی ہستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا۔ کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہو اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں!

سوال۔ صفات کمالیہ کے کیا معنے ہیں؟
جواب۔ خدا تعالیٰ کیونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمال ذاتی کے لئے جن جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں۔

سوال۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب۔ ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

سوال۔ خدا کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہے؟
جواب۔ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

سوال۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟
جواب۔ خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالم کے بنانے اور آسمان و زمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

سوال۔ خدا تعالیٰ کی صفات کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب۔ وحدت، قدم یا وجوب وجود، حیوٰۃ، قدرت، علم، ارادہ، سمع، بصر، کلام خلق، تکوین وغیرہا!

سوال۔ صفت وحدت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ وحدت کے معنے ایک ہونا۔ یہ خدا کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنے خدا کو ایک کہنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

سوال۔ صفت قدم اور وجوب وجود کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ قدم کے معنے قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنے واجب الوجود ہونا۔ واجب الوجود کے معنے تم اس رسالہ کے شروع میں پڑھ چکے ہو!

سوال۔ ازلی ابدی کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے ازلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے ابدی کہتے ہیں پس خدا تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنے قدیم ہونے کے ہیں!

سوال۔ حیوٰۃ کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ حیوٰۃ کے معنے زندگی کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے!

سوال۔ صفت قدرت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ قدرت کے معنے طاقت کے ہیں۔ یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی طاقت (قدرت) رکھتا ہے۔

سوال۔ صفتِ علم کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ علم کے معنے جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکل ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے۔ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علم غیب خاص خدا کی صفت ہے!

سوال۔ ارادہ کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ ارادہ کے معنے اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ دنیا کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں۔ وہ کسی کام میں مجبور نہیں!

سوال۔ صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ سمع کے معنے سننا اور بصر کے معنے دیکھنا۔ یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو اور ہر چیز کو دیکھتا ہے لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل و صورت ہے ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک و دور و اندھیرے اور اجالے کا کوئی فرق نہیں!

سوال۔ صفتِ کلام کے کیا معنے ہیں؟

سوال۔ صفت کلام کے معنے بولنا۔ بات کرنا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

سوال۔ اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب۔ مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں، وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

سوال۔ صفت خلق اور تکوین کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ خلق کے معنے پیدا کرنا اور تکوین کے معنے وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالم کا خالق[1] اور مکون[2] ہے!

سوال۔ ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہاں خدا تعالیٰ کی اور بہت سی صفتیں ہیں جیسے مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، عزت دینا، ذلت دینا وغیرہ وغیرہ۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی ابدی اور قدیم ہیں۔ ان میں کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال۔ اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیئیس برس میں اترا اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ (بقرہ ع ۲۳)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے

[1] پیدا کرنے والا [2] وجود میں لانے والا۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینے میں اترا۔

اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (سورۃ القدر-۱)

ترجمہ: ہم نے اس کو (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اترا۔

یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب۔ تینوں باتیں صحیح ہیں بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ رفتہ رفتہ ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں جو شب قدر تھی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوگیا اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمان دنیا سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس سال میں نازل ہوا پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

سوال۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے۔ اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اس غار حرا میں حضور پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا!

سوال۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

جواب۔ حضورؐ اس غارِ حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورہ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں (پڑھو)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

اور اُن سے سن کر حضورؐ نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں!

سوال۔ اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورہ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

جواب۔ نہیں موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا۔ لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی ہے اور حضورؐ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم ہوئی ہے!

سوال۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا

تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے ؟

جواب۔ سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی۔ اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی اور حضور کے ذریعے سے ہمیں معلوم ہوئی ہے!

سوال۔ قرآن مجید کو اترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا!

جواب۔ اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضور کے زمانے سے اب تک نقل ہوتے چلا آنا (جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے) اس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی!

سوال۔ متواتر اور تواتر کے کیا معنے ہیں ؟

جواب۔ جس بات کی نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں، اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں!

پس قرآن مجید کو حضور کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے ہوئے اور پڑھتے پڑھاتے ہوئے چلے آتے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہوں۔

دوسری دلیل حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

تیسری دلیل۔ خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر آیت ۹)

ترجمہ: ہم نے ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس جب کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن مجید بعینہٖ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آج تک محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا!

چوتھی دلیل۔ قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے، نہ بنا سکے گا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا!

رسالت

سوال۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۳)

ترجمہ: کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱)

ترجمہ: ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان اور پاکستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب۔ ہاں، ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں!

سوال۔ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رامچندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب۔ نہیں کہہ سکتے کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا۔ تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا اس وقت ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا!

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہو گے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی!

پس گزشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو!

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور اُن کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ نبی تھے یقیناً بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے!

سوال۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب۔ (۱) آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان تھے (۲) خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں (۳) آپ گناہوں سے معصوم ہیں۔ (۴) آپ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا (۵) آپ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی (۶) آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے (۷) آپ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت و بندگی کرتے تھے (۸) آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے (۹) آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا جن کی آپ نے اپنی امت کو خبر دی (۱۰) آپ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے

زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے (۱۱) آپ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے (۱۲) آپ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں (۱۳) آپ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضورؐ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضورؐ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا (۱۴) آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے (۱۵) آپ کے ساتھ محبت کرنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم و محبت سمجھنا نادانی ہے!

سوال۔ معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوئے ہیں!

سوال۔ حضورؐ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

جواب۔ حضورؐ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضورؐ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں۔

ف منامی خواب یعنی سوتے ہوئے۔

کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضورؐ کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں!

سوال۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور گنہگار بندوں کی خدا تعالیٰ کے سامنے سفارش کریں گے۔ حضورؐ کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضورؐ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے!

حضورؐ کے علاوہ اور انبیاء اور شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے لیکن بلا اجازت کوئی شخص سفارش نہ کر سکے گا!

سوال۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

جواب۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے۔ کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں!

ایمان اور اعمال صالحہ کا بیان

سوال۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ایمان اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو سچا سمجھے

اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے۔ لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے گونگے آدمی کے ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے!

سوال۔ اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اعمالِ صالحہ کے معنے ہیں نیک کام جو عبادت اور نیک کام کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں:

سوال۔ کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب۔ ہاں ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے!

سوال۔ عبادت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک اللہ ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے، اور ہم سب اس کے بندے ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ہمارے ذمے عبادت کرنا فرض ہے!

سوال۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم دیا ہے؟

جواب۔ آدمیوں کو اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے انہیں دونوں کو مکلف کہتے ہیں فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلف نہیں ہیں!

سوال۔ جن کون ہیں؟

جواب۔ جن بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں اپنی شکل بدل کر آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے!

سوال۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں ① نماز پڑھنا ② روزہ رکھنا ③ زکوٰۃ دینا ④ حج کرنا ⑤ قربانی کرنا ⑥ اعتکاف کرنا ⑦ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا ⑧ بری باتوں سے روکنا ⑨ ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت کرنا اور ادب کرنا ⑩ مسجد بنانا ⑪ مدرسہ جاری کرنا ⑫ علم دین پڑھنا ⑬ علم دین پڑھانا ⑭ علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا ⑮ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا ⑯ غریبوں کی حاجت روائی کرنا بھوکوں کو کھانا کھلانا ⑰ پیاسوں کو پانی پلانا ⑱ اور ان کے علاوہ تمام ایسے ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمال صالحہ کہتے ہیں!

معصیت اور گناہ کا بیان

سوال۔ معصیت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ معصیت کے معنے نافرمانی کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہو اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں!

گناہ کرنا بہت بری بات ہے، خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضی اور عذاب

گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کفر اور شرک ہیں۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔

کفر اور شرک کا بیان

سوال۔ کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

سوال۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں شریک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ ذات میں شریک کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ بہت سے خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے ہیں۔

سوال۔ صفات میں شرک کرنے کے معنے ہیں؟

جواب۔ خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے۔ کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ہو یا ولی ہو یا شہید ہو یا پیر ہو یا امام ہو خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

سوال۔ شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:

(۱) شرک فی القدرت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا۔ مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں!

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ علم غیب جانتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک چیزوں کی خبر رکھتے ہیں۔ یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں۔ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح جاننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا ہے کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھ لیا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے کی پرواہ نہ کرے۔ یہ بھی شرک ہے۔

شرک فی العبادت۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا، یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننا یا کسی قبر یا گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا وغیرہ۔ یہ سب شرک فی العبادت ہے!

سوال۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہاں بہت سے افعال ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی لگاوٹ ہے ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔ نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے، تعزیہ بنانا، علم چڑھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزارنا، خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلا لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

سوال۔ کفر اور شرک کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟

جواب۔ کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے!

بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور احادیث شریف میں ان کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بُری چیز ہے۔ حضور رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم نے بدعت کو مردُود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے!

سوال۔ بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں:
پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دُھوم دھام سے عُرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا، شادی میں سہرا باندھنا، بدّھی پہنانا اور ہر جائز اور مستحب کام میں ایسی شرطیں لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

سوال۔ کفر شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

جواب۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی اور بہت سے گناہ ہیں، جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغل کھانا، دھوکا دینا، ماں، باپ، استاد کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جوا کھیلنا، گال دینا، ناچ دیکھنا، سُود لینا اور دینا، ڈاڑھی منڈانا، ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، ناٹکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم

پڑھو گے۔

سوال۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اُسے فاسق کہتے ہیں!

سوال۔ اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ اسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل سے عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصل توبہ نہیں ہے۔

سوال۔ کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

جواب۔ جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا ان میں تعلق نہیں ہے صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے، ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر و شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی، یا ظلم کیا، ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کر دو یا اس سے معاف کرا لو اس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو، جب معافی کی اُمید ہو سکتی ہے!

سوال۔ توبہ کس وقت قبول ہوتی ہے؟

جواب۔ جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آجائیں اور حلق میں دم آجائے اس وقت کی توبہ قبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ قبول ہے۔

سوال۔ اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مرجائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ ہاں، سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے!

سوال۔ میت کو دنیا کے عزیز، قریب، رشتہ دار، دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہاں، میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے۔ یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں۔ مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں، تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے انہیں ملے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے!

ایصال ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہیئے بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دے کر اس کا ثواب بخش دینا چاہیے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام و شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض لے کر رسم پوری کرنا بہت برا ہے!

دُوسرا شعبہ

تعلیمُ الارکان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرأت کے چند احکام کا بیان

سوال۔ اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

جواب۔ واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

سوال۔ اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ قضا میں امام کو جہر سے ہی پڑھنا چاہیئے اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے!

سوال۔ فرض نمازوں میں کتنی کتنی قرأت مسنون ہے؟

جواب۔ حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سُورہ فاتحہ کے بعد جو سُورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرأت کی خاص مقدار مسنون ہے!

سوال۔ حالتِ اقامت کی قرأت مسنون کیا ہے؟

جواب۔ حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مفصّل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصّل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں قصارِ مفصّل پڑھنا مسنون ہے!

سوال۔ طوالِ مفصّل اور اوساطِ مفصّل اور قصارِ مفصّل کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک سورتوں کو طوالِ مفصّل کہتے ہیں۔

اور سورہ طارق سے سورہ لم یکن تک کی سورۃ کو اوساطِ مفصّل کہتے ہیں اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ سے النّاس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مفصّل کہتے ہیں!

سوال۔ یہ قرأت مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے؟
جواب۔ امام اور منفرد دونوں کے لئے یہ قرأت مسنون ہے!
سوال۔ اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قرأت مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ جائز ہے!
سوال۔ کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟
جواب۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں۔ شریعت نے آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے بس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے!
سوال۔ فجر کی سنتوں میں قرأت مسنونہ کیا ہے؟
جواب۔ اکثر حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت

میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے!

سوال۔ نمازِ وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

جواب۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا حضور سے ثابت ہے!

جماعت اور امامت کا بیان

سوال۔ امامت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ امامت کے معنے سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اس کی تابعداری کریں اسے امام کہتے ہیں!

سوال۔ جماعت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں!

سوال۔ جماعت فرض ہے یا واجب یا سُنّت؟

جواب۔ جماعت سُنّت مؤکدہ ہے، اس کی بہت تاکید ہے۔ بعض علماء تو اسے فرض اور بعض واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں!

سوال۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب۔ ① ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے ② پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا ③ اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور

محبت پیدا ہونا ④ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔ ⑤ نماز میں دل لگنا ⑥ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا ⑦ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا ⑧ حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا ⑨ ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ الغرض اور بھی بہت سے فائدے ہیں!

سوال۔ کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب۔ عورتوں، نابالغ بچے، بیمار، بیمار کی خدمت کرنے والے، لولے لنگڑے، اپاہج، کٹے ہوئے پاؤں والے، بہت بوڑھے، اندھے، ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں!

سوال۔ وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

جواب۔ سخت بارش، راستے میں زیادہ کیچڑ، سخت جاڑا، رات میں آندھی، سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا، پاخانہ پیشاب کی حاجت ہونا، کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے!

سوال۔ کن نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ یا واجب ہے؟

جواب۔ تمام نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے!

سوال۔ کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب۔ کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ ایک مقتدی ہو اور

ایک امام، مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔ اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے!

سوال۔ جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟

جواب۔ مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بندی بچوں کے بعد ہونی چاہیئے!

سوال۔ اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں

جواب۔ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دوہرانا ضروری ہوگا!

سوال۔ امامت کا مستحق شخص کون ہے؟

جواب۔ اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح واقف ہو بشرطیکہ اس کے اعمال بھی اچھے ہوں۔ اس کے بعد جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو۔ اس کے بعد جو زیادہ عمر والا ہو۔ اس کے بعد جو زیادہ خوش خلق ہو اور شرافت ذاتی رکھتا ہو۔ اس کے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحب وقار ہو۔ اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

سوال۔ اگر مسجد کا امام معین ہو اور جماعت کے وقت اس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

جواب۔ امام معین اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے۔ اگرچہ یہ اجنبی شخص امام معین سے زیادہ افضل ہو!

سوال۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

جواب۔ بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے

والے (یعنی ولد الزنا یعنی حرامی) کے پیچھے نماز مکروہ ہے!

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولد الزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے!

سوال۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

جواب۔ دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔ اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدے کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی!

سوال۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے!

مفسدات نماز کا بیان

سوال۔ مفسدات نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سوال: مفسداتِ نماز کیا ہیں؟

جواب: (۱) نماز میں کلام کرنا چاہے قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر آمین کہنا (۴) کسی بُری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہا۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

سوال۔ نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا جبہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جسم پر ڈال لینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ ہو اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹلا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کولہے یا کوکھ پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینوں سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مردوں کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا

(۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب کے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنی بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا چادر یا کوئی اور کپڑا ایسی طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۶) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا (۲۷) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۸) سُنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

سوال۔ نمازِ وتر واجب ہے یا سُنّت؟

جواب۔ نمازِ وتر واجب ہے اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال۔ نمازِ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں!

سوال۔ وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب۔ اس کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی

ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سُورۃ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرلے!

سوال۔ دُعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟

جواب۔ امام ہو یا منفرد سب کو دُعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے!

سوال۔ دُعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ کوئی اور دُعا مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینا چاہیے!

سوال۔ اگر مقتدی نے پوری دُعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب۔ دُعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے!

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال۔ کتنی نمازیں سُنّتِ مؤکّدہ ہیں؟

جواب۔ دو رکعتیں نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سُنّتِ مؤکّدہ ہیں!

سوال۔ کتنی نمازیں سُنّت غیر مؤکّدہ ہیں؟

جواب۔ نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سُنّتِ مؤکّدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سُنّتِ مؤکّدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے

بعد کی سُنّت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نماز چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نماز وتر کے بعد دو رکعتیں نماز تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ، نماز توبہ، نماز حاجت وغیرہا۔ یہ تمام نمازیں سُنّت غیر مؤکدہ ہیں!

سوال۔ سُنّتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

جواب۔ تمام سُنّتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں۔ سوائے چند سُنّتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نماز تراویح تحیۃ المسجد، سُورج گرہن کی نماز وغیرہ!

سوال۔ نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب۔ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سُنّتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے!

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلاکراہت جائز ہے!

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے پہلے ایک نیزہ بلند ہونے تک!

اور ٹھیک دوپہر کے وقت!

اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔

ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے!

اسی طرح خطبہ کے وقت سُنّت اور نفل نماز مکروہ ہے!

سوال۔ آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جب آفتاب سُرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا!

نمازِ تراویح کا بیان

سوال۔ نمازِ تراویح سُنّت ہے یا نفل؟

جواب۔ نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سُنّت مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سُنّت کفایہ ہے۔ یعنی اگر محلّے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے!

سوال۔ نمازِ تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔ نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کر لے تو جائز ہے!

سوال۔ نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ان کی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

جواب۔ بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں۔ یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ (یعنی چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے!

سوال۔ جتنی دیر آرام کرنے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

جواب۔ اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید آہستہ آہستہ پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نمازِ نفل پڑھ لیں!

سوال۔ نمازِ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سُنّت ہے۔ اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے۔ لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سُستی کا لحاظ نہ کیا جائے!

سوال۔ نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے؟

سوال۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے۔ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب۔ مکروہ ہے۔ شروع رکعت سے شریک ہونا چاہیئے!

سوال۔ اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

سوال۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ادا اسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کیا جائے:

مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی:

سوال۔ قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

جواب۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سُنتوں کی قضا سُنت ہے!

سوال۔ کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب۔ قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سُنت مؤکدہ کو اس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے۔ اس کے بعد سُنت کا!

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں!

سوال۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیے؟

جواب۔ جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے، دیر کرنا گناہ ہے ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آجائے یا جاگے تو وقت نکل جانے کے بعد پڑھے!

سوال۔ قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

سوال۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہ پڑھی اور اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں، لیکن اسے مہینے یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو نیت کس طرح کرے؟

جواب۔ ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت

کرے کہ میرے ذمے جس قدر ظہر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری ظہر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیئے!

سوال۔ قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب۔ اگر کیلئے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں بھی پڑھ لے تو مضائقہ نہیں۔ لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے!

سوال۔ وہ سنتیں کون سی ہیں جن کا قضا کرنا سنت ہے؟

جواب۔ فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے!

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں۔ طلوع آفتاب سے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے!

سوال۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھی تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مُدرِک، مسبوق، لاحق کا بیان

سوال۔ مدرک کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو۔ یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو اور آخر تک ساتھ رہا ہو اسے مدرک کہتے ہیں!

سوال۔ مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مسبوق اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں!

سوال۔ لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں۔ جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک دو رکعتیں اور پڑھ لیں۔

سوال۔ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب۔ امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے ابھی نماز شروع کی ہے مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدے کے موافق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیر دو یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیر دو اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو پہلی تین رکعتیں

اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو، پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو، پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہیئے، خواہ کسی وقت کی نماز ہو!

سوال۔ اگر مسبوق امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب۔ لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے!

سوال۔ اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمہ سجدہ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کر لے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدہ سہو واجب ہے!

سوال۔ لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب۔ لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قرات نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کر لے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو

بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا۔

سجدہ سہو کا بیان

سوال۔ سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ سہو کے معنے بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی یا زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دفع کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدہ کئے جاتے ہیں ان کو سجدہ سہو کہتے ہیں

سوال۔ سجدہ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب۔ قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے دوسرا سجدہ کرے اور سجدہ کرکے دوبارہ التحیات اور دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے!

سوال۔ اگر سجدہ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد دُرود اور دُعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب۔ بعض عُلماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے بھی تشہد اور دُرود اور دُعا پڑھے اور سجدہ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے۔ اسلئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں!

سوال۔ سجدہ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب۔ تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم یکساں ہے!

سوال۔ اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدہ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!

سوال۔ اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدہ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایک روایت کے موافق جائز ہے۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دہرائے!

سوال۔ سجدہ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب۔ (۱) کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا (۲) واجب میں تاخیر ہو جانے سے (۳) کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا (۴) کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا (۵) کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کرلے (۶) کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے!

سوال۔ یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ قصداً کرنے سے سجدہ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے!

سوال۔ اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن سے ہر ایک پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب۔ صرف ایک مرتبہ دو سجدہ سہو کر لینا کافی ہے!

سوال۔ قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب۔ (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورہ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انہیں تمام رکعات میں پوری سورہ فاتحہ یا اس سے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورہ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب

یا سنت یا نفل کی کسی رکعت میں سورۃ چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے!
بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں!

سوال۔ اگر بھولے سے تعدیل ارکان نہ کرے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ سجدہ سہو واجب ہوگا!

سوال۔ اگر قعدہ اول بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کھڑا ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز ہو جائے گی!

سوال۔ اور کن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب۔ ① رکوع مکرر یعنی دوبار کر لینے سے ② تین سجدے کر لینے سے ③ قعدہ اول یا قعدہ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے ④ قعدہ اول میں تشہد کے بعد درود بقدر اللّٰھم صل علیٰ محمد پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے ⑤ جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے ⑥ سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔
بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب۔ مقتدی کے ذمے اپنے سہو سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا!

سوال۔ مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا اس پر واجب ہے!

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال۔ سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں!

سوال۔ وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

جواب۔ تمام قرآن میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں!

سوال۔ اگر نماز کے بعد سجدہ کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

جواب۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اسی وقت سجدہ کرلے لیکن اگر اس وقت نہ کیا جب بھی گناہ نہیں۔ ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے
نماز سے باہر سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو۔ لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدہ میں گیا اور سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا، جب بھی سجدہ ادا ہوگیا!

سوال۔ سجدہ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب۔ جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدہ تلاوت کی ہیں یعنی بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھانکنا، قبلے کی طرف منھ کرنا، سجدہ تلاوت کی نیت کرنا

سوال۔ سجدہ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہوجاتا ہے؟

جواب۔ جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے انہیں سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہوجاتا ہے!

سوال۔ اگر سجدہ کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ اگر سجدہ کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے!
سوال۔ اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے اتنے سجدے واجب ہوں گے!
سوال۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟
جواب۔ ایسا کرنا مکروہ ہے!
سوال۔ اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟
جواب۔ جائز ہے، بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے!

بیمار کی نماز کا بیان

سوال۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟
جواب۔ جب کہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشارے

سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے!

سوال۔ اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

سوال۔ اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہئے۔ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے پڑھے۔ ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

سوال۔ اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ جب سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز موخر کرے پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں۔ ہاں اگر رات دن یا اس سے کم میں اسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمے لازم ہوگی!

مسافر کی نماز کا بیان

سوال۔ کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

جواب۔ شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے، بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے!

سوال۔ درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب۔ درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے۔ لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھی گئی ہے!

سوال۔ اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے!

سوال۔ مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب۔ مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر اور مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا!

سوال۔ چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اسے قصر کہتے ہیں!

سوال۔ مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب۔ جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اس وقت سے قصر کرنے لگے!

سوال۔ مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب۔ جب تک سفر کرتا رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے!

سوال۔ اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کر لی۔ پھر کام پورا نہ ہوا اور دو چار دن کی نیت کر لی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گزر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیئے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زیادہ بھی گزر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں!

سوال۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ہو گیا تو گناہ بھی نہیں!

اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی!
لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض ادا نہ ہوگی چاروں نفل ہو جائیں گے فرض پھر دوبارہ پڑھے!

سوال۔ اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ امام مقیم کی اقتدا کر لینے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں!

سوال۔ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ مسافر امام اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں۔ مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور باقی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں۔ لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کریں!

سوال۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیے ورنہ نماز نہ ہوگی!

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب۔ جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے۔ جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کر دی گئی ہے۔

سوال۔ کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب۔ جمعہ کی نماز آزاد بالغ سمجھدار تندرست مقیم مردوں پر فرض ہے! پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں اور اندھوں لولے لنگڑوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔

سوال۔ اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائیں تو ان کی نماز درست ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب۔ ہاں درست ہوجائیں گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے ساقط ہوجائے گی!

سوال۔ نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب۔ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں:

اول شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا۔ اسی طرح شہر کے آس پاس کی بستی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اس کے ساتھ متعلق ہوں۔ مثلاً شہر کے مردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو، وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں!

دوسری شرط ظہر کا وقت ہونا!

تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا!

چوتھی شرط جماعت!

پانچویں شرط اذن عام ہے!

یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی!

سوال۔ خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے۔ جب اذان ہوچکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے۔ پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے۔ پھر کھڑا ہوکر دوسرا خطبہ پڑھے جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر سامنے کھڑا ہوجائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہوکر امام کے ساتھ نماز ادا کریں!

سوال۔ خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟

جواب۔ خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے، خواہ منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے۔

سوال۔ خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے۔ لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ البتہ ثواب میں نقصان ہو جاتا ہے!

سوال۔ خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب۔ (۱) باتیں کرنا (۲) نماز سنت یا نفل شروع کرنا (۳) کھانا (۴) پینا (۵) کسی بات کا جواب دینا (۶) قرآن مجید وغیرہ پڑھنا۔ غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان ڈالیں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں!

سوال۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی!

سوال۔ اذن عام سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اذن عام کے معنے اجازت کے ہیں۔ اذن عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو۔ جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے۔ ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ جہاں صرف خاص خاص لوگ آسکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو!

سوال۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ دو رکعتیں ہیں۔ چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک

رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کرے!

نمازِ عیدین کا بیان

سوال۔ عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب۔ ① غسل اور مسواک کرنا ② اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا ③ خوشبو لگانا ④ عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا ⑤ صدقہ فطر ادا کرکے جانا ⑥ عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کا گوشت کھانا ⑦ عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا ⑧ پیدل چلنا ⑨ ایک راستے سے جانا دوسرے سے واپس آنا ⑩ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا۔

سوال۔ عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے!

سوال۔ عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب۔ دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں۔ مگر عیدین کی نماز کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے!

سوال۔ عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترتیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

دونوں عیدوں کی نماز دو دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں پھر امام تعوذ تسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں باقی قاعدے کے موافق نماز پوری کریں

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں!

عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے!

سوال۔ عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب۔ ① راستے میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا ② نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا ③ تکبیرات تشریق واجب ہونا!

سوال۔ تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیرات تشریق کہتے ہیں!

سوال۔ ایام تشریق کون کون سے ہیں؟

جواب۔ ایام تشریق تین دن کا نام ہے۔ ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں!

سوال۔ تکبیرات تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟

جواب۔ ① یوم عرفہ

② یوم نحر اور تین دن ایام تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں! یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یوم نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ نویں تاریخ کی نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہیئے۔ البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں، اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں!

سوال۔ تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی چاہیئے؟

جواب۔ تکبیر تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے!

جنازے کی نماز کا بیان

سوال۔ میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب۔ میت کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک یا دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو گیا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے!

سوال۔ جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب۔ ① میت کا مسلمان ہونا ② میت کا پاک ہونا ③ اس کے کفن کا

پاک ہونا (۴) ستر کا ڈھکا ہوا ہونا (۵) میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا!

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال۔ نماز جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب۔ نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہو۔ اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے لئے اس جنازے کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کے لئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ سبحانک پڑھیں۔ وتعالیٰ جدک کے بعد وجل ثناؤک بھی پڑھ لیں تو بہتر ہے پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور درود جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ: اے خدا ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے!

اگر جنازہ: بالغ لڑکے کا ہو تو دعا پڑھیں:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لیے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اسں کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں۔ لیکن اتنا فرق کرلیں کہ تینوں جگہ بجائے اجْعَلْهُ کے اجْعَلْهَا اور بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں۔ یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے!

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

جواب۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازہ کو اٹھا کر لے چلیں۔ چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں آواز سے پڑھنا مکروہ ہے میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں!

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

سوال۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے!
روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں!

سوال۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں!
① فرض معیّن ② فرض غیر معیّن ③ واجب معیّن ④ واجب غیر معیّن ⑤ سنّت ⑥ نفل ⑦ مکروہ ⑧ حرام!

سوال۔ فرض معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض معیّن ہیں!

سوال۔ فرض غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرض غیر معیّن ہیں!

سوال۔ واجب معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ نذر معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منّت ماننے سے اس دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے منّت مانی کہ اگر میں امتحان میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھوں گا!

سوال۔ واجب غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ کفاروں کے روزے اور نذر غیر معیّن کے روزے واجب غیر معیّن ہیں۔ مثلاً کسی نے منّت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے

واسطے تین روزے رکھوں گا!

سوال۔ کون سے روزے سنّت ہیں؟

جواب۔ روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں۔ لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں۔ جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے۔ عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ کو نام ہے اور عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کے روزے!

سوال۔ مستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب۔ فرض اور واجب اور سنّت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں۔ لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوّال میں چھ روزے ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ!

سوال۔ مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب۔ صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورہ یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز کے دن کا روزہ، عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفل روزہ رکھنا!

سوال۔ کون سے روزے حرام ہیں؟

جواب۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے۔ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے!

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ مثلاً حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں

سوال۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب۔ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے!

اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے نماز کے لئے مارنا بھی چاہیئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں

سوال۔ وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

جواب۔ (۱) سفر یعنی مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ لیکن

اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے ② مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو ③ بہت بڑھاپا ہونا ④ حاملہ ہونا جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو ⑤ دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو ⑥ روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے ⑦ حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں!

چاند دیکھنے اور گواہی دینے کا بیان

سوال۔ رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے تو اگر مطلع صاف تھا تو صبح کا روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیے۔ اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھنے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کر لو اور اگر نہیں تو اب کھاؤ پیو۔ لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہو گا تو رمضان کا روزہ ورنہ نفل کا ہو جائے گا مکروہ ہے!

سوال۔ رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب۔ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔ آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے!

سوال۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب۔ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے!

سوال۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہے؟

جواب۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

سوال۔ اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے۔ مثلاً یہاں والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بھی کے شخص نے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزے کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں!

سوال۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا تو روزے رکھے گئے تو اس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں!

جواب۔ہاں اس پر روزے رکھنا واجب ہے۔ اور اگر اس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے!

نیّت کا بیان

سوال۔ کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب۔ ہاں روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا لیکن روزہ کی نیت نہیں کی تو روزہ نہ ہوگا!

سوال۔ نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب۔ رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ سے بجے سے پہلے پہلے نیت کرلینی ضروری ہے۔ اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذر معین کی نیت صبح صادق سے پہلے کرلینی ضروری ہے!

سوال۔ نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب۔ رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص ان روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے ہر صورت رمضان میں

رمضان کا روزہ اور نذر معیّن کے دن نذر کا روزہ۔ اور باقی دنوں میں سنّت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذر غیر معیّن۔ اور کفاروں اور قضاء رمضان کی نیّت میں خاص ان روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نیّت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ نیّت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں!

روزے کے مستحبات کا بیان

سوال۔ روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب۔ (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری اخیر وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب غروب نہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے (۵) غیبت جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا (۶) چھوارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا!

سوال۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ سحری آخری رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنّت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں!

روزے کے مکروہات کا بیان

سوال۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا مزہ چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا (۶) بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا!

سوال۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب۔ (۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا اگرچہ تازہ جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔ (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے!

روزے کے مفسدات کا بیان

سوال۔ مفسدات سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

سوال۔ جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب۔ (۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور

وہ حلق سے اتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی (۴) قصداً منہ بھر کر قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔ (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا جب کہ وہ چنے کے دانے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔ ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

سوال۔ کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی (۲) قصداً صحبت کر لی (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں!

سوال۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز نہیں بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے بچا

رہے ۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال ۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے رمضان شریف کے سوا اور کسی روزہ کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا !

روزے کی قضا کا بیان

سوال ۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں ؟

جواب ۔ ① بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے ② کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے ③ روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے !

سوال ۔ قضا کب رکھنی چاہیے ؟

جواب ۔ جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے ۔ بلا وجہ دیر کرنا بری بات ہے !

سوال ۔ قضا روزے لگاتار ضروری ہیں یا نہیں ؟

جواب ۔ چاہے لگاتار رکھے ، چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے ، دونوں طرح جائز ہے !

سوال ۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا

رمضان آگیا تو کیا کرے؟

جواب۔ اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پچھلے روزوں کی قضا کرے!

سوال۔ نفل روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفل نماز اور نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

سوال۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ اگر اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا اس طرح کا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے!

سوال۔ روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

جواب۔ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول جوار، باجرہ وغیرہ!

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے!

سوال۔ ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں، یعنی اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اتریں گے ہاں وارث فدیہ دے دیں تو جائز ہے!

کفارے کا بیان

سوال۔ روزہ توڑنے کا کیا کفارہ ہے؟

جواب۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں اس لئے صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دے دے۔

(سیر سے انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال۔ ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ پونے دو سیر گیہوں دیا جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلایا جائے تو جائز ہے لیکن اگر اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہو گا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفارہ میں شمار نہ ہو گا!

سوال۔ اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں، بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پورے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

سوال۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایک ہی کفارہ واجب ہوگا!

اعتکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر یعنی مسجد میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد جس میں جماعت ہوتی ہو ٹھہرا رہے!

سوال۔ صرف مسجد میں ٹھہرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

جواب۔ جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس میں ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے!

سوال۔ عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنائے اور پھر اسی جگہ اعتکاف کرے!

سوال۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

جواب۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے اشتیاق میں بیٹھا رہے۔ (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں معتکف اللہ تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے!

سوال۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ تین قسمیں ہیں (۱) واجب (۲) سُنّت مؤکدہ (۳) مستحب:

سوال۔ اعتکاف واجب کون سا ہے؟

جواب۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے۔ مثلاً کسی نے منت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا!

سوال۔ سنت مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب۔ رمضان شریف کے عشرہ اخیر یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتدا بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔

یہ اعتکاف سنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی بعض لوگوں کے کرلینے سے سب کے ذمّہ سے ادا ہوجاتا ہے!

سوال۔ مستحب کون سا اعتکاف ہے؟

جواب۔ واجب اور سنّت مؤکّدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے!

سوال۔ اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب۔ (۱) مسلمان ہونا (۲) حدثِ اکبر اور حیض ونفاس سے پاک ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) نیّت کرنا (۵) مسجد میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکاف واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے!

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب۔ (۱) نیک اور اچھی باتیں کرنا (۲) قرآن شریف کی تلاوت کرنا (۳) دُرود شریف پڑھتے رہنا (۴) علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا (۵) وعظ ونصیحت کرنا (۶) جامع مسجد میں اعتکاف کرنا!

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

سوال۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب۔ اعتکاف واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم سے کم ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دوچار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منّت ماننا صحیح نہیں!

اور جو اعتکاف کہ سنت مؤکدہ ہے اس کا وقت رمضان شریف کا عشرہ اخیرہ ہے۔ اور اعتکاف نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَنَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

سوال۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب۔ (۱) پائخانہ پیشاب کے لئے نکلنا (۲) غسل فرض کے لئے نکلنا (۳) جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے نکلنا (۴) اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال۔ پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے؟

جواب۔ اپنے مکان تک چاہے وہ کتنی ہی دور ہو جانا جائز ہے ہاں اگر اس کے دو مکان ہیں ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضا حاجت کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نماز جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر اس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

سوال۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب۔ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ نکاح کرنا جائز ہے!

مکروہات و مفسدات اعتکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ (۱) بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا (۲) اسباب مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا (۳) لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا!

سوال۔ کن کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب۔ (۱) بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا (۲) حالت اعتکاف میں صحبت کرنا (۳) کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا جیسے پاخانے کے لئے گیا اور پاخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا (۴) بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے!

سوال۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب۔ اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں!

نذر یعنی منت ماننے کا بیان

سوال۔ منت ماننا کیسا ہے؟

جواب۔ جائز ہے اور منت مان کر اس کا پورا کرنا واجب ہے!

سوال۔ کیا ہر منت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب۔ جو منت خلاف شرع بات کی نہ ہو اور اس کی شرطیں پائی جائیں اس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منت کہ خلاف شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا ناجائز ہے!

سوال۔ منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب۔ (۱) منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلا دوں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا (۲) جس چیز کی منت مانی ہے وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے!

سوال۔ کسی پیر ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں ہے!

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مال کے اس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

سوال۔ زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے!

سوال۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب۔ ① مسلمان ② آزاد ③ عاقل ④ بالغ ⑤ مالک نصاب ہونا ⑥ نصاب کا اپنی اصل حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا ⑦ اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں! اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہے یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں!

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب۔ چاندی سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

سوال۔ چاندی سونے سے ان کے سکے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ جیسے اشرفیاں روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپہ وغیرہ!

سوال۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے

لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں، اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں

سوال۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس پر زکوٰۃ فرض ہے!

سوال۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں!

جواب۔ اس صورت میں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال۔ مال تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مال تجارت ہے خواہ کسی قسم کا مال ہو۔ جیسے غلہ، کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ!

سوال۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے ان کی شریعت نے خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں!

سوال۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ چاندی کا نصاب باون تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے (تولہ سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال۔ باون تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

جواب۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ $\frac{1}{40}$ دینا فرض ہوتا ہے۔ پس باون تولے ۲ ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ ۳ ماشہ دو رتی چاندی ہوئی!

سوال۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوا!

سوال۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ، پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو!

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دے دو اور اسے مالک بنا دو کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں[1]

[1] مگر عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو اس کی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔

ہاں اگر مال زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے!

سوال۔ زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہیئے؟

جواب۔ جب بقدر نصاب مال پر سال پورا ہو جائے۔ قمری چاند کے حساب سے سال مراد ہے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے دیر لگانا اچھا نہیں![1]

سوال۔ سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر بقدر نصاب مال کا مالک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے!

سوال۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دے دیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

سوال۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اسے یہ بتلا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدے جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی!

سوال۔ اگر سال گزر نے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمے سے ساقط ہو گئی!

[1] قمری سال انگریزی سال سے [illegible]

سوال۔ سال گزرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دے دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی!

سوال۔ اگر سال گزرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

سوال۔ اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

جواب۔ وزن کا اعتبار ہے۔ مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گزرنے کے بعد اسے ڈھائی تولہ (تولہ روپیہ بھر وزن کا) چاندی دینی چاہئے اب اسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دے دے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا دے دے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

سوال۔ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہو اتنی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا، غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے!

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

سوال۔ مصارف زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اسے مصرف زکوٰۃ کہتے ہیں

مصارف مصرف کی جمع ہے۔ مصارف زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے!

سوال۔ مصارف زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب۔ اس زمانے میں مصارف زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالت سفر میں تنگدست رہ گیا ہو اسے بقدر حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے!

سوال۔ مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اس کے لئے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!

سوال۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

جواب۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار کو یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے یا نصاب کی برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور ان کی قیمت بقدر نصاب ہے اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں اگرچہ خود اس پر بھی ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سید اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبدالمطلب اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس اور حضرت علی

کی اولاد مراد ہے ④ اپنے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اوپر کے ہوں ⑤ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی چاہے نیچے کے ہوں۔ ⑥ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی ⑨ کافر ⑦ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

سوال۔ کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب۔ جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے۔ ان میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں۔ جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ پر خرچ کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کسی شخص کے پاس ایک ہزار روپے یا دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اس کے کرایہ سے اپنی گزر کرتا ہے اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگ دست ہے اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے کیونکہ یہ مکان اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہے۔ البتہ جب کسی حاجت اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدر نصاب ہو تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

سوال۔ اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا یا اپنا ماں باپ یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب۔ ادا ہو گئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

سوال۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب۔ اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند و مستحق

ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اسے دینا افضل ہے، پھر جسے دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طالب علم!

صدقہ فطر کا بیان

سوال۔ صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزے کھل جانے کی خوشی اور شکریے کے طور پر ادا کریں۔ اسے صدقہ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں!

سوال۔ صدقہ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب۔ ہر مسلمان آزاد پر جب کہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو صدقہ فطر واجب ہے!

سوال۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصاب زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب۔ نصاب زکوٰۃ یا نصاب صدقہ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے۔ مثلاً چون تولہ دو ماشے چاندی یا اس کی قیمت لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مال تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے ان تینوں چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے

لیا جاتا ہے ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے!

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے یا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے!

سوال۔ صدقہ کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے!

جواب ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے!

سوال۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب۔ غلط ہے۔ بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

سوال۔ صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مرگیا اس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں

لیا جاتا ہے جہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوئے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے یا اور کسی قسم کا سامان ہو اسباب ہے جو اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقے کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اس روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے!

سوال۔ صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب۔ ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔ علاوہ جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا!

سوال۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب۔ غلط ہے بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

سوال۔ اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

سوال۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟
جواب۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے!
سوال۔ صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟
جواب۔ صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دے تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیے۔ سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن ہے۔
اگر جو یا اس کا آٹا یا ستو دے تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دے تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو دینا چاہیے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دی جائے!
سوال۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟
جواب۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے!
سوال۔ صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیے؟
جواب۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقہ فطر بھی دینا ناجائز ہے!
سوال۔ جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب۔ نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَ
تَثْبِيتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ
فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ
الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا
إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا
أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝
الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝
يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

(سورة البقرة آيت: ۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹)

(ترجمہ)

اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے کو اور
اپنے دلوں کو ثابت کر کر ایسی ہے جیسے ایک باغ ہے بلند زمین پر اس پر پڑا زور کا
مینہ تو لایا وہ باغ اپنا پھل دو چند اور اگر نہ پڑا اس پر مینہ تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ
تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ کیا پسند آتا ہے تم میں سے کسی کو یہ کہ
ہووے اس کا باغ کھجور اور انگور کا بہتی ہوں نیچے اسکے نہریں اس کو اس باغ
میں اور بھی سب طرح کا میوہ حاصل ہو اور آ گیا اس پر بڑھاپا اور اس کی اولاد ہیں
ضعیف تب آ پڑا اس باغ پر ایک بگولا جس میں آگ تھی جس سے وہ باغ جل گیا
یوں سمجھاتا ہے تم کو اللہ آیتیں تاکہ تم غور کرو۔ اے ایمان والو خرچ کرو ستھری
چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس چیز میں سے کہ جو ہم نے پیدا کیا تمہارے
واسطے زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اسکو خرچ کرو حالانکہ
تم اس کو کبھی نہ لو گے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ ہے
خوبیوں والا۔ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگدستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا
اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ بہت گنجائش والا ہے سب
کچھ جانتا ہے۔ عنایت کرتا ہے سمجھ جس کو چاہے اور جس کو سمجھ ملی اس کو
بڑی خوبی ملی اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

آپ کہہ دیجئے اے میرے بندو، جنہوں نے (کفر شرک کر کے) اپنی جان پر زیادتیاں کی ہیں۔ تم اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بالیقین اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ بے شک وہ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔

(پارہ ۲۴۔ سورۃ الزمر۔ آیت: ۵۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

اور مت ٹھہراؤ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے احکام کو ہنسی

(پارہ ۲۔ سورۃ البقرۃ۔ آیت: ۲۳۱)

مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ دعائے مغفرت

اور ایصالِ ثواب کے لئے تمام مسلمین و مسلمات

خصوصاً حاجی اللہ بخش برخوردار یہ، محترمہ خدیجہ بیگم،

محترمہ عمر بانو اور حاجی ناصر گلزار مرحومین کو بھی

ایصالِ ثواب اور مغفرت کے لئے یاد فرمائیں۔

جزاک اللہ کثیراً کثیراً

اللہ سبحانہ و تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس

میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین

میں آپ کا بہت مشکور و ممنون ہوں گا۔

طالب دعا

الطاف حسین برخوردار یہ

تصدیق نامہ

تعلیم الاسلام (اردو مکمل چار حصے) میں درج قرآنی آیات کو چیک کیا گیا۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ تعلیم الاسلام میں درج آیات قرآن میں اعراب اور متن کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

21.11.2000